بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تلک حدود اللّٰہ فلا تعتدو ھا ومن یتعد حدود اللّٰہ فاولئک ھم الظالمون

یہ اللہ کی باندھی ہوئی حدیں ہیں ان سے آگے مت بڑھو جو لوگ حدود اللہ سے آگے بڑھ جائیں تو یہی لوگ ظالم ہیں

سلسلہ اشاعت نمبر

(۴۶)

رسالہ

حُدودِ دائرہ مہدویہ

﴿مولفہ﴾

حضرت میاں سید قطب الدین خوندمیری

عرف خوب میاں صاحب پالن پوری رحمتہ اللہ علیہ

حسب امداد

سید قاسم صاحب معہ برادران فرزندان حضرت فقیر سید ہاشم صاحب مرحوم

برائے ایصالِ ثواب والد خود

زیر اہتمام

ادارہ تبلیغ مہدویہ، مشیر آباد، حیدر آباد

باراول ۱۹۹۰ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اظہار

ادارۂ تبلیغ مہدویہ اپنی (۴۶) ویں اشاعت ''حدودِ دائرہ'' پیش کر رہا ہے۔ یہ معرکتہ الأراء کتاب قومِ مہدویہ کے مشہور و معروف بزرگ قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین، واقف اسرار الٰہی حضرت میاں سید قطب الدینؒ خوندمیری عرف خوب میاں صاحب پالن پوری کی تصنیف ہے جو تقریباً ۵۹ سال قبل لکھی گئی تھی حضرت خوب میاں صاحب اپنے وقت کے عالم دین گزرے ہیں جنکی دینی و علمی خدمات سے قوم کا ہر باشعور فرد واقف ہے۔ گروہ مہدویہ کے علمی حلقوں میں حضرت کی دیگر تصانیف ''شرح عقیدۂ شریفہ''، و ''عرس نامہ'' و ''رہنمائے زائرین گجرات'' و ''عرفانی پھولوں کا ہار'' اور ''سراجِ منیر'' اپنا خاص مقام و معیار رکھتی ہیں۔ حدودِ دائرہ کی اشاعت ہمارے علمی خزانہ میں گرانقدر اضافہ کے ساتھ ساتھ متلاشیانِ حق وصداقت کے لئے مشعل راہ ثابت ہوگی۔ حضرت خوب میاں صاحبؒ نے ''حدودِ دائرہ'' میں بطور خاص اعمالِ صحابہ رضی اللہ عنہم کو پیش کر کے دائرہ کی زندگی کی اہمیت وافادیت کو اس بہتر انداز میں پیش کیا ہے جو نہ صرف مہدویوں کو بلکہ غیر مہدوی حق شناسوں کو بھی ضرور متوجہ متاثر کرے گی۔ حدودِ دائرہ کا انداز بیان اس قدر سلیس عام فہم اور دلکش ہے کہ بار بار پڑھنے سے بھی قاری کے ذوق مطالعہ کی تسکین نہیں ہوتی۔ حضرت کی یہ عرفانی تصنیف قومِ مہدویہ کی معروف و معتبر تصانیف میں شمار کی جائے گی جو اپنے دامن میں بیش بہا علمی و دینی خزانہ رکھی ہے۔

حضرت نورالدین صاحب عربؔی کی شخصیت قوم کے لئے محتاجِ تعارف نہیں ہے۔ اس کتاب کی طباعت موصوف کے جذبۂ دینی اور بزرگانِ دین سے اخلاص و محبت کا زندہ ثبوت ہے۔ حضرت عربی کی شخصی دلچسپی اور لگن سے ''حدودِ دائرہ'' زیورِ طباعت سے آراستہ ہوسکی۔ کارکنانِ ادارہ جناب سید قاسم صاحب و برادران (فرزندان حضرت سید ہاشم صاحبؒ) کے بے حد مشکور ہیں کہ انہوں نے اپنے والد بزرگوار کے ایصالِ ثواب کے لئے اس گرانبار دور میں اس کتاب کی طباعت کے مکمل اخراجات برداشت کرتے ہوئے ادارہ کو طباعت کی ذمہ داری سونپی۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کارِ خیر کے عوض اجرِ عظیم عطا کرے۔ کارکنانِ ادارہ خصوصاً جناب سید محمد عارف صاحب فرزند حضرت سید ہاشم صاحبؒ کی قومی خدمات کا دِل سے احترام کرتے ہوئے دُعا گو ہیں کہ پروردگار انہیں اپنی برکتوں سے نوازے۔ آخر میں جناب محمد صاحب نائب صدر اِدارۂ تبلیغ مہدویہ کی مساعی جمیلہ کی ستائش اس لئے ضروری سمجھتا ہوں کہ موصوف نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود اس کی کتابت اور طباعت میں اپنا قیمتی وقت دے کر ادارہ کو سونپی گئی ذمہ داری کو بحُسن خوبی انجام دیا۔ کارکنانِ ادارہ قوم کی معروف تصنیف کو پہلی مرتبہ کتابی صورت میں پیش کرتے ہوئے بے حد مسرور ہیں اور برادرانِ قومی سے ملتجی ہیں کہ وہ ادارہ کی دینی و تبلیغی سرگرمیوں میں فراغ دلی سے حصہ لیں جو وقت کی اہم ضرورت ہے۔ خدائے تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی توفیق عطا کرے۔

شمیم نصرتی

صدر ادارۂ تبلیغ مہدویہ، مشیر آباد، حیدرآباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حالات مولف علیہ رحمتہ

کتاب ہذا ''حدودِ دائرہ مہدویہ'' کے مولف قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین امام المتقین ماہر اسرار الٰہی حضرت میاں قطب الدین خوندمیر عرف خوب میاں صاحب پالن پوری ہیں۔ آپؒ پالن پور (گجرات) کے رہنے والے اور حضرت بندگی میاں سید محمود سیدنجی خاتم المرشدین کے فرزند بندگی میاں سید عثمانؓ کی اولاد سے ہیں۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام مبارک بھی سید عثمان ہے۔ حضرت کی والدہ مکرمہ کا نام راجے رقیہ ہے جو بندگی میاں سید ابراہیمؒ بن حضرت خاتم المرشدؓ کی اولاد سے ہیں۔

آپ حضرت خوزادہ میاں صاحب اہل پالن پور (از اولاد بندگی میاں سید میراں ستونِ دین بن حضرت خاتم المرشدؓ) کے تربیت ہیں۔ حضرت خوزادہ میاں صاحب کا انتقال ۲/جمادی الاول ۱۳۰۳ھ کو ہونے پر آپ نے حضرت سید سعد اللہ سیدنجی میاں صاحب اہل اکیلی سے علاقہ کیا، آپ کی ابتدائی تعلیم پالن پور ہی میں ہوئی انگریزی میں میٹرک کامیاب کیا انگریزی اردو فارسی اور گجراتی زبانوں سے اچھے واقف تھے زمانہ ملازمت میں آپ کے اوقات فرصت تاریخ سائینس اخلاق اور ہر مذہب وملت کی کتابوں میں گزرتے ان ایام میں حضرت اچھا میاں صاحب اہل پالن پور سے علمی استفادہ بھی کرتے رہے ۱۳۳۰ھ میں آپ نے ملازمت چھوڑ دی اور دنیا ترک کر کے پٹن شریف آ گئے حضرت صدیق ولایتؓ کے روضہ میں رہائش اختیار کر لی کچھ عرصہ بعد اپنے مرشد (سیدنجی میاں صاحبؒ) اہلِ اکیلی کی خدمت میں حیدرآباد گئے اوران کی صحبت میں رہ کر ان کی خوشنودی کو بکمال درجہ حاصل کیا مرشد کے انتقال ۱۳۳۶ھ کے بعد ان کے فرزند میاں سید یعقوبؒ (من صاحب میاںؒ) سے علاقہ کیا لیکن حضرت میاں سید یعقوب صاحبؒ کا انتقال بھی جلد ہی عالم جوانی میں ہوگیا ان کے بعد آپ نے حیدرآباد چھوڑ کر پہلے اکیلی پھر پٹن شریف آ کر قیام فرمایا۔ لیکن چونکہ میاں سید یعقوب صاحبؒ کے فرزند حضرت سید محمد (محمد میاں صاحب) بہت چھوٹے تھے ان کی تعلیم و تربیت کے لئے ان کے اہل خاندان حضرات نے بلایا آپ حیدرآباد آ کر اکیلی مسجد (چنچل گوڑہ) میں کئی سال رہے اور اس عرصہ میں اپنے مرشد کے مریدوں کی دینی نگہداشت کے علاوہ حضرت محمد میاں صاحب کی تعلیم و تربیت کی طرف خاص توجہ رکھی حضرت محمد میاں صاحبؒ کی شادی کے بعد ان کو افعال ارشادی کی اجازت دے کر اوران کا آبائی دائرہ ان کے حوالے کر کے آپ پالن پور واپس ہوگئے اور وہاں پرانا دائرہ کی مسجد میں اقامت اختیار کی۔

آپ نہایت متقی پرہیز گار اور دیندار اوصاف حسنہ اور اخلاق عالیہ سے متصف تھے۔ عزیمت شعاری آپ کا خاصّہ

تھی۔شریعت کی پابندی ہمیشہ ملحوظ رہی۔ممنوعہ باتوں سے سخت پرہیز کرتے کبھی جھوٹ نہیں کہا کبھی وعدہ خلافی نہیں کی کبھی کسی کی غیبت نہیں کی اور نہ کسی کی غیبت سننا گوارا کیا اگر کوئی آپ کی غیبت کرتا اور آپ کو معلوم ہوتا تو فرماتے کہ خدا کا شکر ہے انہوں نے میرے گناہ اپنے سر لئے خدا ان کو معاف کرے نہایت دیانت دار اور متوکل قانع اور متقی اور راضی برضا تھے۔ فرائض شریعت وطریقت پرسختی سے عمل کیا شریعت کی پابندی کا یہ حال تھا کہ کبھی کسی مرید عورت (خادمنی) کو اپنے سامنے آنے نہ دیا اگر کسی عورت کو تربیت بھی کرنا ہوتا تو پردہ بیچ میں باندھ کر تربیت کرتے، غیر عورت پر نظر ڈالنا حرام سمجھتے۔شرعی امور کی عظمت حضرت کے دل میں اتنی تھی کہ نماز میں منٹ دو منٹ کی تاخیر بھی ناگوار تھی بغیر عمامہ (شملہ) اور شیروانی کے نماز نہیں پڑھی (حالانکہ دیگر اوقات میں سر پر ٹوپی پہنتے تھے) حالت بیماری اور سفر میں رمضان کا روزہ نہ چھوڑا اور ہمیشہ رمضان کے آخری دہے میں اعتکاف کیا حالانکہ سفر میں نماز قصر پڑھتے تھے۔ترک دنیا کے بعد اس کے شرائط پر پورا پورا عمل کیا ترک دنیا کے بعد کبھی کسی دنیادار کے گھر نہ گئے خود اپنے مکان میں ترک دنیا کے بعد آپ نے قدم نہ رکھا (مکان فرزند کے حوالے کردیا) نہ کبھی بیٹی کے گھر گئے جب صاجزادی نے دنیا ترک کیا تو مبارک بادی کے لئے ان کے گھر گئے ہیں کہیں جاتے اور کسی مقام کے مرید آپ کو بلواتے تو وہاں جا کر وہاں کی مسجد میں ٹھہرتے کسی مرید کے گھر میں نہ ٹھہرتے کھانا وہیں آجاتا کوئی دعوت دیتا تو کھانا وہیں لادیتا۔فتوح لینے کے جو قاعدے ہیں برابر ان پر عمل تھا قاعدے کے خلاف کسی سے کچھ نہ لیتے ایک دفعہ محمد علی خاں صاحب گتہ دار نے پانچ سو روپیہ لا کر اللہ دیا کہہ کر دیا۔آپ نے اس کا عشر اسی وقت نکال کر فقرا میں تقسیم کردیا۔اور باقی پیسوں سے حج کا فرض ادا کیا ہے۔ایک دفعہ سید خوندمیر صاحب متینؔ نے خدمت میں حاضر ہوکر کہا کہ حضرت ایک جماعت جس میں شمسیؔ صاحب صوفی ساحب (چمن پٹن) مولوی سعادۃ اللہ خاں صاحب وغیرہ ہیں فرہ مبارک زیارت کے لئے جارہیں ہے آپ بھی چلیں فرمایا میرے پاس پیسے نہیں ہیں۔متین صاحب نے کہا حضرت آپ صرف پاسپورٹ بنالیں پھر سب انتظام ہو جائے گا آپ نے فرمایا نہیں، پاسپورٹ بنانا صورت سوال ہے۔لوگ یہ سن کر کہ میں فرہ مبارک جانا چاہتا ہوں مجھے پیسے دینے آئیں گے۔ایسا پیسہ میں لینا نہیں چاہتا۔فرمایا فتوح وہی قابل قبول ہے جو بے شان وگمان آجائے پھر پوچھا خانجی بھائی کیا فرہ مبارک زیارت کیلئے جانا فرض ہے کہا نہیں'' فرمایا پھر کیوں جانے کی کوشش کی جائے اور لوگوں پر بارڈالا جائے''۔کسی مقام پر جائے تو آپ وہاں جاتے ہی اعلان کردیتے ہیں''کسی کے گھر کھانے کیلئے نہیں آوں گا جس کو کھلانا ہو وہ کھانا یہیں مسجد میں لادے اگر کسی کو دعوت دینا ہو تو وہ کھانا یہیں لا کر مجھے کھلائے''۔ اوقات کے بہت سخت پابند تھے رات کے دو بجے سے بیدار ہوجاتے چونکہ اس زمانے میں نوبت جاگنا موقوف تھا اور مسجد میں فقرا بھی نہیں تھے۔اس لئے ایک گھڑی الارم کی رکھی تھی۔الارم بجتے ہی آپ اٹھ جاتے پھر طہارت سے فارغ ہوکر وضو

کر کے پورا لباس پہن کر (شملہ باندھ کر شیروانی پہن کر) دوگانہ تحیۃ الوضو کے بعد نماز تہجد اور نماز وتر پڑھتے (وتر عشاء کے ساتھ نہ پڑھتے تھے) پھر ذکر میں بیٹھ جاتے آپ کے اٹھنے کے بعد بعض لوگ جو مسجد میں سوئے ہوئے رہتے اٹھ کر وضو کرنے لگتے تو آپ ان کو دیکھ کر چائے بناتے (چائے بنانے کی خدمت یہ خادم انجام دیتا) آپ کے پاس اسٹو تھا لوگوں کو بلا کر چائے پلاتے پھر ذکر میں بیٹھ جاتے۔

متبرک اور مقدس راتوں میں آپ رات بھر جاگتے رہتے جیسے شب عاشورہ و شب عرفہ شب معراج شب برات اور لیلۃ الایمان [1] ان راتوں میں آپ رات بھر ذکر میں رہتے۔

مسجد میں تین فقیر نہ ہونے سے عمل نوبت موقوف تھا لیکن اگر کبھی چاند بھائی فقیر جو سید نجی میاں صاحب کے مرید و فقیر تھے ڈھوئی سے آجاتے۔ آپ اعلان کر دیتے کہ آج سے نوبت شروع پھر چاند بھائی کے رہنے تک نوبت بیٹھنے کا عمل جاری رہتا۔ آپ اور حضرت غازی میاں صاحب اور حضرت چاند بھائی صاحب باری باری نوبت میں بیٹھتے صبح کی اذاں کے بعد سنت پڑھکر جماعت سے نماز فرض ادا فرماتے پھر دن نکلنے تک ذکر میں بیٹھے رہتے طلوع آفتاب کے بعد سلام پھیر کر حجرہ میں آتے۔ کوئی ملاقاتی آتے تو ان سے ملتے جو بھی آتا آپ اسکو دیکھتے ہی پہلے خود السلام علیکم کہہ دیتے۔ اہل ثروت و مالدار اشخاص آئیں تو ان سے ملتے مگر کبھی کسی اہل دنیا کو تعظیم نہیں دی۔ جو لوگ آکر ملتے ان کو نقل نقلیات اور بزرگان دین کے حالات واقعات سناتے۔ دنیاوی بات نہ کرتے۔ جو شخص مرید ہوتا کاسب ہو یا فقیر اس کو ذکر کی تعلیم دیتے اور کلمہ لَآ اِلٰـــہَ اِلا اللّٰہ کی تفہیم کرتے ایک دفعہ آپ پامل پرتی آئے وہاں نماز کے لئے جماعت خانہ تھا جس میں پنجگانہ نماز ہوتی تھی۔ آپ وہیں ٹھہرے میرے تایا محمد دلاور وہیں نماز کے لئے آتے تھے وہ تارک الدنیا تھے جو علی میاں صاحب (اہل مشیرآباد) کے مرید تھے آپ نے ان سے پوچھا کیا آپ نے ترک دنیا کر دی ہے کہا کہ ہاں۔ فرمایا کیا آپ کے مرشد نے ذکر بتلایا ہے کہا کہ نہیں تو فرمایا میں آپ کو اللہ کے واسطے ذکر بتلا دیتا ہوں آپ اپنے مرشد کے تصور کے ساتھ ذکر میں لگے رہو۔

جب میری اہلیہ حضرت کے تربیت ہوئی آپ نے بیچ میں پردہ بندھوا کر تربیت کی۔ جماعت خانہ میں واپس آنے کے بعد مجھے فرمایا میں چند باتیں تم سے کہتا ہوں تم ان کو اچھی طرح یاد رکھ کر میری طرف سے اپنی بیوی کو کہہ دینا میں نے ایسا ہی کیا دس بجے کے قریب مرشد کے گھر سے کھانا آتا آپ کھا لیتے بارہ بجے کے قریب قیلولہ فرماتے نمازِ ظہر کے بعد لکھنے پڑھنے اور

---

[1] حضرت بندگی میاں سید تشریف اللہ فرزند بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ ولایتؓ کی ولادت شب ستائیسویں ذی الحجہ کو ہوئی اس وقت دائرہ میں نہایت عسرت اور تنگی تھی اور بندگی میاں سید تشریف اللہؓ کی والدہ کو گیارہ دن کا فاقہ تھا۔ آپ کی پیدائس کی مسرت میں دائرہ میں ایمان کی سویت عمل میں آئی ہے اس لئے اس شب کو گروہ مقدسہ میں لیلۃ الایمان کہتے ہیں۔

مطالعہ کتب کا شغل رہتا عصر کی نماز کے پہلے پھر مرشد کے مکان سے کھانا آتا آپ کھالیتے۔ اور نماز عصر سے عشاء تک ذکر میں بیٹھے رہتے عشاء کے بعد لیٹ جاتے۔ میں نے دیکھا کبھی نماز، اور کبھی نماز عشاء کے بعد بھی آپ نے چائے نوش فرمائی ہے۔ آپ صاحب کشف تھے کسی کے بھی دل کا حال معلوم کر لیتے مجھے اس کا تجربہ ہے۔ ارواح بزرگان دینؒ سے آپ کی ملاقات تھی۔ ایک دفعہ آپ نے اپنی ایک مشکل حضرت خلیفہ گروہؓ کی روح مبارک سے حل کی ہے چنچل گوڑہ حیدرآباد کے بعض اصحاب اس بات کو جانتے ہیں۔ دائرہ کی حد کا خیال رکھ کر آپ جو مرید بلا ترک مرجاتا اس کی نماز جنازہ پڑھتے یا مشت خاک دیتے دونوں فعل نہ کرتے۔

زندگی آپ کی سیدھی سادھی تھی۔ خودنمائی آپ میں بالکل نہیں تھی کاچی گوڑہ نور گھاٹ مشیرآباد زیارت کے لئے پیدل جاتے کئی بار ٹرین سے بلارم اسٹیشن اُتر کر وہاں سے گلسگور پیدل گئے ہیں۔ منچپہ بھی اسٹیشن نظام آباد سے پیدل گئے ہیں۔ گلسگور جاتے تو تین دن سے کم قیام نہ رکھتے اور رات بھر حضرت شاہ نصرتؒ کے مزارِ مبارک کے پاس بیٹھے رہتے ایک دفعہ منچپہ میں آپ نے چھ ماہ قیام فرمایا ہے۔ حظیرہ معلیٰ کی چودیواری کے مشرقی جانب درازہ کے سامنے آپ چبوترہ پر بیٹھے رہتے۔ وہاں پر غذا کا یہ حال تھا بہت بھوک لگی تو بازار جا کر پُھٹانے اور مرمرے لیکر کھالیتے اور پانی پی کر دن گزار لیتے۔ بہرحال آپ کی زندگی کا طریقہ بالکل بزرگانِ سلف کی زندگی کے جیسا تھا۔ اصحابِ مہدی علیہ السلام کے عمل کا نمونہ بن کر آپ عرصہ تک چنچل گوڑہ حیدرآباد کی اکیلی مسجد میں قیام پذیر رہے حضرت محمد میاں صاحب کی شادی کے بعد ان کو افعالِ ارشاد کی اجازت دے کر اور ان کا آبائی دائرہ ان کے حوالے کر کے آپ پالن پور آگئے یہاں آنے کے بعد ۲۵/ شعبان ۱۳۵۳ھ کو آپ کا انتقال ہو گیا مزار مبارک پٹن شریف میں ہے۔

آپ صاحب تصنیف بھی ہیں آپ کے مرشد سید نجی میاں صاحب اہلِ اکیلی کا کتب خانہ بہت بڑا تھا جس سے آپ نے استفادہ کیا۔

آپ کی تصانیف حسبِ ذیل ہیں:

۱۳۴۰ھ میں جب آپ پٹن شریف میں تھے عقیدہ حضرت بندگی میاں پر شرع لکھی اور عقیدہ سید خوندمیرؓ کے نام سے اسکو چھپوایا۔ بندگی میاں علی محمد فقیر بندگی میاں شاہ دلاورؓ کا چھند شریف اردو ترجمہ کے ساتھ ۱۳۳۸ھ میں چھپوایا۔ ۱۳۳۲ھ میں آپ نے عرص نامہ لکھنا شروع کیا لیکن مواد بروقت دستیاب نہ ہونے سے اسکی تکمیل ۱۳۴۱ھ میں کی بالآخر اسکو چھپوا دیا۔

آپ نے رہنمائے زائرین گجرات کے نام سے ایک کتاب لکھی جس میں تمام مقدس مقامات کی جن کی زیارت کے لئے اکثر لوگ جاتے ہیں بہت تفصیل ہے یہ کتاب چھپی نہیں۔

۱۳۳۶ھ اور ۱۳۴۰ھ میں آپ کا قیام اکیلی اور پٹن شریف میں رہا ہے ان مقامات سے آپ نے کلمہ لا الٰہ الا اللہ کی تفہیم اور تعلیمات باطنی کی توضیح میں جو خطوط اپنی بیٹی اُمت اللہ بی بی کو پالن پور لکھے ہیں ان سب کو ایک جگہ کر کے آپ نے اس کا نام ''عرفانی پھولوں کا ہار'' رکھا۔ اس کتاب کو ایک لیپٹی کہنا چاہیئے چھپی نہیں۔

جلاء العین (تصنیف حضرت شمسی صاحبؒ) کے چھپنے پر آپ نے ایک مختصر رسالہ جلاء العین پر ایک نظر لکھا۔ ایک مختصر تصنیف آپ کی اکفارہ ہے جس میں ساٹھ عمر قضا کی ادائی کا طریقہ بتایا ہے۔

۱۳۵۲ھ بزمانہ قیام حیدرآباد آپ نے سراج منیر لکھی یہ لاجواب کتاب حضرت بندگی میاں سید خوند میر صدیقِ ولایت بدلِ ذاتِ مہدیؑ کی بشارتوں میں ہے جو حضرت مہدی علیہ السلام نے آپ کو دی ہیں اس تصنیف کے لئے آپ نے بہت محنت برداشت کی رات بھر لکھتے ہوئے بیٹھے رہتے کتابیں نکال کر دیکھتے پھر رکھدیتے پھر لکھنے میں لگ جاتے آخر اسکو پورا کر کے سراجِ منیر کے نام سے چھپوا دیا۔ یہ کتاب بہت مقبول ہوئی۔

اس کے بعد حدودِ دائرہ کو مکمل کیا جسکو لکھتے لکھتے سراجِ منیر کی تکمیل کی خاطر روک دیا تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب کہ دائرہ کے حدود تقریباً مٹ چکے تھے نہ نوبت تھی نہ سویت نہ ذکر وفکر کا چرچا لوگ صرف بحث ومباحثہ میں لگے ہوئے تھے نمازِ جمعہ تسویت خاتمین مخلوق غیر مخلوق فقیر پگڑی باندھے یا شملہ ان ہی مسائل کی طرف ذہن الجھے ہوئے تھے۔ بڑے بڑے علماء فضلاء اسی میں لگے ہوئے تھے لیکن خاندانِ مرشدانِ اکیلی ان فروعات سے الگ خاموش اپنے کام میں لگا ہوا تھا حضرت سیدنجی میاں صاحب اہلِ اکیلی (مولانا دکن) نے چھ جلدیں زبدۃ العرفان کی بالکل مولانا روم کی مثنوی کے طرز پر لکھیں اس کو ۱۳۳۱ھ میں شروع کیا اور ۱۳۳۶ھ میں چھٹویں جلد کو ختم کیا۔ اس کتاب نے طالبانِ خدا اور نوجوان طبقہ میں ایک نئی روح پھونک دی اور اکیلوی مسجد خداطلبی کا مرکز بن گئی۔ عرفانی معلومات کا شوق تو حضرت مولانا دکنؒ کی عطا ہے۔ آپ نے دائرہ کے حدود کیا تھے اور اس پر عمل کا کیا طریقہ تھا بصراحت لکھ کر حدودِ دائرہ نام رکھا جو اب ناظرین کے ہاتھوں میں ہے اس کو مکمل کر کے مجھے دیا اور فرمایا پڑھو۔ یہ بھی کہا کہ یہ کتاب اس قابل ہے کہ چھپ جائے مگر ہم فقیروں کے پاس اتنا پیسہ کہاں؟ اور فرمایا تمہاری حالت بھی ایسی نہیں کہ اس کو چھپوا سکو فرمایا اگر خدا تم کو کبھی اتنی استطاعت دے کہ اسکو چھپوا سکو تو چھپوا دینا۔ ان ہی ایام میں ایک دن بہادر یار جنگ آپ سے ملنے آئے اور حدودِ دائرہ کو دیکھ کر اسکو چھپوانے کا خیال ظاہر کیا جس کا ذکر خود حضرت نے اس کتاب کے دیباچہ میں کیا ہے لیکن بہادر یار جنگ کا خیال عملی جامہ پہننے کے پہلے ہی آپ حیدرآباد چھوڑ کر پالن پور چلے گئے اور وہیں آپ کا انتقال بھی ہوگیا۔

غلام حضرت خوب میاں صاحبؒ، فقیر محمد نورالدین عربیؔ نومبر ۱۹۹۰ء

فہرست مضامین حدوددائرہ مہدویہ

مضمون	صفحہ

تیسرا باب

چوتھا باب

پانچواں باب

چھٹا باب

صحابہ میں صاف دلی رکھنے کی ترکیب

برادرانِ دائرہ میں ایک دوسرے کا ادب

قدم بوسی اور سلام کے موقعے

سیدنا مہدی علیہ السلام کی عادت

اخلاق صحابہ

نیستی وانکساری کا اعلیٰ نمونہ

خدمت وایثار کا اعلیٰ نمونہ

دائرہ کی دیواریں پوری کر کے دائرہ چھوڑا

بڑوں نے اپنے کو کبھی بڑا نہ سمجھا

اپنے خادم کے ساتھ لاثانی سلوک

کام سے کام زیب وزینت کی پرواہ ہی نہیں

ہر فعل میں عزیمت پر عمل

ملاقات میں بھی مخلصانہ اخوت

بحث میں سوال پر تنگ نہ ہوتے

کاسب امیروں سے لاپرواہی

بیان کے وقت کاسبوں کی نشست

گاڑیوں میں سوار ہوتے وقت سہل انکاری

حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ ولایت

نماز جمعہ وعیدین کس شان سے جاتے

رسومات سے احتراز

درّے کیوں لگائے گئے

باندی کے بدلے بیٹی دھوپ میں

ترک دنیا کرتے وقت شجاعانہ شوق

کھانے پر سے دست کشی

آخر آپ کا حجرہ بھی کیوں گرا

شہادت کے وقت بھی ثابت قدمی

قومی حمیت کا زندہ جاوید نمونہ

ساتواں باب

اللہ والے ایسے ہوتے ہیں

اللہ والوں کی اللہ پر نظر

شاہ کی چوٹ شکر کی پوٹ

اولیاء اللہ کی طبیعت دو قسم پر

اسی حکیم کو بلا کر دائرہ میں علاج کراؤ

جادو سے شہید ہو گئے مگر کبھی بد دعا نہ دی

باوجود پاؤں میں ناسور پڑ جاتے کے اللہ پر نظر

میدان جنگ میں بھی ذات پر نظر

فاقوں سے شہید ہو گئے مگر مرے دم تک اللہ ہی پر نظر

آٹھواں باب

کم ہمت فقیر فقیری کی مختلف شانیں

مانگنے کی مناہی

دائرہ میں ایک گاڑی وقف کیوں رہتی

ترک تدبیر

تعین کی کیا کیا صورتیں ہیں

تیس تنکے کیوں واپس کر دیئے گئے

اہل فراغ کو دائرہ میں رہنے کی مشروط اجازت

ترکِ دنیا کے بعد ملازمت کی اجازت

بے حدے فقیر دائرے سے نکال دیئے جاتے

دوعورتیں کشیدہ نکالنے پر دائرہ سے نکال دی گئیں

ماں بیٹی مزدوری کا پانی بھرنے پر نکال دی گئیں

بیٹی کے ہاتھ پاؤں میں کڑبی کا زیور دیکھ کر ماں بیٹی دونوں نکال دی گئیں

بے حدی فقیری سے نوکری بہتر

نواں باب

فتوح

زمانے فاقہ کشی میں ہاتھ لگانے سے انکار

اللہ دیا کہلا کر قبول کرنا

حضرت ثانیِ مہدیؓ نے فرستادہ خدا کیوں نہیں لیا

قید لگا کر دینے پر لینے سے انکار

فتوح لینے سے بھی انکار

مدت کی قید لگانے پر بھی نہ لیا جاتا

اناج کی چھٹی لینے سے انکار

فقیر کے ساتھ فرستادہ مال واپس کر دیا گیا

بھرے بھرائے گاڑے واپس کر دیئے گئے

بے قاعدہ پوشیدہ سخاوت کی ممانعت

دادودہش کے مستحق محض فقرائے عزیمت شعار ہیں

تولد فرزند کے شکریہ میں شکرانہ

اللہ کے نام پر آیا ہو تو بے اختیاری سے کھاؤ

دفینہ خیسی فتوح نہیں ہے۔۔۔

بلا قید مذہب وملت اللہ دیا کہنے پر لے لیا جاتا

حلال اور حلالِ طیب میں کیا فرق ہے۔۔۔

دسواں باب

سویت

سویت میں اہتمام

اوقات سویت

سویت فقیروں کا حق ہے محض مرشد کا نہیں

نیا پاجامہ ناجائز کیوں ہو گیا

ہاتف نے امانت یاد دلائی

سویت میں صرف مضطروں کا حق

سویت میں تمام دائرہ کا ایثار

سویت میں حصے

سویت پڑھانے سے انکار

عشر

ایثار

گیارہواں باب

دعوت

کھانے کی سویت بلا تفریق

کھانے کی دعوت میں تخصیص

دعوت میں تین دن کی قید

دائرہ کے فقیروں کو کھلانے میں للّٰہیت

مرید کا پیسہ مرید کو کھلایا

کسبیوں کے گھر کی دعوت

ہندو داروغہ کے گھر کی پکے پکائے کھانے کی دعوت

سداورت لینے سے انکار

بندگی میاں شاہ دلاورؓ کو دعوت

بندگی میاں شاہ نعمتؓ کو دعوت

حضرت خاتم المرشد کو دعوت

بارہواں باب

لباس

سیاہیانہ لباس میں

بندگی میاں کے بے اختیاری لباس میں اثر

بندگی میاں شاہ نعمتؓ کے سر پر رسی اور بدن پر لنگی

شاہ خوندمیرؓ کا لباس عریانی

شاہ خوندمیرؓ کے سر پر تار تار ٹوپی

جمعہ اور عیدین کا لباس

سیدنا مہدی علیہ السلام کے لباس کی خواہش

تیرہواں باب

نکاح

سہاگنوں کو اپنے شوہروں کو چھوڑ کر دائرے میں آجانے کا اختیار

دائرہ کی بیٹی سے فقیر دائرہ کے نکاح کرتے وقت خاص شرط

اہل فراغ کو بیٹی دینے میں شاہ نعمتؓ کی ناخوشی

بندگی میاں عالم شہ دائرہ سے کیوں نکال دیئے گئے

میاں قطب الدین کا منہ کیوں نہ دیکھا

قاعدین کو بیٹی دینے کی ممانعت

کاسبوں کی بیٹی سے نکاح کرنے کی اجازت

بادشاہ کی بیٹی سے شادی کرنے میں ام المومنین بی بی ملکان کا انکار

بادشاہ کی بیٹی سے شادی کرنے سے حضرت خاتم المرشد کا انکار

عالم خاں دوازدہ ہزاری کی بیٹی سے میاں سید ولی بن حضرت شہاب الحق کی شادی

بندگی میاں شاہ نظام کے صاجزادے کی شادی میں فقر کی دھوم دھام

بی بی فاطمہ ولایت کا نکاح

بندگی میاں بھائی مہاجرؓ کا نکاح

صحابہ کف کس کو کہتے تھے

چودھواں باب

تعویذ طومار گنڈے پلیتے وظیفے وتسبیح ونوافل کی ممانعت

پسخوردہ کی اجازت

ام المومنین بی بی بھیکیا پر آسیب کا اثر

بھائی کالو پر سانپ کا اثر

ایک امیر کی گردن تیڑھی ہوگئی

کان میں کنکھجورا گھس گیا

ام العلاج پسخوردہ

حضرت خاتم المرشد کا پسخوردہ اس وقت بھی موجود

میاں زیرک کو بندگی میاں کی بشارت

چار نفل نمازوں کی اجازت

پنجسورہ نہ پڑھنے کی وجہ

چلہ کشی کی ممانعت
تسبیح کی ممانعت

پندرہواں باب

معاملات
مکہ میں معاملہ
پیسے دو پیسے کی کٹوری
پیسے دو پیسے کے معاملہ میں بھی انصاف
گناہ شرعی کی سزا
فقیر دائرہ کا فیصلہ
حضرت ثانیِ مہدیؓ کا محافظ دوکان
فقیروں کے مال کا وارث فقیر
گھوڑے کی قیمت واپس کردی
بیل فروخت کردیئے گئے

سولھواں باب

فرائض ولایت محمدیہ، ترک دنیا ترکِ علائق، ہجرت وطن وغیرہ
ترک دنیا
سیدنا مہدی علیہ السلام کا ملا رکن الدین سے مباحثہ
ترک حیاتِ دنیا
ترک متاع حیات دنیا
ترک علائق
عزلت خلق یعنی ماسوی اللہ سے پرہیز
تارکان ہجرت کی مہاجرین میں بے وقعتی

سترہواں باب

اٹھارہواں باب

انیسواں باب

بیسواں باب

سیر و تفریح کی ممانعت

دنیاوی باتیں کس کو کہتے ہیں

کلمہ کے چار قسم

پیش اور پس رو میں کیا فرق ہے

بہرہ عام کی ابتداء

اجماع

ناریزہ

سویت کا طریقہ

تمام مستیوں میں دنیا کی مستی بدترین مستی ہے

نقل گندم کاشت

اولاد سے تعلق کب تک رکھا جائے

آخری گھڑی پر آخرت کا حکم

آخر زمانے کے مرشدوں کا حال

سیدنا مہدی علیہ السلام کے آخری کلمات

بی بی بچوں کو لے کر جنت میں جاؤ

زمانہ اضطرار کی مثال

بیبیوں کی شان

بے اختیاری سے قوالی سننے کی اجازت

بے اختیاری میں بہتری

خدا ہماری ذات مانگتا ہے

اپنے نفس پر لعنت بھیجو

باجرے کا کھچڑا اور تلی کا تیل نعمت سمجھا جاتا

جیسا مقصود ویسا نتیجہ

زبدۃ الملک علی شیر حاکم جالور کی توبہ

بارہ سال تک خربوزہ نہ کھانے میں نقصان

فقیر کو دولہن سے تمثیل

اولیاء اللہ کے مزاروں کا ادب

زیارت قبور سے فیض حاصل ہوتا ہے

بزرگوں کے زیر سایہ دفن ہونے میں حصول فیض

بزرگان دین ایک دوسرے کی قدمبوسی کرتے

بزرگوں کی خدمت باعث حصول فیض

مبتدی کو حجرے سے باہر جانے میں نقصان

طالب خدا کو ایسا متوجہ رہنا چاہیئے

گروہ مقدسہ میں کشف وکرامت بہت کم کیوں ہیں

اچھی صحبت کس کا نام ہے

چار طرح کا سونا

سب کچھ اللہ ہی کے لئے

جس میں یہ تین علامتیں ہوں وہ مومن ہے

دائرہ میں ہر طرح کی حفاظت اور پرورش

مرد کون اور نامرد کون؟

طالبان حق کی غذا کیا ہے

دو قسم کے فقیر

بندگی میاں کے دائرہ کی بیبیاں

عاشق خدا کی نظر ایسی ہی بلند رہے

شاہ دلاورؓ نے اپنے اولاد کیلئے کیا مانگا

حضرت مہدیؑ اور حضرت ثانی مہدیؓ کے زمانے میں کیا فرق ہے

ام المومنین بی بی ملکانؓ کا وصال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدودِدائرہ

دیباچہ

آج سے بارہ برس پہلے شرح عقیدہ سیدخوندمیر رضی اللہ عنہ لکھتے وقت خاکسار نے خیال کیا تھا کہ یہ شرح اپنے نہج پرلکھی جائے کہ پہلے فرمانِ مہدی علیہ السلام اورفرمان کے نیچے صحابہ رضی اللہ عنہ کاعمل ۔یوں عنوانات قائم کرکے ان کے تحت فرمان وعمل نمبروار لکھتے چلے جانا، مگرخوف ہوا کہ اس ترکیب سے حجم بہت بڑھ جانے کے باعث چھپنا بھی دشوار ہوگا،فقیروں کے ہاں پیسہ کہاں؟ اورطباعت کیلئے اتنی بڑی رقم دیتا بھی کون ہے؟ اس لئے شرح عقیدہ میں فرمانوں پراکتفا کیا گیا، چونکہ بنظرتعمیل احکام کتاب شرح عقیدہ سیدخوندمیرؓ نامکمل تھی اس لئے اس کے طبع ہوجانے کے بعدخاکسار نے ’’حدودِدائرہ مہدویہ‘‘ لکھنا شروع کیا جس میں بہ نسبت احکام کے اعمال صحابہ زیادہ صراحت سے بیان کئے گئے ہیں اگرشرح عقیدہ اوراس کے ساتھ ساتھ حدودِدائرہ جوکہ اسوۂ صحابہ رضی اللہ عنہ کاائینہ خانہ ہے پڑھی جائےتومذہب مہدویہ کےاحکام وآئین اورصحابہؓ کےاخلاق وعمل سےاچھی واقفیت ہوسکتی ہےاوریہی مقصود ہےاس کتاب کی تحریر سے،اس کے علاوہ دوسری غرض یہ ہے کہ غیرمذاہب کے لوگ بھی اس کتاب کودیکھیں اورمعلوم کریں کہ’’مذہب مہدویہ اپنے اندرکیاشان رکھتاہے‘‘۔اوراس کے پیروکےاخلاق و اعمال کس اعلیٰ پایہ کے ہیں۔تیسری غرض یہ ہے کہ بزرگوں کے کارنامے پڑھنے سے دل میں عظمت اورمحبت پیدا ہوتی ہے اوریہی عظمت ومحبت حتیٰ الامکان ان کا پیرو بنانے کے لئے ابھارتی ہےاوریہی پیروی فرداً فرداً اصلاح وترقی ذات کااور اجتماعی اصلاح وترقی قوم کاپیش خیمہ ہے بڑی خوشی کی بات یہ ہے کہ اس کتاب کونواب بہادریارجنگ زیداللہ ایمانہ بالعمل الصالح بڑےشوق سےاردوزبان مین چھپوارہے ہیں قوم مہدویہ کوان کاشکرگذارہوناچاہیئے کہ یہ کتاب جواپنی صفت میں اردو زبان میں پہلی ہےقوم کےسامنے پیش ہورہی ہے،گرقبول افتدزہےعزوشرف۔

خاک پائے گروہ پاک

فقیرحقیرسیدقطب الدین غفرلہ صدقہ خواہ

مرشداکیلویاں

مورخہ ۲۵/ربیع الاول ۱۳۵۳ھ م ۳/جولائی ۱۹۳۴ء

پہلا باب

تعریفِ دائرہ

حدود دائرہ مہدویہ گروہ مہدویہ میں دائرہ کانٹوں کی اس باڑ کو کہتے ہیں جس میں مرشد معہ فقرائے مہاجرین کے حدود یعنی شرائط واحکام دائرہ کی پابندی کے ساتھ رہتا ہے جو کہ عین احکام وفرائض ولایتِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل مطابق ہیں، بندگی ملک الہداد خلیفہ گروہ رضی اللہ عنہ سے کوئی شخص پوچھا کہ باڑ کیا ہے؟ آپؓ فرماتے ہیں ''یہی کانٹوں کی باڑ'' اگر کوئی شخص دائرہ کی باڑ میں مرجائے تو کیا مومن مرا؟ فرمایا بلکہ وہ مومن حقیقی مرا (صفحہ ۲۷ حاشیہ شریف مطبوعہ)۔

دائرہ مہدویہ کی باطنی شان:۔ امام دوجہاں مہدیِ موعود علیہ السلام کے دائرہ معلّٰی کی نسبت سرور کائنات حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبانِ مبارک سے جو تعریف وتوصیف فرمائی ہے اس سے بہتر اس کی عظمت وشان کیا ہوسکتی ہے،، آپ فرماتے ہیں۔

ثم قال یااباذر ماغمی و فکری۔۔۔

ترجمہ:۔ پھر آپؐ فرماتے ہیں کہ اے اباذر میں کس سوچ اور فکر میں ہوں اور کس بات کی طرف میرا شوق لگا ہوا ہے، صحابی نے عرض کیا!

یارسول اللہ ﷺ اپنی سوچ اور فکر سے مطلع فرمائیے آپؐ نے فرمایا کہ آہ میرے بھائیوں کے دیکھنے کا شوق صحابیؓ نے عرض کیا ہم بھی تو آپ کے بھائی ہیں فرمایا تم میرے صحابی ہو۔ میرے بھائی تو وہ ہیں جو میرے بعد ہوں گے جن کی شان نبیوں کی شان ہوگی اور وہ خدا کے نزدیک شہیدوں کے درجہ پر ہوں گے، وہ اپنے باپ اپنی ماں اپنے بھائی، اپنی بہنوں اپنے بیٹوں سے محض خدا کی خوشنودی کے لئے علیحدہ ہوجائیں گے [ا] وہ اپنے مال کو خدا کے لئے چھوڑ دیں گے۔ اور کمال تواضع کے باعث اپنی ذات کو ذلیل سمجھیں گے۔ خواہشات اور فضول دنیاوی، چیزوں کی طرف رغبت نہ کریں گے وہ محبت الٰہی کی وجہ خدا کے کسی گھر میں جمع ہوں گے، عشقِ الٰہی میں مغموم وحزون رہیں گے، ان کے دِل خدا کی طرف لگے کے لگے رہیں گے، ان کی روحیں اللہ سے واصل ہوں گی، ان کے عمل خالص اللہ کے واسطے ہوں گے (یعنی خودی وہستی کی گندگی سے بے لوث رہیں گے) ان میں ایک کا بھی بیمار ہونا خدا کے نزدیک ہزار برس کی عبادت سے افضل ہے (کیونکہ بیماری سے نیستی و تسلیمی ویکسوئی پیدا ہوکر مدارج وصال میں ترقی ہوتی ہے)

[ا] اِن سب میں فرائض ولایت محمدیہؐ کی طرف اشارہ ہے ملاحظہ ہو شرح عقیدہ۔

اے اباذر! اگر چاہوتو اور بھی کہوں؟ عرض کیا یا حضرت فرمائیے۔ فرمایا ان میں سے کوئی مرجائے گا تو سمجھا جائے گا کہ آسمان کا باشندہ مرگیا، اے اباذر چاہوتو اور بھی کہوں، عرض کیا یا حضرتؑ فرمائیے۔ فرمایا اگر ان میں سے کسی کو اگر اس کے کپڑے کی جوکاٹے گی تو اللہ تعالیٰ ستر حج اور ستر جہاد کے علاوہ چالیس بنی اسرائیل کو (جو کسی وجہ سے غلام ہوگئے تھے) بارہ بارہ ہزار سے خرید کر آزاد کرانے کا ثواب عطا فرمائے گا، اے اباذر! اگر چاہوتو اور بھی کہوں، عرض کیا ہاں حضرتؑ فرمائیے جب ان میں سے کوئی اپنے اہل واعیال [1] کی یاد کرے گا اور ان کے لئے دل میں کسی قسم کی فکر ہوگی تو اس کے لئے ہر دم ہزار درجے لکھے جائیں گے۔ اے اباذر! اگر چاہوتو کچھ اور بھی کہوں، عرض کیا ہاں حضرتؑ فرمائیے۔ فرمایا ان میں سے کوئی دو رکعت نماز پڑھے گا تو اس کی یہ نماز خدا کے نزدیک اس شخص کی عبادت سے افضل ہوگی جو اس نے کوہ لبنان (واقع ملک شام) میں حضرت نوح علیہ السلام کی عمر کے برابر (یعنی ہزار سال تک) کی ہوگی، اے اباذر اگر چاہوتو اور بھی کہوں! عرض کیا ہاں حضرتؑ فرمائیے فرمایا ان میں سے کوئی ایک وقت ہی تسبیح پڑھے گا تو اس کی یہ تسبیح قیامت کے روز تمام پہاڑوں سے بہتر ہوگی جو اس کے ساتھ ساتھ سونا بن کر چلیں گے (یعنی اس کو بے انتہا ثواب حاصل ہوگا) اے اباذر اگر چاہوتو کچھ اور کہوں، فرمایا ہاں حضرتؑ فرمائیے جو لوگ گناہوں پر اڑے رہتے رہتے اپنے گناہوں کے سبب بوجھل ہوگئے ہوں گے وہ اگر ان کے پاس آکر بیٹھیں گے تو خدا کے نزدیک ان برگزیدہ بندوں (کی علومرتبت) کے باعث جب تک خدا ان گناہگاروں کو (رحم کی نظر) سے نہ دیکھے اور ان کے گناہ نہ بخشے وہ ان کی مجلس سے نہ اٹھیں گے (یعنی ایسے خاصانِ خدا کی خدمت میں آنا ہی نجات کا باعث ہے) اے اباذر ان کی نیستی عبادت، خوش طبعی تسبیح، اور ان کی نیند صدقہ ہے اللہ تعالیٰ ان کو ہر روز ستر مرتبہ (نظر رحمت) سے دیکھے گا، اے اباذر میں انہیں لوگوں کے دیکھنے کا مشتاق ہوں، پھر حضرتؐ نے تھوڑی دیر کے بعد سر جھکالیا، پھر اٹھایا اور اس قدر روئے کہ آنکھوں سے آنسوؤں کی دھار لگ گئی پھر فرمایا ان کے دیدار کا شوق پھر فرمانے لگے اے اللہ ان کی حفاظت کرنا اور ان کے دشمنوں کے مقابلے پر ان کی مدد کرنا اور قیامت کے روز ان سے میری آنکھیں ٹھنڈی کرنا پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی ''اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ہ'' (سورۂ یونس۔آیت ۶۲) سنو جی اللہ کے دوستوں پر نہ تو (کسی قسم کا) خوف رہے گا اور نہ وہ آزردہ خاطر ہوں گے (۱۱:۱۴)۔

حضرت نبی علیہ السلام دائرہ مہدیؑ کی شان میں پھر فرماتے ہیں انـی لاء ف قومـاً ۔۔۔ترجمہ یقیناً اس وقت کے لوگوں کو پہچانتا ہوں جو میرے مرتبہ کے ہیں، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ کیسے ہوسکتا ہے آپؐ تو خاتم النبیؐ ہیں اور

---

[1] اہل وعیال وہی ہیں جو نبیؐ، مہدیؑ کے مسلک پر ہوں چنانچہ فرمایا نبیؐ نے آلی من مسلک ما یقی میری آل وہی ہے جو میرے طریقے پر ہے۔

آپ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے آپ نے فرمایا وہ انبیاءؑ شہداء تو نہیں ہیں لیکن انبیاءؑ وشہداء ان کے جیسا ہونے کی آرزو کریں گے اور وہ للہ فی اللہ ایک دوسرے سے محبت کریں گے، یہ ہے دائرہ مہدیؑ کی باطنی شان جو مخبر صادق حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے بطور بشارت کے بیان فرمائی گئی ہے۔اس طرح حضرت مہدی موعود علیہ السلام اپنے دائرہ عالیہ کی نسبت فرماتے ہیں ''جہاں ولایتِ مصطفیٰؐ ختم ہوتی ہے بعضے پیغمبروں کے مقام پر ہوتے ہیں'' دائرہ مہدویہ کی علوشان کی نسبت سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مہدیؑ اور مہدویاں (راہ یافتہ لوگ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے تک رہیں گے کچھ تو عیسیٰؑ کو دیں گے اور کچھ ان سے لیں گے (انصاف نامہ باب ۱۸) حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ سے فرماتے ہیں کہ جو لوگ حضرت عیسیٰؑ سے بیعت کریں گے وہ تمہارے جیسے ہوں گے یا تم سے بہتر ''ھم مثلکم او خیر منکم '' فائدہ۔حضرت رسولِ خدا ﷺ نے جو فرمایا کہ پیغمبر بھی صحابہ مہدی کا غیط کریں گے، یہ غیط صرف رتبہ دیدار اور مقام یکتائی میں ہے، اعتقادی امر یہی ہے کہ کوئی ولی حضرت یونس علیہ السلام کے برابر بھی نہیں ہوسکتا جن کا درجہ پیغمبروں میں سب سے کم سمجھا جاتا ہے۔

حضرت محمد نبی علیہ السلام وحضرت مہدی علیہ السلام کی بشارتوں سے صاف ظاہر ہے کہ دائرہ مہدویہ میں بے انقطاع تسلسل جلیل القدر عرفا وصلحاء سے کوئی طبقہ اور کوئی زمانہ خالی نہ رہے گا فیض لیں گے۔کیونکہ دین دست بدست ہے سلسلۂ بیعت کسی طرح ٹوٹ نہیں سکتا اسی وجہ سے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے اثنائے گفتگو میں بندگی میاں شاہ دلاورؓ سے کہا انشاء اللہ ہمارے سلسلہ میں ۱۔دینی اصول، ۲۔باطنی فیض، ۳۔اور مقصودِ خدا قیامت تک باقی رہیں گے۔دینی اصول یعنی تعلیمات مہدیؑ اور فرائض ولایت کی پابندی سے باطنی فیض اور باطنی فیض سے دیدارِ خدا[1] جو کہ ہمارے پیدا ہونے کا مقصود اعلیٰ اور علت نمائی ہے حاصل ہوتا ہے، چنانچہ حضرت سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں:

مارا	برائے	دیدن	یار	آفریدہ	اند
ورنہ	وجود	ما بچہ	کار	آفریدہ	اند

اور حسب پیشین گوئی آج یہی سلسلہ سید خوندمیرؓ سے وابستہ ہے اور قیامت تک رہے گا حضرت امام آخرالزماں علیہ السلام جن کی بعثت بالخصوص آیت ''قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ (سورۂ یوسف۔آیت ۱۰۸)''۔اے محمد کہو کہ یہ میری راہ ہے میں اور جس نے میری پیروی کی خدا کی طرف بینائی پر بلاتے ہیں۔کی عملاً اتم تکمیل پر ہوئی ہے ایمان حقیقی کی اعلیٰ تعریف ومرتبہ کی نسبت فرماتے ہیں ''ایمان ذاتِ خدا است'' دیدارِ خدا کے کیا

---

[1] دیدارِ چشم دل دیدارِ چشم سر ورائے چشم دل ورائے چشم سر موبمو۔ورائے موبمو یعنی خدا کو بے کیف دیکھنا۔

معنی؟ دیدارِ خدا القاء اللہ پس کل مومنین دائرہ حسب فرمان حضرت مہدی علیہ السلام اہل دیدار ہیں بعض صحابہ کرامؓ اور ان کے بعض خلفاء عظام یعنی تابعین نیز تبع تابعین نے بھی فیضانِ ولایت عقیدہ محمدیہ کے پر جوش جذبات سے متاثر ہوکر کمال اتباع شریعت واد ائی فرائض ولایت واعلیٰ تعلیمات مہدی جس کو بحیثیت مجموعی عرفانِ مہدیؑ سمجھتے ہیں اپنے زمانہ زندگی میں بھی اپنے دائرہ کے ہر فرد کو خواہ مرد ہو یا عورت یا بچہ اپنے وصال کے وقت و نیز وصال کے پہلے ہی ایمان کی بشارت وسویت کی ہے چنانچہ حضرت ثانیِ مہدیؓ کے دائرہ عالیہ میں کل فقرائے عالی منزلت حسب بشارت حضرت مہدی علیہ السلام کامل ہوگئے تھے۔اسی طرح حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کو تاریخ ۲۶/ذی الحجہ ۹۲۶ھ کی شب یعنی ستائیسویں کی رات کو خدا کی طرف سے آپ کی ذاتِ مبارک پر تشریف وعطیات بے عنایت کے علاوہ آپ کے دائرہ معلیٰ کو ایمان حقیقی کی بشارت دی گئی تو آپ نے تاریخ ۲۷/ذی الحجہ کی صبح اپنی ہمشیرہ بی بی خونزا بوا کو بھیج کر دائرہ میں منادی کروادی کہ آج تمام دائرہ کو جس میں مرد، عورت، بلکہ پیٹ میں کا بچہ بھی شریک ہے جناب الٰہی سے بخشش کی بشارت ہوئی ہے،اس لئے سب کے سب دوگانہ شکرانہ ادا کریں،اس لئے اس مبارک رات کو لیلۃ الایمان اور لیلۃ النجات کہتے ہیں(دفتر اول بندگی میاں سید برہان الدین رکن ۵، باب ۵) اسی طرح ۱۲/ شوال چہارشنبہ کے روز آپ نے کل جانثاروں یعنی شہداء وغازیان بدر ولایت کو امام الانام سیدنا مہدی علیہ السلام کے صدقہ سے اس مرتبہ دیدار سے مشرف کر دیا تھا جو مرتبہ آپ کو حاصل تھا (ملاحظہ ہو سراج منیر) اسی طرح بندگی میاں شاہ نعمتؓ معہ سولہ یا بائیس فقیر شہید ہوگئے،شہادت بذات خود بہت بڑی بشارت ہے، بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے بھی تمام دائرہ کو ایمان کی بشارت دی، بندگی میاں شاہ نظامؓ نے بھی اپنے دائرہ کو اپنے وصال کے وقت بشارت ضرور دی ہوگی،لیکن صاحب پنج فضائلؒ اور صاحب خاتم سلیمانی سے سہواً قلم اندازی ہوگئی ہے،اسی طرح صدیق ولایت حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے خلیفہ خاص بندگی ملک اللہ داد خلیفہ گروہؓ نے اور خلیفہ گروہؓ کے خلیفہ بندگی میاں سید محمود سیدنجی خاتم المرشدینؓ نے بھی وصال کے وقت اپنے اپنے دائرہ عالیہ کے ہر فرد کو ایمان کی سویت کی ''جو کہ عین دیدار خدا ہے''۔

یہ ہے حضرت مہدی علیہ السلام کے دائرہ کی باڑ، یہی ہے کشتی نوح جو اس دائرہ (دیدار) میں داخل ہوا اس کو (ظاہری باطنی) ہر طرح سے امن مل گیا وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا (سورۂ آل عمران۔آیت ۹۷) جو اس میں داخل ہوا امن میں ہے۔

دائرہ کہاں باندھا جاتا:۔ حضرت مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں

پھٹا پیرہن ٹونکا کھائیں   راول دیول کبھو نہ جائیں

ہم گھر آئی یا ہی ریت   پانی دیکھیں اور مسیت

ترجمہ: پھٹا پرانا پہن لیں کم مقدار میں کھائیں محلّات شاہی اور بت خانوں یعنی غیر متشرع مکانوں میں ہرگز نہ

جائیں۔پس ہمارا یہی طریق ہے کہ سفر وحضر میں جہاں پانی کا آرام یا مسجد دیکھیں۔

ا۔ دائرہ کی بنا ایسی زمین پر ڈالی جاتی ہے کہ یا تو وہ کسی کی ملک نہ ہو۔ یا گاؤں کے باہر نا قابل زراعت ہونے سے یونہی بیکار پڑی ہوئی ہو۔جیسا کہ ثانی امیر بندگی میاں سید خوندمیرؓ جب موضع جھین جُھو واڑہ (علاوہ کاٹھیاواڑ گجرات) کے باہر دائرہ باندھ کر ۹۲۵ھ میں سکونت پذیر تھے ملا اور مشایخوں کے اغوا سے منجانب خلیل خاں الخاطب بہ سلطان مظفر ثانی اخراج کا حکم آنے پر آپ نے فرمانِ سلطان لانے والوں سے مخاطب ہوکر فرمایا''ہم بندگانِ خدا ایسی جگہ ٹھہرے ہوے ہیں جہاں کی زمین کھاری پانی کھارا۔ دریا کے شور قریب ہونے کی وجہ سے زمین نا قابل زراعت یہاں تک کہ درختوں کا سایہ میسر نہیں باوجود اس کے ایسی جگہ سے بھی اخراج کا حکم ہوتو تم بتاؤ کہ بندگانِ خدا کہاں ٹھہریں؟ اگر سب کی سب زمین سلطان کی ملک ہے تو آیا کوئی قطعہ زمین ایسا بھی ہے جہاں طالبانِ حق و جوئندگان ذات مطلق دنیا جہاں سے کنارہ کش ہوکر احکام الٰہی وفرامین نبویؐ بجا آوری بااطمینان تمام کرسکیں''۔افسوس ایسی جگہ پر بھی فرمان بروں نے آپ کو ٹھہرنے نہ دیا۔

۲۔ یا مسافر یا کثیر التعداد مجمع الزائرین خواہ ہندجاریوں کا سنگ (جماعت) یا مسلمان کی بہوتی (میلہ) کے قیام کے لئے وسیع قطع زمین وقف کردیا گیا ہو جیسا کہ پٹن شریف [۱] ہستر لنگ تالاب [۲] کے کنارے پر کل صحابہ کرامؓ کے ایک سے زائد دائرے ہوئے ہیں۔

۳۔ یا مالک زمین نے خدا واسطے دائرہ باندھنے کے لئے زمین دی ہو جیسا کہ ملک پیارا الخاطب بہ اعتماد الملک بن ملک میٹھا جاگیردار کھانبیل نے حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کو اپنے گاؤں سے متصل چندرائن تالاب کے کنارے ایک وسیع قطعہ زمین للہ دیا جہاں آپ اخیر ایّام میں نوسو فقیروں کے ساتھ قیام پذیر رہے۔

۴۔ دائرہ کے لئے اگر چہ زمین اللہ دی گئی ہو باوجود اس کے سیدنا مہدی علیہ السلام کے اس فرمان کے بموجب معاشرا لانبیا لا نرث و لا نورث، جہاں دائرہ رہا نہ رہا، دائرہ اٹھ جانے پر کچھ بھی ہو جائے زمین دائرہ کی کچھ بھی پرواہ نہ کرتے تھے نہ اپنے لئے نہ اپنے جانشینوں کے لئے۔ثانیِ امیر حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کی بلکہ کل صحابہ کرامؓ کی یہی

---

[۱] پٹن شریف ملک گجرات میں واقع ہے مسلمان مورخ اس کو نہروالہ کہتے تھے اس لحاظ سے کہ''سرسوتی ندی المشہور کنوالا کے کنارے واقع ہے اور اس لحاظ سے کہ وہاں بہت سے اولیاءاللہؒ آسودہ ہیں پٹن شریف کہتے تھے اور ہندو تاریخوں میں انٹرہل پور پاٹن کے نام سے مشہور ہے اب صرف ہندو لوگ پاٹن اور مسلمان پٹن کہتے ہیں۔

[۲] سہستر بمعنی ہزار اور لنگ بمعنی بت راجہ سدھ راج، راجہ جے سنگ حاکم حکومت گجرات نے اس کو بنایا اور ہزرات بت نصب کئے اسی وجہ سے سہستر لنگ تالاب کے نام سے مشہور ہوا۔اب ویران پڑا ہوا ہے۔اور وہاں کھیتی ہوتی ہے۔

ہمیشہ عادت رہی ہے کہ ایک مقام سے ہجرت کرکے دوسری جگہ تشریف لے جاتے وقت دائرہ کی باڑ چھپرے مسجد جماعت خانہ، زنانی مردانی سنڈاس وغیرہ درست کرواکر اور جھڑا کر دائرہ کا پھاٹک (جھانپہ) بند کرکے نکلتے تاکہ دوسرے دائرہ کے مرشد ہجرت کرکے معہ دائرہ اگر قیام فرمانا چاہیں تو تھکان سفر اور بے سروسامان کی حالت میں ان کو آرام مل جائے جس طرح زمین دائرہ خواہ وہ للہ کیوں نہ دی گئی ہو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے وقف سمجھی جاتی اسی طرح دائرہ کے فقراء بھی کسی کی ملک نہیں ہوتے تھے، مرشد کے انتقال پر مرشد کے جانشین صاجزادے سے علاقہ نہ کرکے جہاں دِل چاہتا اس مرشد سے علاقہ کر لیتے بلکہ مرشد کی حالت زندگی میں بعض معقول وجوہ پر اس سے قطع تعلق کرکے دوسرے مرشد کے پاس چلے جاتے، یا مرشد کے نکالدینے پر دوسرا مرشد سنبھال لیتا، چنانچہ مقراض بدعت بندگی میاں شاہ نعمتؒ کے دائرہ جالور [۱] میں سخت فاقہ کشی کی تاب نہ لاکر آپ کے دائرہ کے دو فقیر پٹن شریف حضرت صدیقِ ولایتؒ کے دائرہ عالیہ میں آگئے بندگی میاں شاہ نعمتؒ نے حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؒ سے کہلایا کہ آپ ان بے حدے فقیروں کو نہ رکھیں۔ بندگی میاں سید خوندمیرؒ نے جواب میں لکھا کہ فقیر کسی کی ملک نہیں ہے، جہاں دل چاہارہا، اگر میرا فقیر آپ کے دائرہ میں آجائے تو شوق سے رکھ لیں بھائی نعمت! اگر بندہ ان نووارد فقیروں کو نکال دے تو دوسرے دائرہ میں چلے جائیں گے، اگر وہاں بھی نہ رکھیں و تیسرے دائرہ میں جائیں گے، آخر ان کو کم ہمت سمجھ کر کوئی مرشد بھی نہ رکھے تو مخالفین میں مل جائیں گے۔

ظاہری نہایات دائرہ:۔ دائرہ بالعموم گاؤں یا شہر کے باہر جہاں پانی کا آرام دیکھتے باندھا جاتا خاص خاص حالتوں میں کسی خانقاہ یا اندرون شہر کسی مسجد میں بھی قیام کیا جاتا۔ سیدنا مہدی علیہ السلام نے پیران پٹن میں شہر کے باہر قاضی قادن کی خانقاہ میں اور احمد آباد میں تاج خاں سالار کی مسجد میں اور بیجاپور و چاپانیر میں ایک توڑے (مینار) کی مسجد میں اور جالور کی جامع مسجد [۲] میں قیام فرمایا تھا۔ (انتخاب الموالید)۔

۲۔ دائرہ کے اطراف کانٹوں کی باڑ ہوتی اس کو دو پھاٹک (چھاپے) رہتے۔ شہر یا گاؤں کی طرف چھوٹا اور جنگل کی طرف بڑا رہتا تھا پھاٹک پر دربانی کے لئے دائرہ کا فقیر بیٹھتا بجز مرشد کی اجازت کے اندر آنے کا مجاز کسی فرد بشر کو نہ ہوتا تھا۔

---

[۱] جالور پٹن سے تقریباً ستر کوس (۱۰۵) میل۔ جالور سے سروہی پندرہ کوس ۲۲ میل، جہاں حضرت خاتم المرشدؒ کی زندگی کے اخیر پونے دو سال دائرہ رہا۔ اور وہیں سے آپ کی حسبِ وصیت میت جالور لے جاکر دفنائی گئی۔

[۲] یہ شاندار مسجد علاء الدین خلجی بادشاہ دہلی کے حکم سے تعمیر ہوئی افسوس کہ جس مسجد میں سیدنا مہدی علیہ السلام اور بندگی میاں شاہ نعمتؒ اور حضرت خلیفہ گروہؓ نے رمضان کے اخیر عشرہ شریف میں اعتکاف کیا تھا اس وقت مہاراجہ جودھ پور کے حکم سے سرکاری توپ خانہ بن گئی ہے بلکہ وسط مسجد میں بت بٹھائے گئے ہیں۔

(سنت الصالحین)

۳۔ دائرہ میں گھانس پھونس اور پتّوں کے حجرے ہوتے اس طرح مسجد دائرہ بھی مسجد نبویؐ کی طرف ڈالیوں اور پتوں سے بنائی جاتی جس کا فرش خاک خاکسارانِ جہاں کا سجدہ گاہ ہوتا۔

۴۔ مسجد سے ملا ہوا جماعت خانہ ہوتا جو کئی کاموں میں لیا جاتا مثلاً کہیں اللہ کے نام پر کھانے کی آئی ہوئی دیگیں اناج کے گاڑے کپڑے کپڑوں کے طاقے یا جوڑے روپے وغیرہ کی سویت اسی جگہ کی جاتی فقیران دائرہ کے انتقال پر اس کی میت اس کے تنگ وتاریک حجرے سے لاکر یہیں رکھی جاتی رات کو نوبت کے وقت فقرائے مہاجرین مسجد میں و نیز جماعت خانہ میں بیٹھ کر ذکر اللہ میں مصروف رہتے اور برادرانِ دائرہ اپنی فرصت کے اوقات میں یہیں بیٹھ کر خدا اور رسول کی باتیں کرتے اور مسافر وملاقاتی اسی جگہ ٹھہرائے جاتے دائرہ کی تجہیز و تکفین اسی جگہ پر ہوتی غرض جماعت خانہ روز مرّہ کی کئی ضروری کاموں کے لئے مستعمل ہوتا اور فقیرانِ دائرہ کو اس سے بڑا آرام ملتا۔

۵۔ کسی دینی یا مذہبی امر میں گفتگو یا مشورہ کی ضرورت ہوتی تو جس کو اصطلاح مہدویہ میں اجماع کہتے ہیں صحابہٴ نبوت کی طرح ببول کے درختوں کا گھٹا یا کھرنیوں کے گنجان درخت یا پیڑ کا سایہ پارلیمنٹ ہاوس بن جاتا جہاں اطراف و جوانب کے فقرا جمع ہوتے جو نئی بات اعتقاد وایمان میں یا بدعت ورسم کے طور پر پیدا ہوگئی ہوتی یا پیدا ہونے کا خوف ہوتا تو باہمی مشورہ سے فوراً اس کا استصیال کر کے محضر لکھدیا جاتا۔

یہ ہیں دائرہ مہدویہ کی ظاہری نہیات اور ظاہری شان جو زمانۂ رسول مقبول ﷺ اور زمانہ صحابہؓ آنحضرت ﷺ کے طریق وآئین کے بالکل مشابہ ہے۔

دوسرا باب

شریعت کی عظمت اور اس کا تحفظ

نماز

اذان کا ادب:۔ سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں اذان سننے کے بعد ایک نوالہ بھی نہ کھائیں۔میراں سید محمود اپنے دائرہ بھیلوٹ شریف میں ایک روز کھانا تناول فرما رہے تھے کہ اذان کی آواز کان میں پڑی اذان سنتے ہی آپؓ نے لقمہ صحنک میں رکھدیا اور مسجد کو تشریف لے گئے۔ بندگی میاں سید خوندمیرؓ کو اذان کے وقت کھانے کا موقعہ ہوجاتا تو آپؓ کہلا دیتے کہ اذان ذرا ٹھہر کر دو۔(انصاف نامہ باب ۱۱)

ایک روز بندگی میاں شاہ نعمتؓ کے دائرہ میں آپ کے ایک فقیر اپنے گھانس کے چھپر میں بند لگا رہے تھے کہ اتنے میں اذان ہوگئی۔ بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے فرمایا کہ کام چھوڑ کر اتر جاؤ کہ بانگ ہوگئی ہے فقیر نے عرض کی صرف تین بند باقی ہیں فرمایا چھوڑ و عرض کی ہوا بہت چل رہی ہے سب کی سب گھانس اڑ جائے گی۔ادھر صاحب حجرہ بند لگاتے جارہے تھے اُدھر حضرت مقراض بدعتؓ نیچے کھڑے ہوکر بند کاٹتے جارہے تھے آخر تمام گھانس اڑ گئی اور محنت برباد گئی۔

سبحان اللہ! اذان جو کہ شہنشاہ دو جہاں کی طرف سے ادائی فرض کی طلبی ہے اسکے سننے کے بعد دوسرے دینی کام میں جو کہ فرض کے مقابلے میں فروتر تھا تین منٹ کی دیری کو بھی حضرت شاہ نعمتؓ نے گوارا نہ کیا اس کا نام اذان کی عظمت اس کا نام شانِ عبدیت اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ط ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ہ(سورۃ الجمعہ۔آیت ۹)۔

ترجمہ:۔اے مومنو جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذاں دی جائے تو یاد الٰہی (نماز) کی طرف لپکو اور اس وقت بیچنا چھوڑ دو یہی تمہارے حق میں بہتر ہے۔بشرطیکہ تم سمجھ سکو۔

نماز میں پابندی وقت کی شدتا کید:۔ سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''نماز کا وقت آئے تو بندہ کو اطلاع دو اگر بندہ آ گیا تو بہتر ورنہ نماز پڑھ لو' بندہ کا انتظار مت کرو کیونکہ وقت فرض ہے اس کو جانے نہیں دینا چاہیئے۔ بندہ وقت کا تابع ہے نہ کہ وقت بندہ کا تابع ہے۔لوگ دین خدا کو اپنا تابع کرتے ہیں خود اس کے تابع نہیں ہوتے یہی سراسر گمراہی ہے خود گمراہ اور دوسروں کو بھی گمراہ کرے ہیں (حاشیہ) جب تک سیدنا مہدی علیہ السلام کا یہ فرمان ''شریعت بعد از فنائے

بشریت است‘‘(حاشیہ) بندہ خدا کا حال نہ ہو جائے شریعت کی عظمت اور اس کی پابندی محض ناممکن ہے۔

دوگانہ تحتہ الوضو کی تاکید:۔ ایک روز سیدنا مہدی علیہ السلام گھر سے وضو کر کے مسجد میں تشریف لائے ابھی آپؑ نے تحتہ الوضو کا دوگانہ ادا نہ فرمایا تھا کہ بندگی میاں بھیکیاؒ نے بے خبری میں تکبیر کہدی۔ ختم نماز کے بعد آپ نے فرمایا میاں بھیکیا بندہ کا دوگانہ فوت ہوگیا۔(حاشیہ)۔فرماتے ہیں جو شخص وضو کر کے دو رکعت شکرانہ ادا نہ کرے وہ دین کا بخیل ہے۔

تکبیر اولیٰ تحفظ:۔ ایک روز بندگی میاں سید محمود خاتم المرشدؒ زمانہ طفولیت میں فجر کی سنت پڑھ رہے تھے کہ تکبیر ہوگئی۔ آپ کے سرپرست بندگی ملک الہداد خلیفہ گروہؓ نے ہاتھ چھڑا کر فرمایا کہ تکبیر ہو جانے کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھ سکتے تکبیر اولیٰ میں شریک ہو جاؤ۔

اے قطب الدین! جب کہ سلطان دو جہاں کی طرف سے ادائی فرض کی ندا کان میں پڑ گئی تو اس کی تعمیل اسی وقت لازم ہوگئی کیونکہ فرض یعنی فرمانِ خدا کے مقابلے میں سنت یعنی نبی ﷺ کا فعل نہیں رہ سکتا لیکن آج کل اس کے برعکس دیکھا جاتا ہے ادھر جماعت ہو رہی ہے اور ایک صاحب ادھر اتنی جلد جلد سنت پڑھ رہے ہیں کہ ہر رکوع میں قومہ بھی موجود اور ایک سجدہ میں دو سجدے مقبول نہ تعدیل ارکان نہ خشوع نہ خضوع جو کہ نماز کی جان ہے جس کی نسبت سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ’’حق را بر خود مطلع بینید‘‘ کسی بھی امر کی کوئی پرواہ نہ کر کے ایک ہی منٹ میں نماز ختم کر دی اور اسی طرح یہ کہ اپنے زعم میں سمجھتے ہیں کہ میری سنت باحسن الطریق ادا ہوگئی حیف ہے ایسی نماز پر اور افسوس ہے ایسے پڑھنے والے پر۔

جماعت میں داخل ہونے کیلئے دوڑنا پڑا:۔ ایک روز سیدنا مہدی علیہ السلام نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک بھائی دوڑ کر آیا اور نماز میں شریک ہوگیا نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپؑ نے اس فقیر کو دھمکایا کہ آہستہ کیوں نہ آئے۔ آہستہ آنے سے بھائیوں کو تشویش نہیں ہوتی۔ نماز میں توجہ الی اللہ نہ ہٹ جانے کا اسقدر اہتمام کیا جاتا۔

ایک دو رکعت کا جانا منافقی کی علامت:۔ جن دنوں بندگی میاں شاہ نظامؒ کا دائرہ بڑلی میں تھا ایک روز بندگی میاں خوند شیخ مہاجرؒ ِ مہدی ایک دو رکعت ہو جانے کے بعد نماز میں شریک ہوئے بندگی میاں شاہ نظامؒ نے فرمایا میاں خوند شیخ تم میں منافقی کی صفت نظر آ رہی ہے میاں خوند شیخؒ نے عرض کیا میاں جی آپ ایسا کیوں فرما رہے ہیں، فرمایا تمہاری دو رکعت جماعت سے نہ ہوئی میاں خوند شیخؒ نے معذرت چاہی اور کہا بندہ کھانے بیٹھا تھا، اس لئے تکبیر اولیٰ فوت ہوئی اور دو رکعت بھی گئیں۔ حضرت بندگی میاں شاہ نظامؒ نے فرمایا ہمیں حضرت میراں علیہ السلام کی متابعت کرنی چاہیئے آپ اذاں سنتے ہی لقمہ صحنک میں رکھدیتے تھے۔(انصاف نامہ باب ۱۱)

جماعت کی نماز:۔ گروہ مقدسہ میں بہت سے نیچے کے طبقے میں بھی ایسے ایسے بزرگ ہو گزرے ہیں کہ نماز پنجگانہ جماعت سے پڑھنے میں ایسے وقت کے پابند اور محتاط تھے کہ تکبیر اولیٰ تک ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے چنانچہ بندگی میاں سید جعفر بن بندگی میاں سید میرانجی بن بندگی میاں سید اشرف بن بندگی میاں سید یعقوب حسنِ ولایتؓ بن حضرت ثانیِ مہدیؑ کی نسبت خاتمِ سلیمانی میں لکھا ہے بارہ سال تک تکبیر اولیٰ فوت نہ ہونے پائی آپ بندگی میاں سید سعد اللہؓ بن بندگی میاں سید تشریف اللہؓ کے خلیفہ ہیں۔

نماز میں کشف کی ممانعت:۔ ایک روز سیدنا مہدی علیہ السلام کے نزدیک کھڑے ہوئے ایک صحابی نماز پڑھ رہے تھے امام کے ایک سلام پھیرنے پر آپ نے اسی وقت کھڑے ہو کر فوت شدہ رکعت ادا کر لی۔ سیدنا مہدی علیہ السلام نے فرمایا کیوں جلد کھڑے ہوگئے اگر امام کو سجدۂ سہو ہوتا تو کیا کرتے صحابیؓ نے عرض کیا میرانجی! مجھے معلوم تھا کہ امام کو سجدۂ سہو نہیں آیا فرمایا کیسے معلوم ہوا، کہا کشف ہے۔ آپؑ نے غصہ ہو کر فرمایا کہ خاک پڑے تمہارے کشف پر کہ امور شریعت میں اس کو دخل دیتے ہو۔ قطب الدین! بیشک یہ مقام کمال نیستی و بندگی کا ہے یہاں عبودیت ہی عبودیت درکار ہے اُلوہیت اور ربوبیت مانع اتباع مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں بندگی ملک الہدادؓ خلیفہ گروہ اس آیت **وَالْمَلَآئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ** (سورۂ آل عمران۔ آیت ۱۸) کے تحت فرماتے ہیں ایستادہ اند حد خدائے ہمچو میزان یعنی از حد عبودیت سر نمی کشد دعویٰ ربوبیت ہر دو طریق را برابر نگاہ می دارند (مکتوب مرخوب) جو آپ نے لکھ کر صحابہؓ کی خدمت میں بھیجا۔

مسجد کے چراغ میں بھی عزیمت پر نظر:۔ جن دنوں دائرہ بھیلوٹ شریف[1] میں سخت عشرت اور فاقہ کشی کے ایام گذر رہے تھے نماز عشاء روشنی میں پڑھنے کی غرض سے ایک روز بندگی میاں سید سلام اللہؓ نے دائرہ کی پھاٹک کے پاس ایک مہاجن کی دکان سے جو فقرائے دائرہ کے اشیاء خورد و نوش لئے علی العموم ہر ایک دائرہ کے باہر لگائی جاتی تھی۔ ایک پیسہ کا تیل قرض کے طور پر لائے بندگی میاں سید محمود ثانی مہدیؑ جب نماز پر کھڑے ہوئے تو روز مرہ کی طرح اپنی جمعیت و محویت نہ دیکھی مصلیوں سے مخاطب ہو کر فرمایا آج کیا وجہ ہے کہ بندہ نے اپنی نماز میں نقص دیکھا ہے۔ بندگی میاں سید سلام اللہؓ نے جو رشتہ میں آپؑ کے ماموں ہوتے ہیں بول اٹھے کہ میں نے پیسہ کا تیل ادھار لایا تھا جس کی روشنی میں آپ نماز کے لئے کھڑے ہوئے ہیں غالباً یہی وجہ ہے آپ ماموں پر خفا ہوئے اور فرمایا آئندہ احتیاط رکھیں۔ (خاتم سلیمانی) مگر بندگی میاں سید سلام اللہؓ کی فراست دیکھئے فوراً سمجھ گئے کہ یہ تیل کا ہی سبب ہے۔

قطب الدین! جو تیل قرض پر لایا گیا اس کی ادائی لازمی تھی فقرائے متوکلین کے لئے ایک دمڑی ایک اشرفی سے بھی

---

[1] بھیلوٹ سے رادھن پور ۱۲/۱۴ میل فتح کوٹ بھیلوٹ سے ۳ میل سدراسن سے ۲۰ میل ہارج اسٹیشن سے ۲۷ میل۔

زیادہ مالیت رکھتی ہے سوال حرام صورت سوال حرام، ابھی بیٹھے ہیں ابھی اخراج کا حکم ہوا اخراج کا حکم سنتے ہی دائرہ کے مرد، بیبیاں بچے فوراً روانہ ہو گئے اور ایک پیسہ کا قرض ایسے ہی سر پر رہ گیا اس لئے پائی پیسہ نہ ہونے کی صورت میں اندھیرے ہی میں نماز پڑھنے کو بہتر سمجھتے تھے۔ یہی طریق عمل تمام مہاجروں کا وہاں ہے اور ایک حد تک تابعین تبع تابعین کا بھی چنانچہ ایک روز بندگی میاں شہاب الحق رضؓ بن حضرت صدیق ولایت رضؓ نمازِ عشاء کے لئے صف پر کھڑے ہوئے اور فوراً پیچھے ہٹ کر فرمانے لگے آج کوئی رخصتی فعل ہوگئی ہے ایک فقیر نے عرض کیا۔ میاں جی! پڑوسن کے بیٹے کی دوکان سے قیمت مقرر نہ کر کے تیل لایا اور اس تیل کی روشنی میں آپ نماز کیلئے کھڑے ہوئے حضرت شہاب الحق رضؓ نے فرمایا ایسا نہیں کرنا تھا۔ آخر تیل کی قیمت مقرر کر کے بعد نماز پر کھڑے ہوئے (خاتم سلیمانی) حضرت شہاب الحق رضؓ کو اس امر میں حضرت ثانیِ مہدی رضؓ کا صدقہ نصیب تھا۔

صبح کی نماز اچھی روشنی میں پڑھی جاتی:۔ ثانیِ مہدیؓ بندگی میاں سید محمودؓ کے دائرہ عالیہ میں بندگی میاں شاہ دلاورؓ بندگی ملک محمود بندگی میاں سید سلام اللہؓ بندگی یوسف بندگی میاں بھائی مہاجر میاں حیدر شاہ بندگی شاہ نظام میاں آدم سندھی میاں نظام غالب میاں دولت شاہ میاں محمود میاں علی میاں سومار میاں خوندشیخ میاں ہندوستانی اور میاں فرید رضی اللہ عنہم ساڑھے تین سو کے قریب تابعین رہتے تھے یہ تمام بزرگ صبح کی نماز اچھی روشنی میں پڑھتے تھے اسی طرح بندگی میاں سید خوندمیرؓ میاں شاہ نعمتؓ، بندگی میاں شاہ نظامؓ، بندگی میاں شاہ دلاور رضؓ بھی اچھے اجالے میں نماز فجر پڑھتے (انصاف نامہ باب ۲۰)۔

نماز تہجد کی اہمیت:۔ سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں ''اگر ولایت کا فیض چاہو تو تہجد کی نماز پڑھا کرو'' گروہ مقدصہ میں نماز تہجد کی عظمت اس قدر بسی ہوئی تھی کہ کوئی دائرہ ایسا نہ تھا جہاں مرد تو مرد عورتیں اور بیبیاں بلکہ باندیاں بھی نماز تہجد نہ پڑھتی ہوں ۔ بندگی میاں شہاب الحق رضؓ بن حضرت صدیقِ ولایتؓ کے دائرہ میں جہاں اٹھارہ سو فقیروں کا مجمع تھا دو باندیاں جو جنگل سے لکڑیاں اکٹھا کر کے گٹھا اٹھا کر ذرا دم لینے کے لئے دائرہ کے نزدیک ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئی تھیں باتوں باتوں میں ایک باندھی دوسری باندی سے کہنے لگی ''خدا کے فضل سے میری نماز تہجد عمر بھر میں ایک وقت بھی قضا نہیں ہوئی'' (خاتم سلیمانی) بندگی میاں سید برہان الدینؒ اپنی تصنیف شواہد الولایت میں تحریر فرماتے ہیں کہ نماز تہجد سنت موکدہ کی شان رکھتی ہے۔

قطب الدین! تحیۃ الوضو کی دوگانہ جو کہ نفل ہے سو آدمیوں کے سامنے پڑھیں اور سجدہ میں جا کر صدہا شخصوں کے دیکھتے دعا مانگیں اس کو اخلاص اور عبودیت پر محمول کرتے ہیں اور نماز تہجد کو جس کے پڑھنے سے حضرت مہدی علیہ السلام کے

فرمان کے بموجب فیضانِ ولایت حاصل ہوتا ہے یعنی بالآخر دیدارِ خدا سے بہرہ یاب ہوتے ہیں اس کی ادائی کو آج کل بعض حضرات ریا کاری میں داخل کرتے ہیں بالخصوص شادی یا میت یا گھڑی کے موقع پر جبکہ ایک جماعت کی موجودگی میں پڑھی جائے یہ بندگانِ خدا اتنا غور نہیں فرماتے کہ بندگی میاں شاہ دلاورؓ کے ہاں چودہ سو فقیر تھے۔ ہر شب کو دوسری نوبت بیٹھنے والے ایک تہائی چار سو ساٹھ پر سات فقیر اپنی نوبت میں تالاب کے کنارے یا کنویں پر جا کر وضو کس طرح چھپا کر کرتے ہوں گے اور نماز تہجد کو ہم نشینان نوبت کی نظروں سے کس طرح چھپا کر پڑھتے ہوں گے عبادت کا اصل گر یہ ہے کہ **انماالاعمال بالنیات** جیسی نیت ویسی برکت اخلاص یا ریا عامل کی نیت پر موقوف ہے۔

قاری اور حافظ امام کی ضرورت:۔ امام مقرر کرتے وقت قاری اور حافظ کا لحاظ کیا جاتا چنانچہ بندگی میاں شاہ دلاورؓ کے دائرہ عالیہ میں بندگی میاں حسنؓ ہفت قرأت جانتے تھے بندگی میاں شاہ نظامؓ کے دائرہ میں ۲۷ حافظ تھے حضرت خاتم المرشدینؓ کے دائرہ میں بندگی ملک قطب الدین قاری ہونے کے علاوہ حافظ قرآن بھی تھے اس لئے آپ ہی کو امام کہا جاتا تھا۔

نماز لیلۃ القدر کی اہمیت وعظمت:۔ حضرت امامنا مہدیِ موعود علیہ السلام کو نصر پور [۱] میں رمضان کی ستائیسویں رات کو فرمانِ خداوندی ہوا کہ ''اے سید محمد یہ رات لیلۃ القدر ہے ہم نے اس رات اہل اسلام اور علمائے امت سے محض تمہارے واسطے اور تمہارے گروہ کے لئے پوشیدہ رکھا تھا اٹھو اور اپنے لوگوں کو حاضر کر کے خود امام ہو کر دوگانہ پڑھو (انتخاب المموالید)

چونکہ یہ مصلّٰی فرمانِ خدا سے سیدنا مہدی علیہ السلام کا ہے۔

اس لئے صحابہ کبارؓ اور صحابہ عظامؓ بلکہ کل صحابہ دوگانہ لیلۃ القدر پر حضرت امام علیہ السلام کی اتباع میں خود امام ہو کر نماز پڑھاتے حالانکہ پنجوقتہ نماز میں وہ بھی مقرر شدہ امام کی اقتداء کرتے تھے یہی طریقہ تابعین تبع تابعین بلکہ بہت نیچے کے طبقے کے لوگوں میں رہا ہے جس کا یہ لازمی نتیجہ تھا لیکن جب سے کہ ہجرت وطن جو ولایت کا دوسرا فرض ہے فوت ہوگئی اور خلاف فرمانِ مہدی علیہ السلام مرشد اور خلیفے فقیر اور کاسب سب کے سب ایک جگہ جمے رہنے اور کاسبوں کے ساتھ حد سے زیادہ خلا

---

[۱] اسی مقام پر حضرت مہدی علیہ السلام نے صدیقِ ولایتؓ وغیرہ اصحاب کو ایک جماعت کے ساتھ گجرات بھیجا تھا کاہہ ویران ہوگیا۔ نصر پور میں اس وقت دو سو گھر کی آبادی ہے تانڈو اسے دوسرا ریلوے اسٹیشن کھسیانہ واقع ہے کھسیانہ سے نصر پور دو کوس ہوتا ہے۔ کھسیانہ سے چوتھا اسٹیشن حیدرآباد (سندھ) ہے کھسیانہ حیدرآباد سے داہنی طرف ہے۔ قریب میں اسٹیشن میر پور خاص ہے (از زبان ایک سندھی جس سے میرا بھتیجا شریف میاں نے دریافت کر کے مجھ سے کہا)۔

ملا رکھنے لگے۔ دین میں ضعف پیدا ہوگیا اور قوت ایمان میں کمزوریاں آگئیں اس وقت سے مرشدان دین کا سبوں کو بھی فرمانے لگے فلاں مقام پر جاؤ اور دوگانہ لیلتہ القدر پڑھا دو جب سرکاری ملازموں نے دیکھا کہ مرشد اپنے کا سب فرزندوں کو دور دور کے مقامات دوگانہ پڑھانے کے لئے بھیجتے ہیں تو ان کو بھی جرأت ہوگئی اور اپنے مستقر پر رہ کر قرب و جوار کے مہدویوں کو اپنے پاس بلالیا اور سیدنا مہدی علیہ السلام کے مصلے پر بے خوف وخطر کھڑے ہوکر دوگانہ لیلتہ القدر پڑھا دیا لیکن یہ عمل طریق سلف الصالحین کے بالکل خلاف ہے کیونکہ جس طرح حضرت مہدیِ موعود علیہ السلام کے فرمان کے بموجب بہرہ عام کا نان ریزہ احکام ارشاد سے تعلق رکھتا ہے اسی طرح امامت دوگانہ لیلتہ القدر بروئے الٰہی احکام مرشدی سے تعلق رکھتی ہے کا سبوں کا دوگانہ لیلتہ القدر پڑھانا فرائض ولایت کے ضمنی احکام کے خلاف ہے۔ بندگی میاں سید قاسم مجتہد گروہؒ نے دوگانہ لیلتہ القدر کی اہمیت بے حد بتائی ہے اور اس سے قبل بھی متقدین کی تحریروں میں بھی پایا جاتا ہے کہ اگر مرشد دور دراز مقام پر ہوتو کم ازکم اپنے مستقر سے پچیس کوس جائے اور ایسی مسجد میں یہ نماز پڑھائے جہاں فقراءنوبت بیٹھتے ہوں اور سویت ہوتی ہو اور مرشد فرمانِ مہدی علیہ السلام پر کاربند ہو۔ چنانچہ احمد آباد سے دساڑہ تیس کوس (۴۵) میل پر واقع ہے۔ دساڑہ کے امراجو سلطان محمود بیگڑہ کے ملازم تھے ہر سال میاں بھائی مہاجرؒ کے پیچھے دوگانہ پڑھنے کی غرض سے آتے حالانکہ احمد آباد میں بھی مہدویوں کا مجموعہ تھا اور وہاں بھی مرشد کے پیچھے نماز ہوتی تھی اوپر کے زمانے میں نماز لیلتہ القدر کی عظمت و وقعت بندگانِ خدا کے دلوں میں کیسی تھی اس کی ایک مثال یہاں بیان کی جاتی ہے۔ کھمبات کے ناغڑ قبیلے کی ایک پٹھانی جو کہ اپنے مرشد کے ساتھ کمال عقیدت مند تھی شب قدر کا دوگانہ اپنے پیر کے پیچھے پڑھنے کے لئے ہر سال بال بچوں کے ساتھ یکم رمضان کو نکلتی اور ٹھیک وقت پر جالور شریف میاں سید محمود سید نجی خاتم المرشدؒ کی خدمت میں پہنچ جاتی معلوم ہو کہ کھمبات علاقہ گجرات جالور ملک مارواڑ تقریباً ساڑھے تین سو میل پر ہے اگر رمضان شریف گرمیوں میں آتا تو یہ بی بی سخت گرمیوں کے ایام میں نکلتی۔ سَر پر بلا کی دھوپ تپتی ہوئی زمین پر لُو کے سناٹے آندھیوں سے تمام بدن اور کپڑے گرد میں آلود منہ پر روزہ ٹھنڈے پانی کا راستہ میں ملنا دشوار ہر وقت چوروں اور لٹیروں کا خوف لگا ہوا باوصف اس کے فرطِ عقیدت اور جوش محبت میں ان تمام مصائب کو برداشت کرتی ہوئی پہونچ جاتی اسی طرح جاڑوں میں کپکپاتے جاڑے زیر سما بستر، بستر پر شبنم گرتی ہوئی کلیجے کو کانپ دا ینے والے ہوا کے سناٹ اور جھونکے ایسی حالت میں بھی اللہ کی بندی لرزتی ہوئی سحری کو اٹھتی بچوں کو اٹھاتی اور صدہا تکلیفوں کی کچھ بھی پرواہ نہ کر کے مرشد کے حضور وقت سے پہلے پہونچ جاتی ایک روز خاتم المرشدؒ سے عرض کرنے لگی میاں صاحب! میرے سگے اور محلے والے ہر وقت طعنے دیتے ہیں کہ یہاں بھی دوگانہ پڑھانے کے لئے مرشد موجود ہیں تو پھر تو کیوں اپنے کو اور اہل وعیال کو دوڈھائی تین سو کوس کا سفر طے کر کے مصیبتوں میں ڈالتی ہے کیا یہاں نماز

نہیں ہوتی اس قسم کی باتیں ہر وقت کرتے رہتے ہیں۔حضرت خاتم المرشدؒ نے ان کے ایسے پست خیال اور سست عقیدت کو سن کر فرمایا ''بی بی بندہ نے تم کو کیا کچھ دیا ہے اور کس قدر وافر ذخیرہ تمہارے لئے جمع ہو چکا ہے تم اس کو ابھی نہیں دیکھ سکتیں مرنے کے بعد معلوم ہو جائے گا۔

روزہ فرض کی ادائی میں جان دینے پر تیار:۔ ایک روز مہدیِ موعود علیہ السلام رمضان کے دنوں میں سفر کر رہے تھے گرمیوں کا موسم تھا منہ کو مجلس ڈالنے والے لُو کے سنّاٹے زمین توّے جیسی گرم صحابہؓ کے پاؤں میں جوتا نہیں، پیٹ میں فاقہِ لَس پر بھی منہ پر روزہ پر روزہ بعض صحابہؓ بھوک اور پیاس کی شدت سے بالکل بے تاب ہو کر روزہ توڑ ڈالنے پر آمادہ ہو گئے ایک صحابیؓ نے کہا کہ حضرت میراں علیہ السلام سے ظاہر کر کے روزہ توڑ و انہوں نے کہا جب شریعت اجازت دیتی ہے تو میراں علیہ السلام کو عرض کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔صحابیؓ نے کہا ذرا ٹھیرو میں ابھی دریافت کر کے آتا ہوں پھر آپ کو اختیار ہے سیدنا مہدی علیہ السلام آگے آگے چل رہے تھے اور یہ لوگ قافلے کے بالکل اخیر میں تھے وہ صحابیؓ جلدی جلدی چل کر سیدنا مہدی علیہ السلام سے جا کر ملے کیفیت عرض کرنے پر آپؑ نے فرمایا بندہ یہیں ٹھہر جاتا ہے ان کو بندہ کے پاس آنے دو جب یہ لوگ سیدنا مہدی علیہ السلام کی حضوری میں پہنچے تو آپؑ نے فرض خدا کی عظمت و شان میں دو باتیں ایسی ادا فرمائیں کہ ان کو صبر و سکون آ گیا اور بول اٹھے کہ فرض خدا کی ادائی میں ہماری جانِ عزیز جاناں [1] پر نثار ہو جانے دو، ہم ہرگز ہرگز روزہ نہ توڑیں گے قطب الدین! بیشک لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (سورۂ آل عمران۔آیت ۹۲)۔ جب تک خدا میں ہماری پیاری سے پیاری چیز جو کہ جان ہے نہ دیدیں ہم اصل بھلائی کو جو کہ حسب فرمان حضرت مہدی علیہ السلام دیدارِ خدا ہے نہیں پہنچ سکتے اس کے برعکس آج کل زمانے کی روش کچھ ایسی ہے کہ ریل میں سوار ہیں۔ہوٹلوں میں عمدہ عمدہ گرم گرم کھانے ہر وقت تیار ملتے ہیں۔پینے کے لئے سوڈا لیمن برف آئیسکریم شربت وغیرہ ریل کے ڈبے میں رہتے ہیں۔گرم گرم چائے کا شوق ہو تو وہ بھی تیار رہتی ہے۔قانون ریلوے کے مطابق بریک جرنی بھی کر سکتے ہیں۔باوصف اسکے روزہ نہیں رکھتے اور رخصت کو عین دین سمجھتے ہیں حالانکہ سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''دین عزیمت اور عالیت ہے'' اگر عزیمت سے گرا تو رخصت میں آیا اور اگر رخصت سے بھی گرا تو کہاں ٹھکانہ ہے اس لئے گروہ مقدسہ میں عزیمت ہی کو دین سمجھتے ہیں مہدوی مسافروں کو چاہیئے کہ حضرت موعود علیہ السلام کا فرمان ہر وقت پیش نظر رکھیں اور روزہ نہ رکھ کر رخصت میں نہ پڑیں۔

---

[1] حضور طالع محمد خاں بہادر والئ ریاست پالن پور کا زمانۂ ولی عہدی میں یہ۔۔۔موت کا خواہاں ہوں جو کہ فرض کی ادائی میں واقع ہو۔

بندگی میاں سید تشریف اللہؓ پر روزوں پر روزہ:۔ رمضان کے روزوں یعنی فرض خدا کی ادائی میں جان تک نثار کرنے کی دوسری مثال اگر دی جائے تو اس رسالے کے پڑھنے والے کے لئے فائدہ سے خالی نہ ہوگی۔ بندگی میاں سید تشریف اللہ ابن بندگی میاں سید خوندمیرؓ تاریخ ۲۷/ذی الحجہ ۹۲۶ھ جمعرات کورات میں پیدا ہوئے۔آپ کی والدہ اچھابی بی (بی بی عائشہ) کو گیارہ روز کا فاقہ تھا اور گھر میں اس قدر تنگی تھی کہ زچگی کے وقت و نیز بچہ کو دیکھنے کے لئے کہ آیا لڑکی ہے یا لڑکا چراغ تک نہیں تھا اس لئے بی بیوں نے گھانس پھونس سلگا کر بندگی میاں کو بچہ کا منہ دکھایا اسی طرح آپ کے وصال کے روز گیارہ دن کا فاقہ تھا شان الٰہی دیکھئے جس طرح دس گیارہ روز کے فاقہ والدہ پر رہ کر پیدا ہوئے اسی طرح آپ کے وصال کے روز ماہ رمضان میں روزہ پر روزہ رکھتے ہوئے تاریخ ۱۱/رمضان ۹۸۸ھ کو بعمر ۶۲ سال دائرہ جل گاوں [1] میں جہاں اس سے قبل آپ کے دائرہ کے سات سو فقرا فاقوں سے شہید اکبر ہو چکے تھے اور دائرہ کے کل افراد کو ایمان حقیقی کی سویت یعنی دیدارِ خدا سے مشرف وممتاز کر کے واصل حق ہو گئے (خاتم سلیمانی)۔

نماز تراویح

جب پٹن اور احمد آباد کے ملّاؤں نے مہدویوں پر ضلالت و بدعت کے فتوے دینے پر اکتفا نہ کر کے ان کے قتل و تاراج

---

[1] بھساول اور جاکب کے بیچ میں نندور اسٹیشن جی آئی پی آتا ہے آگے بڑھے تو منماڑ لائن شروع ہوتی ہے۔نندور آسٹیشن سے جل گاؤں جہاں بندگی میاں سید تشریف اللہؒ کا مزار ہے ۱۶ کوس ہوتا ہے بیل گاڑی مل سکتی ہے گاوں کے اطراف زمینات کے بعض حصے قابل زراعت اور نا قابل زراعت بھی ہوتے ہیں حضرت نے افتادہ اور بیکار زمینوں میں یہ میتیں دفن کیں باوجود اس کے کھیت والے نے آکر سخت اور کریہ الفاظ میں طعن وتشنیع کی جس طرح سیدنا مہدی علیہ السلام نے ٹھٹہ میں فاقوں سے شہید شدہ فقیروں کو ایک کھیت میں دفن کروا دیا تھا اور کھیت والے کو جس طرح جواب دیا تھا وہی الفاظ آپ نے بھی دہرائے جب کھیت کھود ڈالنے پر میتیں برآمد نہ ہوئیں اُسے یقین ہو گیا کہ حضرت نے جو فرمایا وہ حق ہے نادم ہو کر جس طرح حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے اپنے دائرہ جیول (ملک خاندیس) میں ساڑھے چار سو فقیروں کی شہادت پر جو حدیث الجوع طعام اللہ فاقہ سے شہید ہو گئے تھے کھیت میں دفن کر کے کھیت والے کے سامنے جو الفاظ دہرائے تھے اور جس طرح حضرت بندگی ملک الہداد خلیفہ گروہؓ کے دائرہ میں فاقہ سے روزآنہ دس دس میتیں ہونے کے موقع پر آپ ن جو فرمایا تھا کہ جو بندہ کے ہیں وہ قبر میں پڑے رہنے نہیں آئے صرف روپوش ہوتے ہیں بندہ اس ہاتھ دیتا ہے خدا اس ہاتھ لیتا ہے انہوں نے راہ خدا میں محض خدا کی خوشنودی کیلئے ایسی ایسی مشقتیں برداشت کیں تو کیا قبروں میں پڑے رہنے کیلئے جاو قبریں کھود ڈالو،کھیت والے نے قبریں کھودنا شروع کیا جس طرح حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور ٹھٹھ کے کھیت والے بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے سامنے جیول کے کھیت والے نے خلیفہ گروہؓ کے روبرو جانور کے کھیت والے نے آکر معافی چاہی حضرت بندگی میاں سید تشریف اللہؓ کے روبرو بھی اسی طرح معافی چاہی اس وقت کئی لوگ فقیروں کے نور بنکر نور میں مل جانے کی کیفیت اپنی آنکھوں سے دیکھ کر تصدیقِ مہدیؑ سے مشرف ہو گئے۔

کوثواب عظیم بتلانے لگے اس وقت ثانی امیر بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے استفتاء لکھ کر علماء ومشائخین کی خدمت میں بھیجا جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ ہم خدا اور رسولؐ اور چار صحابہؓ اور چار اماموں کو مانتے ہیں نماز پنچگانہ جماعت سے پڑھتے ہیں رمضان کے روزے رکھتے ہیں اور تراویح ختم قرآن کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ پھر کس بنا پر ہم پر بدعت وضلالت اور قتل وتاراج کا فتویٰ دیا جاتا ہے انصاف نامہ کے بیسویں باب میں ختم قرآن کے ساتھ تراویح پڑھنے کا ذکر آیا ہے تین تراویح سنت موکدہ ہیں اور بعد کی تراویح سنت صحابہ اور مستحب فعل ہے اس لئے دس تراویح میں قرآن شریف ختم کر کے حسب طریق باقاعدہ نوبت شروع ہوجاتی جو حسب فرمان حضرت مہدی علیہ السلام پانچ بہر کی تکمیل کی بنا پر فرض ہے پس فرض خدا کو فعل نفل پر ترجیح دے کر طالبان حق باری باری سے رات بھر ذکر اللہ میں لگے رہتے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ثانیِ مہدیؓ اور حضرت صدیقِ ولایتؓ کا طریق ایک ختم قرآن یعنی دس تراویح پر رہا اور بندگی میاں شاہ نظامؓ کے دائرے میں ۲۷ حافظ قرآن رہتے تھے اس لئے حضرت تیس تراویح نماز پڑھتے تھے بندگی میاں شیخ مصطفیٰ گجراتیؒ بن بندگی میاں عبدالرشید صحابی مہدیؑ (شہید) از دست فوج اکبر بادشاہ بمقام موربیا قریب موربی ضلع کاٹھیاواڑ گجرات جب حضرت شہاب الحق ابن حضرت صدیقِ ولایتؓ سے علاقہ کر کے آپ کے دائرہ کھانبیل میں ٹھہرے تو شروع شروع میں فقیرانِ دائرہ پر اعتراض کرنے لگے کہ چہار گانی سنت کے اخیر دو رکع میں ضم سورہ کیوں نہیں کرتے۔ سنت موکدہ فوت ہونے پر اس کی قضا کیوں نہیں کی جاتی تراویح کی نیت میں متابعت مہدی کیوں کہتے ہیں وغیرہ وغیرہ معلوم ہوتا ہے آپ کے دائرہ میں دس تراویح پڑھے جاتے تھے حضرت شاہ نظامؓ کے دائرہ میں حافظ قرآن زیادہ تھے اسلئے تیس تراویح پڑھتے تھے۔ گروہ مقدسہ کی اکثر مسجدوں میں دس تراویح پڑھتے ہیں۔ جس میں بیبیاں بھی شریک رہتی ہیں۔ اور بعض جگہ مسجدوں میں تمام رمضان کا مہینہ۔

اعتکاف

سیدنا مہدی علیہ السلام اخیر عشر شریف رمضان میں اعتکاف بیٹھے ہیں۔ تمام صحابہ بھی سالم عشرہ اعتکاف میں بیٹھے ہیں بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے جالور کی جامع مسجد میں اعتکاف دس دن کیا اسی طرح بندگی ملک الہداد خلیفہ گروہؓ نے کئی مرتبہ جالور کی جامع مسجد کے اندر اعتکاف کیا اور یہ فعل گروہ مقدسہ میں جاری ہے [1]۔

حج

سیدنا حضرت مہدی علیہ السلام [2] معہ جمیع صحابہؓ ڈابھول بندر سے سوار ہو کر بیت اللہ کو اس طرح تشریف لے گئے کہ

[1] میاں ملک سلیمان کہتے ہیں کہ سیدنا مہدی علیہ السلام نے گلبرگہ شریف میں شیخ سراج الدین کے روضہ کے احاطہ کے اندر ایک حجرہ میں اعتکاف کیا۔

[2] (۱) غیب سے کھانے کی بھری ہوئی کشتی آنا (۲) عین مقام پر میٹھا پانی بھر لینے کی اجازت دینا (۳) مچھلی کا آپؑ کے (باقی صفحہ آئندہ پر)

جہاز میں سوار ہوتے وقت پانی کے برتن الٹے کر دیئے گئے اور متوکل علی اللہ بے خورد ونوش بیٹھے کے بیٹھے رہے جدّہ میں بہت سے صحابہؓ فاقوں سے شہید ہوگئے اسی طرح مکہ میں فاقہ سے کئی اموات ہوگئیں مکہ معظّمہ پہونچنے کے بعد ایک عرصہ تک آپ کا قیام رہا اور ان ہی مقام میں رکن ومقام کے درمیان میں کھڑے ہوکر آپؑ نے بآوازِ بلند دعوت مہدیت دی اسی طرح ان صحابہ میں جو سیدنا مہدی علیہ السلام کے سفرحج میں صحبت سے فیضیاب نہیں ہوئے تھے بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ، بندگی میاں شاہ نعمتؓ مقراض بدعت وغیرہ اور تابعین میں بندگی ملک الہداد خلیفہ گروہؓ وغیرہ بھی حج کو تشریف لے گئے ہیں اور اپنے آقا کے نقش قدم پر محض متوکلاً اعلیٰ اللہ سفرحج کیا حضرت خلیفہ گروہؓ نے خانہ کعبہ کے غلاف پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر یہ دعا مانگی کہ اے خداوند تیرے اور الہداد کے بیچ میں الہداد زرہے۔(خاتم سلیمانی پ۲)

ہر زمانے اور طبقے میں گروہ مقدسہ کے فقرائے متوکل کو کرایہ جہاز کے لئے اگر کافی روپیہ بے شان وگمان آجاتا تو فرمانِ خدا ورسولؐ کے عشق میں فوراً اٹھ کھڑے ہوتے چنانچہ بندگی میاں سید تشریف اللہؓ ابن بندگی میاں سید خوندمیرؓ کو حضرت خاتم المرشدؓ نے اکبر بادشاہ کے دربار سے واپس کھاٹیل تشریف لانے کے بعد لکھا کہ ملک میں بدامنی پھیل گئی ہے اور شورشیں ہورہی ہیں۔حسب درخواست امرائے جالور جانے کا قصد کیا اور میاں سید تشریف اللہ کو بھی علیحدہ رہنے اور دوسرے مقام پر چلے جانے فرمایا آپ کھانبیل سے نکل کر جلگاوں قریب برہان پور تشریف لے گئے اور دائرہ باندھا اور وہاں سے حج کو تن تنہا روانہ ہوگئے۔ہاتھ محض جہاز کا کرایہ جتنا پیسے ہونے کی وجہ اپنے دائرہ سے سمندر تک اور جدہ سے مکہ تک چلتے ہوئے گئے۔گرمیوں کے دن تھے دھوپ بڑی سخت پڑرہی تھی۔زمین خوب تپی ہوئی تھی حضرت کے پاؤں میں جوتا نہیں تھا اور بدن پر صرف احرام کے دو کپڑے تھے جو آپ نے جہاز میں سوار ہوتے ہی باندھ لئے تھے۔حضرت کے پاؤں میں چھالے پڑگئے اور پیٹ تپش آفتاب سے پھٹ گئی۔آپ بے ہوش ہوکر زمین پر گر پڑے اتنے میں آپ کے کان میں ایک گھوڑے سوار کی آواز آئی آنکھ کھل گئی دیکھا تو آپ کے والد بندگی میاں سید خوندمیرؓ تشریف لائے ہیں اور فرط محبت سے فرمارہے ہیں ذرا آنکھ بند کرلو ابھی ایک آن میں تم کو مکہ معظّمہ پہونچا دیتا ہوں صاجزادے نے عرض کیا اباجی! بندہ اس طرح جانے کو پسند نہیں کرتا شریعت محمدیؐ کی اتباع میں رہ کر پیدل جانے کو ہی افضل سمجھتا ہے۔بندگی میاںؓ نے فرمایا شاہ باش سلونے خدا کے راستہ میں ایسے ہی چلنا چاہیئے۔یہی شان بندگی ہے جو محبوب کو مرغوب ہے۔پھر فرمایا جان من! تھوڑے ہی فاصلے پر

دیدار کیلئے بیتاب ہونا (۴) آپؑ کی کلی سے دریا کا طوفان مٹ جانا (۵) جدہ میں فقر وفاقہ سے کئی مہاجرین کا واصل حق ہوجانا (۶) اسی طرح مکہ معظّمہ میں سخت فاقہ کشی رہنا (۷) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک سے معلوم ہونا کہ میں خود یہاں آگیا ہوں اب مدینہ جانے کی ضرورت نہیں ہے وغیرہ وغیرہ سفر کے تفصیلی حالات کے لئے ملاحظہ کریں سوانح مہدی علیہ السلام

حاجیوں کا قافلہ جارہاہے اڑتی ہوئی گرد جو دیکھتے ہواسی کی ہے ذراجلد جلد قدم اٹھا کراس سے مل جاؤوہاں تم کو بہت کچھ آرام ملے گا چنانچہ حسب بشارت حضرت بندگی میاں سید خوند میرؓ صدیقِ ولایت ایک عرب امیر آپ کی نورانی صورت دیکھ کراپنے گھوڑے پر بٹھالیا اور قافلے والے بھی آپ کی خدمت کرتے ہوئے مکہ لے گئے بعض فقرائے گروہ مقدسہ میں جن کو خدا نے علم معنوی کے علاوہ صوری بھی عطا کیا تھا ایام حج کے موقعہ پر اس نیت سے مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ تشریف لے گئے کہ حج و زیارت کے ساتھ ساتھ لوگوں کو دین حق کی طرف بلانے کا نہایت ضروری سلسلہ ہر مقام پر جاری رکھیں چنانچا عالم باعمل میاں سید حسین نے علمائے مدینہ کو ثبوت مہدیؑ پر مباحثہ میں قائل کیا تو بالاخر یہ بات قرار پائی کہ اگر یہ ہندی سید آنحضرت ﷺ کے روضہ مبارک کا قفل بزور کرامت کھول دے تو ہم مہدیِ موعودؑ کی تصدیق میں کوئی عذر مانع نہ ہوگا یہ سنتے ہی آپ قفل کھولنے پر آمادہ ہو گئے اس قسم کے روایتوں سے مہدویہ تاریخ کے صفحے کے صفحے درخشاں ہیں۔ لیکن ایمان عطائے ایزدی سے بندگی میاں سید خوند میرؓ فرماتے ہیں ''ہمارے بیان قرآن سے کیا ہوتا ہے وہی لوگ تصدیقِ مہدیؑ سے مشرف ہوتے ہیں جن کی روحیں روز ازل سے مومن ہیں انکّ لا تھدی مَنُ احیبتُ۔

زکوٰۃ

نقلیات گروہ مقدسہ میں زکوٰۃ کے متعلق ایک نقل بھی نہیں ملتی بات یہ ہے فقرائے متوکلین کے پاس رہتا کیا ہے جو زکوٰۃ دینے کی نوبت آئے ادھر اللہ کے نام پر آیا اُدھر خرچ ہو گیا اللہ باقی برس۔

تیسرا باب

حدود دائرہ کی اہمیت اور علّت نمائی

دنیا کے کسی حصّے میں جاؤ اور کسی زمانے میں بھی دیکھو یہ بات خداوند عالم نے ہر شخص کے دل میں فطرتاً پیدا کر دی ہے کہ وہ مخلوق ہے اور مخلوق ہونے کی حیثیت سے اس پر اپنے خالق کی عبادت واجب ہے، پس خدائے پاک کا مقصود انسان کو پیدا کرنے کا یہی ہے کہ وہ ہمیشہ پروردگار کی بندگی میں سرگرم رہے۔

وماخلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ہم نے جن اور انسانوں کو اسلئے پیدا کیا ہے کہ وہ ہماری عبادت کریں۔ یہ امر ظاہر ہے کہ عبادت بجز شناخت وجود کے نہیں ہوسکتی اور یہ بھی ظاہر ہے کہ جس قدر شناخت کا زینہ بلند ہوگا اسی قدر بندہ خدائے واحد کی اطاعت وعبادت میں کفر وشرک ظاہری و باطنی کی گندگی سے پاک رہے گا۔ بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ ولایتؓ اپنی تصنیف رسالہ شریفہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ محققین اسلام نے **یعبدون** کے معنی **یعرفون** کے لکھے ہیں اللہ تعالیٰ نے انسان کو محض اپنی شناخت اور معرفت کے لئے پیدا کیا ہے سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں۔

مارا برائے دیدن یار آفریدہ اند
ورنہ وجود ما بچہ کار آفریدہ اند

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمانِ خدا ہوتا ہے۔

قُلْ ھٰذِہٖ سَبِیْلِیٓ اَدْعُوٓا اِلَی اللّٰہِ عَلٰی بَصِیْرَۃٍ اَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِیْ (سورۂ یوسف۔آیت ۱۰۸)۔اے محمدؐ کہو کہ یہ میرا راستہ ہے میں اللہ کی طرف بینائی پر لوگوں کو بلاتا ہوں میں بھی اور جس نے میری پیروی کی (وہ بھی) سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں اس من (یعنی جس شخص) سے مراد بندہ کی ذات ہے اس لئے بندہ بینائی خدا میں حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم پر قدم ہے۔اسی طرح **المھدی منی یقفو اثری و لا یخطی**۔مہدی مجھ سے ہوگا اور میرے قدم پر قدم چلے گا اور خطا نہ کرے گا۔حضرت مہدیِ موعود علیہ السلام جو کہ تابع تام رسول خدا ہیں، لوگوں کو دیدار خدا کی طرف بلاتے ہیں علمائے احمد آباد پٹن کے ساتھ اثناء ثبوت مہدی موعود علیہ السلام و بحث دیدار میں سیدنا مہدیِ موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ''ہم بیناؤں کا مذہب لائے ہیں'' جیسے کوئی ہمارے میں دیکھتے دکھلاتے مریں دینِ خدا کی چکھ پرکھا کریں (مولود میاں عبداللہ) پھر فرماتے ہیں ''دانا کا ایمان دانا، نادان کا ایمان نادان'' دوسرے پہلو پر ان لوگوں کی نسبت جو دیدارِ خدا سے محروم ہیں اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے۔**مَنْ کَانَ فِیْ ھٰذِہٖٓ اَعْمٰی فَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی وَ اَضَلُّ**

سَبِیْلًا ہ (سورۂ بنی اسرآئیل۔آیت۷۲)۔جو شخص اس دنیامیں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہے (یعنی دیدارِخدا سے بے بہرہ ہے) اور راہ رویت سے بہت بھٹکا ہوا ہے اور اہل دیدار کی نسبت فرماتا ہے۔فَکَشَفْنَا عَنْکَ غِطَآءَکَ فَبَصَرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ (سورۂ ق۔آیت۲۲)۔ہم نے تجھ سے تیرا پردۂ (پندار) کھول دیا پس آج کے روز تیری نظر تیز ہے۔بندگی میاں شیخ مصطفیٰ گجراتیؒ ابن بندگی میاں عبدالرشید صحابی مہدی کے دائرہ کے ایک فقیر نے مرض الموت میں یہ شعر اُنیس مرتبہ پڑھا اور واصل حق ہوگئے۔

امروز چوں جمال تو بے پرہ ظاہر است
درجرتم کہ وعدہ فرد ابرائے چیست

طالبانِ دیدار کو حصول دیدار کی تعلیم اللہ تعالیٰ اس طرح کرتا ہے۔فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّہٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا یُشْرِکْ بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖٓ اَحَدًا (سورۂ مریم۔آیت۱۱۰)

ترجمہ:۔پس جو شخص اپنے پروردگار کے دیدار کی امید رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ عمل صالح کرے اور کسی کو بھی اپنے پروردگار کی عبادت میں شریک نہ کرے عمل صالح کے معنی میں مہدیِ موعودعلیہ السلام فرماتے ہیں کہ حیات دنیا کفر ہے۔یعنی جان کے ساتھ جینا جس کو ہستی اور خودی کہتے ہیں۔ترک وجود کو آپ نے عمل صالح فرمایا (انصاف نامہ باب۱۲) اسی ہستی و خودی کی نسبت پھر فرماتے ہیں کہ ’’ہر کس فرعون سامان باقی‘‘ پھر فرماتے ہیں خدا اور بندہ کے بیچ میں بندہ کی ذات ہی پردہ ہے، چونکہ اس خودی کی جڑیں زمین دل میں ایسی پھیلی ہوئی ہیں کہ ان کا استیصال اتباع شریعت کے ساتھ فرائض ولایت کی پابندی کے سوا جن کو دوسرے الفاظ میں حدود دائرہ کہتے ہیں نہیں ہوتا اور جن کی علت نمائی اس دنیامیں محض دیدارِخدا ہے جو ہر طالبِ دیدار کے لئے فرض ہے اصول دیدار کے اشد تاکید سیدنا مہدی علیہ السلام کے اس فرمان سے واضح ہے’’خدارا دیدنی است باید دید‘‘ ’’خدا کو دیکھنا ضروری ہے دیکھنا ہی چاہیئے‘‘۔

پھر فرماتے ہیں ہر مرد وعورت پر خدا کے دیدار کی طلب فرض ہے۔جب تک چشمِ سر سے یا چشمِ دل سے یا خواب میں خدا کو نہ دیکھے مومن نہیں ہے مگر طالبِ صادق جس نے۔

(۱) اپنے دل کا منہ غیر حق سے پھیر لیا ہے اور (۲) اپنے دل کا رخ خدا کی طرف کرلیا ہے اور (۳) ہمیشہ خدا کے ساتھ مشغول ہے اور (۴) دنیا سے روگردانی کرلی ہے اور (۵) خلق سے عزلت اختیار کرلی ہے اور (۶) اپنے سے نکل آنے کی کوشش کررہا ہے ایسے شخص کو بھی آپؑ نے ایمان کا حکم کیا (عقیدہ شریفہ)

پس سیدنا مہدی علیہ السلام کے فرمان سے ظاہر ہے کہ جب تک دنیا اور خلق سے عزلت اختیار نہ کی جائے۔ہرگز ہرگز

گو ہر مقصود جو کہ دیدار خدا ہے ہاتھ نہیں لگ سکتا اس لئے اس راستہ میں اول ہی قدم ترک دنیا ہے۔ترک دنیا کے ساتھ ہی ترک علائق یعنی ہجرت وطن اور صحبت صادقاں یعنی مرشد کی غلامی فرض ہوگئی۔مہدیؑ کے دائرہ کے باڑ میں آنے کے بعد صحابہ مہدیؑ نے جو روش اختیار کی اور فقر و فاقہ تسلیم و رضا و تسلیم و صبر و شکر بذل ایثار، ہجرت و اخراج ذکر و فکر قلت کلام و قید قدم قناعت و استغنائی غرض اخلاق پیغمبری و اوصاف مومنین کے ہر شعبہ میں جو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بتلائے ہیں جس ہمت و استقلال سے ثابت قدم رہ کر فقری کا اعلیٰ نمونہ بتلایا ہے ان میں سے چند باتیں درج کی جائیں تو طالبانِ حق کی رہبری کے لئے ان کے نقشِ قدم پر ہر وقت پیش نظر رہنے سے ان میں عالیت اور اولوالعزمی کی روح پیدا ہونے کی بارگاہ خداوندی سے قوی امید ہے اور اسی غرض سے یہ رسالہ لکھا گیا ہے۔ترکِ دنیا سے اخلاق میں کس قدر جلد اصلاح ہوتی ہے اور نفس سرکشی اپنی سرکشی سے باز آجاتا ہے اس کی ایک مثال یہاں درج کی جاتی ہے۔

ترکِ دنیا اور صحبت صادقین سے تین ہی روز میں اہل نفس کا بے نفس ہو جانا:۔ ملک بڑا نامی ایک شخص سلطان محمود بیگڑہ کا وزیر اور بندگی میاں شاہ نعمتؓ شہید فی سبیل اللہ کا مرید تھا بندگی میاں شاہ نعمتؓ گجرات سے ہجرت کر کے دکن روانہ ہوئے اس وقت ملک بڑا بوڑھا ہو جانے کی وجہ سے خدمت سلطانی سے دست بردار ہو گئے تھے اور اسباب استراحت مخالف ہو جانے کے باعث تھوڑی سی زمین پر کاشت کر کے گذر اوقات کر لیتے تھے ایک روز بندگی میاں شاہ نعمتؓ سے عرض کرنے لگے میاں جی دنیا کی محبت میرے دل سے زائل ہوگئی ہے مگر بعض اسباب ایسے ہیں جس کی وجہ ترکِ دنیا کر کے آپ کی خدمت میں رہنے سے مجبور ہوں آپ نے فرمایا وہ کیا ہیں؟ کہنے لگے پہلے تو کھود کے چانول چاہیئے (گجرات میں اس وقت بھی باریک چاول کے دھان کو کھود کہتے ہیں)۔تازے بلونے کا گھی اور بکرے کا عمدہ گوشت اگر اچھا گوشت نہ ہوا تو پیٹ میں درد شروع ہو جاتا ہے سواری میں پالکی کے سوا دوسری سواری پسند نہیں آتی اور پہننے کے لئے بھیروں کپڑا (نہیں معلوم یہ کیا کپڑا ہے) اس کے سوا دوسرا کپڑا اچھا نہیں لگتا ایسی مجبوریوں پر کیا کروں بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے فرمایا خدا سب آسان کر دیگا تم ترکِ دنیا اور ہجرت وطن کر کے چلے آؤ ان سب باتوں کا اپنے پر ذمہ لے لیا اور فرمایا تم کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی۔ملک بڑا دائرہ میں آگئے سب سے پہلے حضرت شاہ نعمتؓ نے یہ کیا کہ فقیروں کو سویت نہ دے کر اس پیسے سے باریک چاول عمدہ گھی تازہ گوشت خریدا۔بھیروں کپڑا مول لیا اور پالکی کا بھی انتظام کر دیا فقرائے دائرہ سے آپؓ نے فرمایا کہ باری باری سے ملک بڑا کی سکھ پال اٹھاؤ اور کبھی خود بھی اٹھانے میں شریک ہوتے تین روز اسی طرح گذر گئے چوتھے روز ملک بڑا کو زیادہ افسوس ہوا دل میں کہنے لگے کہ فقیراں فاقہ کش کے کندھوں پر متواتر تین روز سے سوار ہوں دل میں کہنے لگے مستحق فقیروں کو میری وجہ سے سویت نہ دے کر سب کچھ میری ذات پر خرچ کر دیا جاتا ہے حیف ہے میری اس

زندگی پر کہ میں تو ایسی نعمت کھاوں اعلیٰ درجے کا لباس پہنوں فقرائے متوکلین کے کاندھوں پر سفر کروں اس سے بھی بڑی شرم کی بات یہ ہے کہ مرشد خود سکھ پال کو کندھا دیں پہلے ہی سے ان کے دل میں یہ خیالات نشتر مارنے لگے اوراب تو ان خیالات سے اس قدر متاثر ہوئے کی پالکی سے کود پڑے مرشد کے قدموں پر گر کر زار زار رونے لگے معافی چاہی مرشد نے ان کو سکھ پال ہی سوار کردیا اور فرمایا تم کوان باتوں سے کیا کام بندہ حسب وعدہ تم کو نعمت کھلاتا رہے گا لیکن ملک بڑا ملک بڑا نہیں رہے تین دن کی صحبت فیض اثر سے ان میں فقیروں کی حقیقی شان پیدا ہوگئی اور فقرائے متوکلین کے ساتھ چٹنی روٹی اور فقر و فاقہ میں شریک ہوگئے قطب الدین! سبحان اللہ طالب حق کی دلجوئی کے لئے مرشد ہو تو ایسا ہو خداوند کریم ملک بڑا کا صدقہ ہم کو نصیب کرے۔

چوتھا باب

بزرگانِ سلف کی روزانہ روش زندگی

نظام الاوقات اوقات ذکراللہ:۔ فقیران دائرہ [1] جن میں مستورات بھی شریک رہتی تھیں باری باری سے نوبت بیٹھتے۔(۲) دائرہ کے سب کے سب مرد عورت لڑکے لڑکیاں اوّل صبح سے نماز فجر تک ذکراللہ میں لگے رہتے (۳) نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنے اپنے حجروں میں جو گھانس پھونس کے بنائے ہوتے تھے، چلے جاتے (اور لڑکے اور لڑکیوں کے سوا) دیڑھ پہر دن چڑھے تک پھر ذکراللہ میں مصروف ہوجاتے۔

بھائی کالو کے اوقات ذکراللہ:۔ سیدنا مہدی علیہ السلام کا کتا جس کو صحابہ رضی اللہ عنہم بھائی کالو [2] پکارتے تھے پاؤ دِن چڑھے تک پاس انفاس کے ساتھ ذکر خفی میں لگا رہتا اس وقت اس کے سامنے کوئی کھانا ڈالتا یا پانی رکھتا تو کھانے اور پانی کی طرف منہ پھیر کر بھی نہ دیکھتا۔

قطب الدین: اگر بھائی کالو کے صدقے میں پاؤ دِن چڑھے تک یعنی ۹ بجے تک بھی ہم کو ذکراللہ کی توفیق عطا ہوگئی تو زہے نصیب۔

(۴) دوپہر کو قیلولہ کیا جاتا۔

(۵) اگر بے شان وگمان کی سویت سے پیسے مل جاتے تو نماز ظہر سے عصر تک سودا سلف لانے کیلئے بازار میں جانے یا جنگل میں جا کر گھر میں جلانے کیلئے لکڑی کاٹ کر لانے کیلئے یا فاقوں کی حالت میں مضطروں کو میوہ یا جھاڑوں کے پتے کھا کر سکون حاصل کرنے کی غرض سے جنگل میں جانے کی اجازت دی جاتی۔لیکن کام نہ ہونے کی صورت میں ذکراللہ میں لگے رہتے متوکلین فاقہ کشی کو ایسی ضرورتیں بہت کم پڑتی تھیں۔اس لئے ظہر سے عصر تک بھی پابندی بہت کم ٹوٹتی تھی۔

---

[1] نوبت ۱ پہر ۳ گھنٹہ۔اوّل فجر سے طلوع آفتاب تک ۱/۲ پہر ۱/۲,۱ گھنٹہ طلوع آفتاب سے ۱/۲,۱ پہر دن چڑھے تک یعنی ٦ بجے سے ۱/۲,۱۰ بجے تک ۱/۲,۱, ۴ گھنٹے۔ظہر سے عصر تک یعنی ۲ بجے سے ۵ بجے تک ایک پہر ۳ گھنٹہ پھر عصر سے یعنی ۵ بجے سے عشاء یعنی ۸ بجے تک ایک پہر ۳ گھنٹے جملہ ۱۵ گھنٹے۔

[2] کتے میں فقیروں کے اوصاف آنے کی وجہ سے فقرائے دائرہ اس کو بھائی کالو کہتے۔سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اصحاب کہف کے کتے کی مانند یہ کتا بھی انسان بن کر جنت میں جائے گا۔

(٦) عصر سے مغرب تک بیانِ قرآن [۱] ہوتا اس لئے سب فقیروں کو حاضر رہنا بہت ضروری تھا۔

بیبیوں میں ہر جمعہ کو بیانِ قرآن:۔ (۷) لیکن بیبیوں میں صرف ہفتہ میں ایک بار یعنی نماز جمعہ [۲] کے بعد بیان ہوتا۔

(۸) مغرب سے عشاء تک پھر ذکراللہ میں مشغول ہوجاتے تھے۔ یوں ہر روز پانچ پہر یعنی پندرہ گھنٹے قیدِ نشست کے ساتھ ذکراللہ کیا جاتا اور باقی اوقات میں چلتے پھرتے کام کام کرتے کھاتے پیتے لیٹتے بیٹھتے یادالٰہی میں مشغول رہتے۔ تاکہ ذکر دوام کی فرضیت ادا ہوتی رہے سیدنا مہدیِ موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ ذکر کثیر کی برکت سے ذکر دوام عطا فرمائے گا''۔

سیدنا موعود علیہ السلام نے آٹھ پہر کے ذاکر کو مومن کامل پانچ پہر کے ذاکر کو مومن ناقص چار پہر کے ذاکر کو مشرک اور تین پہر کے ذاکر کو منافق فرمایا ہے۔ اور آیات قرآنی پیش فرمائی ہیں۔ جن کی صراحت ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ وھُوَ ھٰذا

مراتب ذاکرین

نمبر شمار	اوقات ذکراللہ	اسمائے ذکر	مراتب ذاکرین	آیات قرآنی
۱	آٹھ پہر کا ذکر	ذکرِ دوام	مومنِ کامل	**فاذکر اللّٰه قیاماً و قعوداً و علی جنوبکم** ترجمہ: اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے یاد کرتے رہو۔

[۱] سیدنا مہدی علیہ السلام قرآن کریم کا مراداللہ بیان کرتے وقت اس قدر روتے کہ ریش مبارک آنسوؤں سے بھر جاتی۔ آنسو چھڑکتے وقت جس فقیر پر قطرے گرتے فوراً بے ہوش ہوجاتا اور عالم بےخودی میں دیدار خدا سے مشرف ہوجاتا عصر و مغرب کے درمیانی بیان قرآن سننے کے بعد نماز مغرب پڑھکر صحابہؓ اپنے اپنے حجروں میں چلے جاتے۔ جاتے وقت اس استغراق کی وجہ سے جو بیان قرآنی سننے سے پیدا ہوتا تھا بعض حضرات راستہ ہی میں گر جاتے۔ بعض حضرات عالم محوت میں ان کو روندتے ہوئے جاتے نہ روندنے والوں کو یہ خبر ہوتی کہ کس کو اپنے پاؤں تلے روندرہے ہیں نہ روندے جانے والوں کو یہ معلوم کہ ہم کو کون روندرہا ہے (مزید صراحت کیلئے ملاحظہ ہو خاکسار کی تصنیف سراج منیر (چھٹی فصل))۔

[۲] سیدنا مہدی علیہ السلام بیبیوں میں بیانِ قرآن کر کے مسجد میں تشریف لاتے وقت مستورات کے مجموعہ میں سے آنا ہوتا اس وقت جس بی بی کو آپ ع کا دامن لگ جاتا اسی وقت بےخود ہوکر رویت سے سرفراز ہوجاتی حضرت کے پسخوردہ میں جو اثر تھا ویسا ہی آنسوؤں کے قطرے میں اور کپڑے کے دامن بھی اثر تھا۔

۲	پانچ پہر کا ذاکر	ذکرِکثیر	مومنِ ناقص	یاایھا الَّذِین امنوااذکروالله ذکراً کثیرا. اے ایمان والواللہ کا ذکر، ذکرِ کثیر کرتے رہو۔
۳	چار پہر کا ذاکر	ذکرمخلوط	مشرک	ومن الناس من یتخذمن دون اللّٰہ انداداًیحبو نھم کحب اللّٰہ اورلوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے سوا اوروں کوبھی شریک خدا ٹھہراتے ہیں اور جیسی محبت اللہ سے رکھنی چاہیئے ویسی محبت ان سے رکھتے ہیں۔
۴	تین پہر کا ذاکر	ذکرقلیل	منافق	ولایذکرون اللّٰہ الاقلیلا۔ اورنہیں یادکرتے اللہ کومگرتھوڑا

سلطان اللیل اور سلطان النہار شکنندہ فقیری:۔ اگر کوئی فقیر دائرہ سلطان اللیل اور سلطان النہار یعنی اول فجر سے دن نکلنے تک اور عصر سے عشاء تک قیدنشست کے ساتھ ذکراللہ میں نہ لگا رہے تو ایسے شخص کی نسبت سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں وہ فقیر دین نہیں ہے۔

تحفظ اوقات کی احتیاط:۔ قیدنشست کے ساتھ ساتھ اوقات ذکراللہ کے تحفظ کے بارے میں تذکرہ ہونے پر حضرت ثانیِ مہدیؓ نے صحابہؓ سے فرمایا اگر کوئی شخص دیڑھ پہر دن چڑھنے کے اندر حجرے کے باہر نکلے تو اس کا حجرہ توڑ کر تکڑے تکڑے کرڈالو اور اس کا ہاتھ پکڑ کر دائرہ کے باہر نکال دو اگر چہ (اپنی ذات کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) یہ بندہ ہی کیوں نہ ہو صحابہ نے عرض کیا بہت اچھا۔

بندگی میاں فرید کی گرفتاری:۔ ایک روز بندگی میاں ثانیِ مہدیؓ بندگی میاں خوندشیخ مہاجر مہدیؑ کے حجرے میں جو دائرے کے پھاٹک کے قریب تھا چھپ کر بیٹھے کر دیکھیں تو سہی اس دیڑھ پہر میں کون فقیر باہر نکلتا ہے تھوڑی دیر کے بعد دیکھا کہ بندگی میاں فرید مہاجر مہدیؑ اپنے حجرے سے نکل کر آہستہ آہستہ جارہے ہیں۔ بندگی میاں سید محمود ثانی مہدیؓ نے بندگی میاں خوندشیخ سے فرمایا کہ جاؤ ان کا ہاتھ پکڑ کر لاؤ۔ بندگی میاں خوندشیخ نے ہاتھ پکڑ کر کہا کہ چلو بندگی میاں ثانی مہدیؓ بلا رہے ہیں۔ بندگی میاں فرید نے پوچھا کہ میراں جی کہاں ہیں میاں خوندشیخ نے کہا میرے حجرے میں تشریف رکھتے ہیں۔ میاں فرید نے دانتوں میں انگلی پکڑ کر کہا مجھے نہ لے جاؤ میاں خوندشیخ نے کہا کہ حضرت کے فرمان کی اطاعت جیسی مجھ پر

واجب ہے ویسی ہی آپ پر بھی واجب ہے چلئے دونوں حضرت کی خدمت میں آئے۔ حضرتؓ نے فرمایا ہم نے اور تم نے مل کر کیا محضرہ کیا تھا میاں فرید نے دبی زبان سے عرض کیا میراں جی میں نے کل لکڑیاں کاٹ کر ایک جگہ رکھی تھیں۔ دل میں خیال آیا اگر کوئی لے گیا تو محنت برباد جائے گی اس لئے بے وقت حجرے سے نکل گیا، حضرت نے فرمایا جاؤ اپنے حجرے میں اور ذکر اللہ میں بیٹھ جاؤ تمہاری لکڑیاں کوئی نہیں لے جائے گا۔

قطب الدین! سبحان اللہ مرشد ہو تو ایسا بہی خواہ اور فقیر ہو تو ایسا راست رو۔ اگر فقیر دائرہ سے کسی امر میں لغزش ہوگئی تو مرشد مہربان اس کو تنبیہہ کر کے پھر راہ راست پر لانے کو اپنا فرض منصبی سمجھتا ہے۔

بے محل نوبت بیٹھنے میں فیض ولایت کا سلب ہوجانا:۔ جمیع مرشدان دائرہ کی یہی عادت رہی ہے کہ تینوں نوبت میں تسبیح کے وقت خود موجود رہتے اور دیکھ لیتے کہ کوئی غیر حاضر تو نہیں ہے۔ اسی طرح بیانِ قرآن کے وقت بھی۔ بندگی میاں شاہ دلاورؓ کے دائرہ عالیہ میں چودہ سو فقیر حضرت شہاب الحق کے دائرہ میں اٹھارہ سو فقیر تھے باوجود اس قدر کثیر تعداد فقیروں کے مجمع میں اگر ایک شخص بھی غیر حاضر رہے تو مرشد کی نظر فوراً دیکھ لیتی کہ فلاں شخص غیر حاضر ہے۔ ایسی صورت میں کسی کی مجال تھی جو غیر حاضر رہے۔ ایک روز حضرت خلیفہ گروہؓ نے حسب عادت مستمرہ نماز عشاء کے بعد دیکھا کہ پہلی نوبت میں فلاں فقیر موجود نہیں ہے۔ حضرت میاں سید تشریف اللہ کو کہا کہ فلاں حجرے میں فقیر کے پاس جاؤ اور دریافت کرو کہ نوبت میں کیوں نہیں آئے۔ آپ نے آکر عرض کیا فلاں صاحب کہتے ہیں میرا مزاج اچھا نہیں اس لئے یہیں نوبت بیٹھ گیا ہوں آپ نے کہا کہ جاؤ اور کہو کہ آکر مسجد میں بیٹھ کر یا لیٹ کر نوبت میں شریک ہو جاؤ۔ انہوں نے کہلایا یہاں میری ماں، بیٹی، بیوی سے اچھی خدمت ہو رہی ہے اس لئے یہیں ٹھہرا رہتا ہوں حضرت خلیفہ گروہؓ نے پھر کہلایا کہ مسجد میں چلے آؤ یہاں کے بھائی تمہاری سب طرح کی خدمت کے لئے تیار ہیں انہوں نے پھر کہلایا کہ میری خدمت یہاں جیسی ہو رہی ہے وہاں کیسے ہوگی؟ میں تو یہیں ٹھہرا رہتا ہوں ذرا چڑ کر کہا کہ جاؤ آج شب کو اگر نوبت کا فیض اگر نہیں دیتے ہیں تو نہ دیں خلیفہ گروہؓ نے کہلایا اور خفا ہو کر فرمایا تشریف اللہ جاؤ، اس سے کہو کہ آج کی نوبت کا فیض مفقود، یہ سخن سنتے ہی مریض نے دیکھا کہ میری ذات سے فیض ولایت سلب ہو گیا ہے۔ اپنی یہ حالت دیکھ کر سخت پریشانی کے ساتھ ننگے سر اور ننگے پاؤ مرشد کی خدمت میں بھاگتے ہوئے آئے اور قدموں میں گر کر بہت عجز والحاج کے ساتھ معافی مانگی خلیفہ گروہؓ نے کہا کہ حکم کرنے والے نے حکم کر دیا اب میرا مقدور نہیں جو حاکم کے خلاف دوسرا حکم دوں (حکم دیتے وقت آپ میں حقی شان پیدا ہوگئی تھی) یہ ہے نوبت میں ایک جا بیٹھنے کی نسبت و برکت اور علیحدہ بیٹھنے میں نقصان اللہ تعالیٰ اپنے کلامِ پاک میں فرماتا ہے۔

واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعاً و لا تفرقوا۔ سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑے رہو اور الگ الگ مت ہو جاؤ

نوبت کی اہمیت:۔ ایک روز ایک فقیر دائرہ نے سیدنا مہدی علیہ السلام سے نوبت کی نسبت کہا ہمارے پاس کیا متاع ہے جو چوری جانے کا خوف ہو؟ حضرت علیہ السلام نے فرمایا یہ وہ متاع ہے کہ گئے پیچھے واپس نہیں مل سکتی (حاشیہ) آپ نوبت بیٹھنے کی بہت تاکید کرتے اور فرماتے یہ فعل ارکان دین سے ہے (فرض ہے) پھر فرماتے ہیں اگر تین بھائی ہوں تو ہر ایک بھائی ایک ایک پہر نوبت بیٹھے۔ بندگی میاں شاہ دلاورؓ سے بندگی میاں خوندملکؓ نے کہا آج شب کو میری اور آپ کی نوبت ہے اور دونوں نوبت میں کھڑے کے کھڑے ذکراللہ میں لگے رہے اور صبح کی اذاں پر نوبت ختم ہوئی۔

کاسبوں کیلیئے اوقات ذکراللہ:۔ کاسبوں کے لئے قید نشست کے ساتھ سلطان اللیل اور سلطان النہار ذکراللہ کے لئے سیدنا مہدی علیہ السلام فرض فرمائے ہیں۔ ایک تو اول فجر سے طلوع آفتاب تک دوسرے عصر سے عشاء تک (حاشیہ انصاف نامہ) پھر فرماتے ہیں ان چھ وقتوں کو ہمیشہ جتن کرتے رہو (۱) سلطان اللیل (۲) سلطان النہار (۳) کھاتے پیتے وقت (۴) پیشاب پیخانے کے وقت (۵) سوتے وقت (۶) اپنی بی بی سے صحبت کرتے وقت۔ پھر فرماتے ''ہر حال رب سنبھال'' پھر فرماتے ہیں ''ایک دل خدا کو دیجئے من مانا سو کیجئے'' پھر فرماتے ہیں ''دل خدا میں ہاتھ کام میں'' (دل بیار دست بکار) پھر فرماتے ہیں ''دل کی توجہ ہمیشہ خدا کی طرف رکھے'' پھر فرماتے ہیں ''دم اور قدم کی حفاظت کرو'' ''عزت اور لذت کو چھوڑو'' پھر فرماتے ہیں حفاظت کرتا رہے اور کوئی خطرہ دل میں نہ آنے دے پھر فرماتے ہیں

آں روز خود مباش کہ بے یار گزرد گرچہ ہزار عیش بود زار بگزرد
افسوس صد ہزار کہ بے تو رود دے لعنت برآں حیات کہ بے یار بگزرد

لعنت برایں حیات کہکر اپنی ہی ذات کو ملامت کرے۔ پھر فرماتے ہیں۔

ہر آں کو غافل ازوے یکبز ہاں است دراں سوم کافر است امانہا است
کسے کو غافل پیوستہ باشد درا سلام بروے بستہ باشد

اوقات ذکراللہ میں خلوت کی اشد تاکید:۔ اوقات ذکراللہ میں خلوت کی اس قدر تاکید تھی کہ سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں ایک حجرے میں دو فقیروں کو ذکراللہ میں بیٹھے ہوئے دیکھو تو ان کو لاٹھیوں سے مارو'' کیونکہ طالباں حق کا ایک جگہ بیٹھنے سے احتمال ہے کہ کہیں باتوں میں نہ پڑ جائیں خواہ وہ باتیں عرفانی یا بیان قرآنی ہی کی کیوں نہ ہوں۔ سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ باتوں سے خدا نہیں ملتا۔ خدا ذکر سے ملتا ہے دائرہ بھیلوٹ شریف میں ایک روز نماز مغرب

کے بعد صحابہؓ بیانِ قرآن کے متعلق باتیں کرنے لگے کہ آج خوندکار نے اس آیت کے کیا معنی بیان فرمائے۔ حضرت ثانیِ مہدیؑ نے بآواز بلند فرمایا کہ یہ کیا شور وغوغا ہے جاؤ اپنے اپنے حجروں میں ذکر اللہ میں لگ جاؤ۔ بندگی میاں سید خوندمیرؓ اور بندگی میاں شاہ جیؓ کے حجرے ایک دوسرے سے ملے ہوئے تھے۔ بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے میاں شاہ جی کو پوچھا میاں شاہ جی آج میراں جی نے فلاں آیت کی معنی کیا بیان فرمائے ہیں۔ ابھی جواب نہیں سننے پائے تھے کہ بندگی میاں نے توبہ کی استغفر اللہ بھلا یہ وقت ذکر اللہ کا ہے یا باتیں کرنے کا (انصاف نامہ باب ۶)۔

روٹی پکانے اور کھانے کی ممانعت:۔ ایک روز سیدنا مہدی علیہ السلام دائرہ میں فقیروں کی حالت دیکھنے کے لئے گشت فرمارہے تھے کہ فجر کی نماز کے بعد دیکھا کہ بندگی میاں امین محمدؓ اور بندگی میاں یوسفؓ دونوں تنور میں روٹیاں ڈال رہے ہیں۔ حضرت امام دو جہاں علیہ السلام نے فرمایا میاں محمد، میاں یوسف یہ کام تمہارا نہیں ہے کہ اس وقت روٹیاں پکاو انہوں نے عرض کیا میراں جی جاڑے کی وجہ تنور گرم کیا گیا تھا دیکھا کہ یوں ہی ٹھنڈا ہو رہا ہے اس لئے ہم نے روٹیاں گھڑ گھڑ کر ڈالدیں فرمایا یہ وقت پکانے کا نہیں ہے اور کھانا بھی نہ چاہیئے (انصاف نامہ باب ۱۱)۔

پانچواں باب

دنیاداروں سے بے تعلقی

اللہ تعالیٰ اپنے کلامِ پاک میں فرماتا ہے۔وَاٰ ثَرَ الْحَیٰو ۃَ الدُّ نیَا ہ فَاِنَّ الْجَحِیْمَ ھِیَ الْمَاْ وٰ ی ط ہ(سورۃ النزعٰت۔آیت ۳۸،۳۹)۔جس نے سرکشی کی (فرمانِ خدا سے)اور دنیا کی زندگی اختیار کی اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے،سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ طلب دنیا کفر و طالبِ دنیا کافر۔(انصاف نامہ باب ۸) جوفقرادائرہ ایسے شخص کی صحبت کرے یا اس کے گھر جائے یا اس سے محبت رکھے وہ ہمارا نہیں محمد کا نہیں اور خدا کا بھی نہیں۔(انصاف نامہ) سیدنا مہدی علیہ السلام کے ان فرمانوں سے مہاجرین اہل دنیا وغیرہ یعنی اہل نفس سے ہمیشہ بے تعلقی رکھتے تھے۔

حضرت ثانیِ مہدیؓ کا افسوس:۔ ایک روز بندگی میاں سید محمود ثانیِ مہدیؓ کو سلطان محمود بادشاہ گجرات کی شہزادی نے خط لکھا حضرت اس عریضہ کو پڑھکر بہت روئے اور فرمانے لگے افسوس میرا نام دنیاداروں کے خط میں لکھا گیا۔ حالانکہ شہزادی موافق اور مصدق مہدیؑ تھی (انصاف نامہ باب ۸)۔

کاسب کے گھر جانے پر حضرت ثانیِ مہدیؓ کی خفگی:۔ ملک لطیف جا گیردار مہدوی کے اصرار پر بندگی میاں سید سلام اللہ نماز مغرب کے بعد اس کے گھر جانے کیلئے نکلے جو بھیلوٹ شریف سے تین کوس پر تھا دائرہ کی پھاٹک پر فقیر دائرہ نے جو دربانی کر رہا تھا حضرت کو روکا اور کہا بھلا یہ وقت ذکراللہ چھوڑ کر کہیں جانے کا ہے۔

حضرت اور ملک لطیف نے اس کے کان میں کچھ ایسی باتیں پھونکیں کہ وہ بھی ساتھ ہولیا تینوں بگھی میں سوار ہو کر گاؤں کو گئے جانے کو تو چلے گئے مگر میاں سید سلام اللہؓ کا دل حدود دائرہ ٹوٹنے سے ایسا کانپ رہا تھا جیسے کسی کی چوری کی ہو،آپ دونوں اس خوف سے حضرت ثانیِ مہدیؓ کو ان کے جانے کی کیفیت معلوم نہ ہو جائے اُلٹے پاوں عشا تک واپس آ گئے دوسرے روز یا دو چار دن گزر جانے کے بعد حضرت ثانیِ مہدیؓ کے قیلولہ کے وقت یہی فقیر درباں حضرت کے پاؤں کی چپّی کرتے کرتے کہنے لگا کہ خوند کار بگھی کی سواری کیا ہی اچھی ہوتی ہے آپؓ نے پوچھا تم کو کیسے معلوم ہوا۔فقیر نے عرض کیا کل مغرب کے بعد ایسا واقعہ ہوا۔ یہ کیفیت سنتے ہی حضرت ثانیِ مہدیؓ کو ایسا غصّہ آیا کہ تمام جسم میں آگ پڑ گئی فوراً بندگی میاں سید سلام اللہؓ کو جو رشتے میں آپؓ کے سگے ماموں ہوتے ہیں بلایا حضرت بندگی میاں سید سلام اللہؓ طلبی کا سنتے ہی حیران اور اداس زدہ ہو گئے کہ کاٹو تو خون نہیں۔لیکن مجبوراً حضور میں جانا پڑا۔حضرت ثانیِ مہدیؓ آپ کو سخت سخت الفاظ میں دھمکانے لگے بندگی میاں سید سلام اللہؓ نے دیکھا کہ حضرت خفگی کسی طرح کم نہیں ہوتی دوڑ کر بھانجے کے قدموں پر گر گئے اور

پگڑی زمین پر ڈالدی توبہ ورجوع کی یہ شان دیکھ کر آپ فرمانے لگے کہ اس وقت تو معاف کرتا ہوں لیکن آئندہ اگر ایسی حرکت ہوتو یاد رکھیں کہ آپ کو اپنا موموں سمجھ کر رتی برابر بھی رعایت نہ کر کے دائرہ سے نکالدوں گا بندگی میاں سید سلام اللہؓ کو اس قدر ندامت ہوئی کہ ڈیڑھ مہینے تک بھانجے کو منہ نہ بتلایا۔(خاتم سلیمانی)

قطب الدین! صد آفریں ہے بندگی میاں سید سلام اللہؓ (برادر ام المومنین بی بی الہ دادیؓ) گودی میں پلے ہوئے بھانجے کی دھمکیوں کو عین دین سمجھ کر فرمان خدا اور رسول ومہدیؑ کے سامنے اپنا سر ٹیک دیا۔

بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے اپنا دائرہ کیوں چھوڑا:۔ بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ ولایتؓ جالور سے دائرہ اٹھا کر بھدرے والی تشریف لائے اور دائرہ کی بنیاد ڈالی چونکہ آپ کے تابعین نے عرصہ دراز سے پٹن شریف میں اپنے رشتہ داروں کی صورت نہیں دیکھی تھی اور اس مقام سے پٹن شریف قریب ہوتا ہے اس لئے دائرہ کے بعض گھروں کو اپنے لواحقین سے ملنے کی خواہش ہوئی۔ ان کو معلوم تھا کہ حضرت صدیقِ ولایتؓ ہرگز ہرگز اجازت نہ دیں گے۔ اس لئے حضرت سے چھپا کر اپنے سگوں سے ملنے کے لئے پٹن چلے گئے۔ بندگی میاں کو یہ بات معلوم ہونے پر سخت رنج ہوا اور آپ آدھی رات کو نامعلوم طور پر دائرہ چھوڑ کر جنگل میں چلے گئے اور مطلقاً آنے کا اردہ نہ تھا۔ لیکن بالاخر فرمان خدا سے دائرہ میں تشریف لائے۔ دائرہ میں تشریف لانے کے بعد عورتوں کو جو اپنے کاسب لواحقین یعنی اہل نفس سے ملنے گئی تھیں بلایا اور دیر تک عذاب وعتاب کی آیتیں پڑھ پڑھ کر بڑی شدومد سے بیان فرمایا۔

حضرت ثانیِ مہدیؑ نے ہنڈیاں پھڑوادیں:۔ بندگی میاں سید خوندمیرؓ کی فیرنیاں اہل نفس سگوں کے گھر جانے اور قدیم تعلقات تازہ کرنے پر بندگی میاں بے حد خفا ہوئے لیکن حضرت ثانیِ مہدیؑ دائرہ عالیہ کی باندیاں جان پہچان رکھنے والی کاسب عورتوں کے گھر گھر جا کر چھاچ لانے پر آپ نے ان کو بہت دھمکایا اور ہنڈیاں پھُڑوادیں (انصاف نامہ ۸) اور فرمایا دنیاداروں کے گھر جا کر کوئی چیز مت لاؤ۔

حضرت خلیفہ گروہ نے دائرہ میں نہ آنے کی دہائی دی:۔ حضرت خلیفہ گروہ رضی اللہ عنہ، مختلف مقامات پر دائرہ کرتے ہوئے جب پٹن شریف میں دائرہ باندھا تو دائرے کی بعض مرد اور عورتیں اپنے کاسب سگوں کے گھر ملاقات کو گئے حضرت کو معلوم ہونے پر میاں بابن کو برسر راہ کھڑے رہنے کو فرمایا اور ہدایت کی کہ شہر سے آنے والوں کو دہائی دیں کہ میرے دائرہ میں نہ آئیں کہیں چلے جائیں جانے والوں کو بے حد پشیمانی ہوئی۔ اور بہت عذر ومعذرت کرنے پر آپؓ نے ان کو دائرہ میں آنے کی اجازت دی (خاتم سلیمانی)۔

بعض اصحابِ مہدیؑ کاسب کے گھر:۔ میراں سید محمود ثانیِ مہدیؑ فرماتے ہیں کہ حضرت میراں علیہ السلام نے

فرہ مبارک میں ایک خراسانی کے روزانہ اصرار پر چند اصحاب کو اس کے گھر بھیجا اس فعل کو ''**لفجوائے علمت من اللہ بلا واسطہ جدید الیوم**'' خصوصیات مہدیؑ میں شمار کیا جائے۔ اس لئے حضرت کا یہ فرمان دوسروں کے لئے حجت ہو نہیں سکتا (نقلیات بندگی میاں عبدالرشید مہاجر مہدی)

فقیران دائرہ کا سب کے گھر جانے کا ثمر:۔ ایک روز بندگی میاں شاہ نعمتؓ کے چند فقیر سودا سلف کو شہر میں گئے موافق کا سبوں نے ان کو دیکھ کر اپنے گھر بلایا بندگی میاں شاہ نعمتؓ کو یہ بات معلوم ہونے پر نہایت خفا ہوئے ان میں بعض کے لئے یہ قید لگائی کہ دوسروں کے ہاتھ سے سودا منگوالیا کریں۔ اور بعض کو کچھ پیسے دے دلا کر دائرہ سے نکال دیا۔ (انصاف نامہ باب ۸، نقلیات میاں عبدالرشید باب ۸)۔

بندگی میاں شاہ نعمت کے سگے کون ہیں:۔ حضرت نے ان کے لئے کھانا پکوایا مہمان دسترخوان پر بیٹھے اور بندگی میاں نعمتؓ نے اُن سے الگ بیٹھ کر فرمایا ''اللہ دیا بسم اللہ'' انہوں نے کھانا شروع کیا لیکن کھانے کے وقت کہنے لگے میاں جی ہم تو آپ کے سگے ہیں پھر ہم سے اس قدر احتراز کیوں کیا جاتا ہے حضرت نے فرمایا تم میرے سگے نہیں میرے سگے تو یہ فقیر ہیں تم میرے والد ملک بڑے کے سگے ہو۔ کہنے لگے جب ہم مصدق ہیں تو آپ کے سگے کیوں نہیں ہوئے آپؓ نے وہی فرمایا کہ تم ملک بڑے کے سگے ہو میرے سگے تو دائرہ کے یہ فقیر ہیں۔ پھر بھی کہنے لگے ہم تو دنیا ترک کر کے دائرہ میں آنے کی آرزو کرتے ہیں۔ پھر سگے کیسے ہو نہیں سکتے فرمایا جب تم ترک کر کے دائرہ میں آجاؤ گے اس وقت بیشک میرے سگے ہیں۔ قطب الدین! حضرت بندگی میاں شاہ نعمتؓ کا یہ مکالمہ فقیر و کاسب میں فرق دکھا دیتا ہے۔

بے حدّے فقیر کو کچھ مت دو:۔ تمام مہاجرین مہدیؑ کی خوشی اس بات میں تھی کہ کوئی فقیر دائرہ کسی موافق کاسب کے گھر کھانے کی دعوت میں نہ جائے بلکہ موافقین کو بلا کر دھمکاتے کہ فقیروں کو گھر لے جا کر کھانا کھلاتے ہو یہ طریقہ بہت برا ہے تم اپنا مال برباد مت کرو اگر راہ خدا میں خرچ کرنا چاہو تو ان فقیروں کو دو جو خدا پر بھروسہ کئے ہوئے دائرہ میں بیٹھے ہوئے ہوں۔ اور تم سے لاپرواہ ہیں بے حدّے فقیروں کو بلا کر کھلاتے ہیں تم اپنا اور ان کا نقصان کرتے ہیں۔ ان کے توکل میں خلل ہوتا ہے اور بُری عادت پڑ جاتی ہے (نقلیات بندگی میاں عبدالرشیدؓ)۔

بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے چوتھا نہ کیا چہلم کیا:۔ بی بی منوّرہ زوجہ بندگی میاں شاہ دلاورؓ کے شکم سے ان کے اگلے شوہر کے فرزند میاں سعد اللہؒ کے انتقال پر آپؓ نے چوتھا نہ کیا چہلم کیا فقیروں کے پوچھنے پر حضرت شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ چوتھا اس لئے نہیں کیا کہ اس کو اس وقت عذاب ہو رہا تھا۔ اب عذاب موقوف ہو گیا ہے اس لئے چہلم کیا ہوں۔

بندگی میاں شاہ دلاورؓ کی مجلس:۔ ایک روز حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ بادشاہ احمد نگر کی مجلس میں تشریف لے گئے

ہیں جو فقیر کے لئے ممنوع ہے سچ ہے حسنات الابرار ستیآت المقربین۔

بیانِ قرآن کے بعد بھی امیروں کو تعظیم نہ دی جاتی:۔ زبدۃ الملک اور امرائے جالور بیانِ قرآن سننے کے لئے حضرت صدیقِ ولایت میاں سید خوندمیرؓ کے دائرہ میں آتے اور جہاں جگہ دیکھتے بیٹھ جاتے تعظیم کے لئے کوئی فقیر یا نوکر جو پہلے سے آکر بیٹھے ہوئے ہوتے کھڑا نہ ہوتا نمازِ مغرب کے بعد بعض قرابت دار اور نوکر نواب صاحب کے پاس سلام کو آتے نواب صاحب غصہ میں اکثر کہتے تم لوگ میرے نوکر تھے سالہا سال میرا نمک کھایا پھر میری تعظیم کیوں نہیں دے سکتے۔ حاکم جالور میاں امن سے کہتے کہ تم تو میرے سگّے ہو اور ریاست سے تنخواہ پاتے ہو اب تنخواہ کیسے ملے گی میاں امن نے یہ سن کر تنخواہ لینا چھوڑ دیا۔ حاکم جالور تنخواہ ان کے گھر پہونچانے لگے (انصاف نامہ باب ۶)۔

بدنامی کرنے کی وجہ:۔ ایک شخص فتح خان بڑو کی حویلی کو گیا فتح خاں نے پوچھا کہاں سے آئے ہو کہا دائرہ [1] بھیلوٹ سے فتح خاں نے خفا ہو کر کہا اس کو مارو اور خود بھی دوڑ کر ہاتھ میں کھڑام لی اور مارنے لگے کسی نے کہا کچھ دو۔ فتح خاں نے کہا یہ شخص جھوٹا ہے میں حضرت کے دائرہ میں جاتا ہوں وہاں کے فقیر کتّے کے برابر بھی میری عزت نہیں کرتے۔

بے حدّی فقیری سے نوکری بہتر:۔ ایک روز نمازِ ظہر کے بعد ایک فقیر نے بندگی میاںؓ سے شکایت کی۔ میاں امّن بن میراں بن میراں جی ملک حسّاں مٹھو کی مشائیعت کو دائرہ کی پھاٹک سے بھی باہر جاتے ہیں بندگی میاںؓ نے خفا ہو کر فرمایا دنیاداروں کی ایسی خوشامد نہیں کرنی چاہیئے۔ حالانکہ ملک حسان بندگی میاں کے قرابت داروں میں تھے میاں امن (امین محمد کا مخفف) نے کہا روٹی کے لئے محبت نہیں رکھتا ہوں۔ بندگی میاںؓ نے فرمایا بندہ کہتا ہے ''نوکری کرلو لیکن دنیاداروں سے بے غرض رہو'' اگر خدا کے نزدیک تمہارا کچھ بھی نقصان ہو تو بندہ کا (میرا) دامن پکڑو لیکن دنیاداروں سے لاپرواہ ہو اور ان سے کسی بات کی خواہش مت رکھو۔ (انصاف نامہ باب ۶)

بے حدا فقیر کا سب سے بھی بدتر:۔ بندگی میاں شاہ نعمتؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اگر کسی کو بے اختیار کیا یعنی ترکِ دنیا کی توفیق دی اور اس نے پھر اس کے بعد دنیا کی طلب کی تو وہ مرتد ہے، ہاں اگر اس نے دنیا کی طلب کو حرام سمجھ کر چھوڑ دیا اور سچے دل سے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف کردے گا۔ (حاشیہ)

فقیر دائرہ کو فقیر غیر مہاجر کے گھر جانے کی ممانعت:۔ جن لوگوں نے ترکِ دنیا کیا لیکن ہجرت وطن سے جو فرائض ولایت کا دوسرا فرض ہے باز رہے تو ایسے غیر مہاجر سے دائرہ کے مرد اور عورتوں کو ان کے گھر ملنے جانے اور ان سے دوستانہ اور ارتباط رکھنے کی سخت ممانعت تھی کیونکہ سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں جن لوگوں نے ہجرت نہیں کی اور صحبت

---

[1] یہ دائرہ حضرت ثانیِ مہدیؓ کا تھا۔

سے باز رہے تو ان سے دوستی مت رکھو اور ان کے گھر بھی مت جاؤ۔ (انصاف نامہ)

کاسبوں کو دائرہ میں رہنے کی مشروط اجازت:۔ بندگی میاں سید ابراہیمؒ [1] نے دیکھا کہ حدود دائرہ ٹوٹ رہے ہیں۔ مروّت میں آکر مرشدوں نے زبان بند کرلی ہے اور بعض قرابت دار کاسبوں نے دائرہ میں رہنا شروع کردیا ہے اگر یہی طریق عمل بلا قید و شرائط جاری رہا تو چند ہی روز میں فقیروں اور کاسبوں کی روش زندگی میں جو بین فرق ہے اٹھ جائے گا اور دنیا بھر کی رسومات اور بدعتیں ماں کی محبت جاہ و عزت کا شوق زینت دنیا اور خواہشات نفسانی میں گرفتاری غرض سینکڑوں برائیاں رات دن کاسبوں اور اہلیانِ دنیا کی صحبت میں رہنے سے فقیروں میں سرایت کرجائیں گی۔ بزرگانِ دین کے دائروں سے ان کے رشتہ دار کاسبوں کو نکال دینا آپ کے اختیار سے باہر تھا۔ اس لئے زمانہ کا رنگ دیکھ کر آپ نے کاسبوں کیلئے ذیل کی شرطیں لگائیں تاکہ ان شرائط کی قید کی وجہ سے کاسب دائرہ میں رہنے میں ذرا تامل کریں۔

شرائط

(۱) تمام فقیروں کے ساتھ وہ بھی اجماع اور بہرہ عام میں شریک رہیں۔

(۲) نوبت جاگیں۔

(۳) نمازِ پنجگانہ جماعت سے پڑھیں۔

(۴) سلطان اللیل اور سلطان النہار کے اوقات میں صف پر بیٹھ کر ذکر اللہ میں لگے رہیں۔

(۵) تجارت میں کوئی فعل خلاف شرع نہ کریں۔

(۶) ضرورت کے وقت فقیروں کو قرض حسنہ دیں۔

(۷) عشر اور زکوٰۃ نکالیں۔

(۸) فقیروں کو اپنی ضرورت پیش آجائے تو اپنے مال سے مدد کریں۔

(۹) باوصف ان تمام شرائط کی پابندی کے ترک دنیا نہ کرنے پر ہر وقت افسوس کرتے رہیں (ماخوذ از وصیت نامہ بندگی میاں سید ابراہیمؒ)

---

[1] بندگی میاں سید ابراہیمؒ برادر بندگی میاں سید راجو شہیدؒ بن بندگی میاں سید غیاث الدین ستونِ دینؒ بن بندگی میاں سید ابراہیمؒ بن حضرت خاتم المرشدینؒ وفقیر حضرت بندگی میاں سید اشرفؒ بن بندگی میاں سید میراں ستونِ دینؒ بن حضرت خاتم المرشدینؒ وفات ۱۰۷۵ھ بعمر دراز۔ قبر در پالن پور۔ پالن پور میں زیادہ تعداد پیرزادوں کی آپؒ ہی کی اولاد سے ہے۔

چھٹا باب

اخلاق

اتباعِ دن احمدیؐ:۔ حضرت مہدیِ موعود علیہ السلام کے اس فرمان کی بناء پر کہ دین عزیمت ہے اگر عزیمت سے گرا تو رخصت میں ٹھہرے گا اگر رخصت سے بھی گرا تو کہاں رہے گا؟

کماقال اللّٰہ تعالیٰ حُرِّمَتْ عَلَیکُمُ الْمَیْتَۃُ وَالدَّمُ وَ لَحمُ الْخِنْزِیر (سورۂ مائدہ۔آیت ۳)

اور نیز اس فرمان کی وجہ سے ''دعوئی بے عمل مردود'' و نیز بندہ کی (میری) قبولیت عمل ہے بغیر عمل قبولیت مردود اپنے وصال کے وقت بندگی میاں شاہ نعمتؒ کو روتے دیکھ کہ فرمایا جب تک تم میں عمل ہے بندہ تم میں ہے روؤ اس وقت جب کہ تم میں عمل نہ رہے۔

دائرہ عالیہ کا ہر فقیر شریعتِ محمدیؐ و طریقت مہدیؑ پر بدرجہ اتم کاربند رہنے کی کوشش کرتا۔ اور حضرت کے اس فرمان کو ''شریعت بعد از فنائے بشریت است'' اپنے لوحِ ارادت پر کندہ رکھ کر ہر وقت پیش نظر رکھتا تا کہ شریعت کے مقدس زینے سے قدم لغزش نہ کھائے۔ ان ہی زریں اصول و اتباع کی برکت تھی کہ صحابہ تابعین و تبع تابعین کے اخلاق حمیدہ و اوصاف جو کہ اخلاق محمدیؐ اور افعال احمدیؐ کا ظِل تھے دیکھ کر لوگ نہ صرف تصدیقِ مہدیؑ سے مشرف ئے بلکہ ترکِ دنیا اور صحبتِ صادقاں کی برکت سے دیدارِ خدا کا مرتبہ حاصل کیا۔ جو زندگی کا مقصود اصلی اور علت نمائی ہے۔ (انصاف نامہ باب ۱۴)

عمل صالح کی تاکید:۔ بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ ولایتؓ فرماتے ہیں کہ صرف ذکر اللہ اور نماز روزہ سے خدا نہیں ملتا بلکہ اس کے ساتھ وہ تمام عمل صالح کرنے چاہیئے جو قرآن مجید میں مذکور ہیں۔ اور جن کی تعمیل کو مومنوں کی صفت بتلایا ہے۔ (انصاف نامہ باب ۸) اس نے دائرہ کے ہر فقیر کی یہی آرزو تھی کہ مومنین کی وہ تمام صفتیں مجھ میں آجائیں جو قرآنِ پاک میں بتلائی گئی ہیں۔ فقیرانِ دائرہ کی اس اوالعزمی و بلند خیالی نے صحابۂ رسول ﷺ کے اوصاف و اخلاق ان میں پیدا کردیئے تھے۔

سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں جو لوگ گجرات سے ہجرت کر کے خراسان آئے ان کا حالت سفر میں ایندھن جمع کرنا پانی بھرلانا گھانس اٹھانا چولہے کھودنا پکانا، کوئی چیز سر پر اٹھالانا بیوی بچوں کو پیار کرنا اور ان کے ساتھ کھیلنا یہ سب کام عمل صالح میں داخل ہیں اس لئے کہ محض خدا کے واسطے کئے جاتے ہیں۔ (انصاف نامہ باب ۸)

قولہ تعالیٰ اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَ اَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ (سورۂ توبہ۔آیت ۱۱۱)

اجماع اصلاح اخلاق کیلئے:۔ حضرت مہدی علیہ السلام کے وصال کے بعد حضرت ثانیِ مہدیؓ حضرت صدیقِ ولایتؓ، حضرت شاہ نظامؓ، حضرت شاہ نعمتؓ، حضرت شاہ دلاورؓ کے دائروں میں آٹھویں روز اور کبھی پندرہویں روز اجماع ہوتا اس اجماع میں حضرت میراں سید محمود ثانیِ مہدیؓ دائرہ کے لڑکوں کو بلا کر بٹھاتے تا کہ سن سن کران کے کان آشنار ہیں اور صحیح خیال اور صحیح اعتقاد ان کے دل میں جا گزین ہو جائے۔اس مجمع میں حضرت ثانیِ مہدیؓ فرماتے ہیں اگر بندہ کی (میری) ذات میں کوئی بات حضرت میراں علیہ السلام کے خلاف دیکھو تو میرا ہاتھ پکڑ کر دائرہ سے باہر نکال دو۔(انصاف نامہ باب ۸)

اسی طرح بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ ولایتؓ اور بندگی میاں شاہ نعمت مقراض بدعتؓ فرماتے ہیں۔اگر کوئی بات حضرت میراں علیہ السلام کے فرمان (عمل) کے خلاف ہم میں دیکھو اور مرشد سمجھ کر (مروت سے) ہمارا دامن نہ پکڑو گے تو کل قیامت کو ہم تمہارا دامن پکڑیں گے، (انصاف نامہ باب ۷)۔پھر ایک مقام پر لکھتے ہیں بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے تابعین آپ سے عرض کرتے کہ ہمیں کیسے معلوم ہو کہ آپ میراں علیہ السلام کی پیروی پر ہیں کیونکہ ہم نے حضرت مہدی علیہ السلام کو نہیں دیکھا ہے آپ جواب میں فرماتے میاں نظامؓ، میاں نعمتؓ اور میاں دلاورؓ کے عمل کو دیکھو اور اسی سے حضرت میراں علیہ السلام کا عمل معلوم کرو۔

قطب الدین! سبحان اللہ جب تک عادات واخلاق کی اصلاح کا یہ زرّین قاعدہ جاری تھا مرشد اور فقیرانِ دائرہ سب کے سب اپنے لوگوں بلکہ غیر اقوام کے لئے بھی اعلیٰ نمونہ تھے۔

اسی زرّین اور بے بہا قانون اخلاق نے فقیرانِ دائرہ میں اخلاق محمدیؐ و اوصاف صحابہ پیدا کر دیئے تھے ان ہی اوصافِ حمیدہ واخلاق حسنہ کو دیکھ کر صدہا لوگ تصدیق سے مشرف ہوئے۔اور صدہا مصدقین کو ترک دنیا کی توفیق نصیب ہو کر مرشد کی صحبت کے اثر سے مرتبہ دیدار کو پہونچ گئے مختلف طبائع مختلف اقوال مختلف معلومات کی وجہ سے اجماع کی ضرورت ہر زمانے میں رہی ہے۔

افسوس کہ اجماع کی اہمیت اور اس کا احساس مفقود ہو جانے سے قوم مہدویہ اخلاق کے زینہ سے گر گئی ہے اور اس نمایاں تنزل کی وجہ لوگوں کی نظروں میں اس کی وہ اگلی شان وشوکت نہ رہی۔

اجماع کی اہمیت:۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے ندا کروائی کہ اجماع میں آجاؤ سب بھائی آگئے اور جو کام کرنے کا تھا کر ڈالا لیکن ایک بھائی بیٹھا رہا اور اجماع میں شریک نہ ہوا بھائیوں نے کہا اٹھ منافق (یعنی خارج اجماع ہو گیا)

صحابہ میں صاف دلی رکھنے کی ترکیب:۔ بندگی میاں شاہ نعمت شہید فی سبیل اللہؓ کی عادت مبارکہ تھی کہ ہر مہینہ کو

جب چاند نظر آتا تمام تابعین جمع ہوکر ایک دوسرے کے بغلگیر ہوتے آپ فرماتے ہیں کہ اس ملنے اور ملانے میں بندہ کا مقصود یہ ہے کہ اگر کسی فقیر کے دل میں کسی کی طرف سے کچھ میل آ گیا ہوتو دور ہو جائے (پنج فضائل)

برادرانِ دائرہ میں ایک دوسرے کا ادب:۔ سیدنا مہدی علیہ السلام کے اس فرمان کو ''باادب مقبول بے ادب مردود'' نیز اس فرمان کو جو شخص بے ادب بے دیانت اور بے شرم ہے وہ ہرگز خدا کو حاصل نہیں کرسکتا (حاشیہ) پیش نظر رکھ کر بندگی میراں سید محمود ثانیِ مہدیؓ بندگی میاں سید خوندمیرؓ، بندگی میاں شاہ نعمتؓ، بندگی میاں شاہ دلاورؓ بلکہ دائرہ کے کل فقیر ایک دوسرے کا ادب اس قدر ملحوظ رکھتے کہ اگر چارپائی یا کسی اور چیز پر بیٹھے ہوئے ہوتے وہ اگر چہ درجہ میں چھوٹے ہوتے دائرہ کا ایک بھائی دوسرے بھائی کی ملاقات کو آتا تو اپنے برابر بٹھا لیتے اور اگر زیادہ ملاقاتی آجاتے اور پر بیٹھنے جگہ نہ رہتی تو خود اتر کر زمین پر بیٹھ جاتے اور اگر لیٹے ہوئے ہوتے تو اٹھ کر بیٹھ جاتے اگر چہ کہ عرض کیا جاتا آپ لیٹ جائیں۔لیکن ان کے چھوٹے ہونے پر خیال نہ کرکے برابر تعظیم دیتے۔(نقلیات بندگی میاں عبدالرشید)

قدم بوسی اور سلام کے موقع:۔ جولوگ تحقیق دین یا سعادت قدم بوسی حاصل کرتے یا لواحقین اور متعلقین سے ملنے کی غرض سے شہر یا گاوں سے دائرہ میں آتے بیان قرآن سننے کے بعد اکثر لوگ نماز عشاء تک ٹھہرے رہتے نماز عشاء کئے بعد جمیع صحابہؓ اور کاسبین صحن مسجد میں حلقہ باندھ کر باادب کھڑے رہتے اور سیدنا مہدی علیہ السلام کی عادت کے موافق بضحوائے آیت وَ صَلِّ عَلَيْهِمْ ط اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ (سورۂ توبہ۔آیت ۱۰۳)۔اے محمدؐ دعا کر ان کے لئے کیونکہ تیری دعا ان کے لئے باعث تسکین ہے، بالفاظ اسلام علیکم دعائے خیر فرماتے جسکے شکریہ میں جمیع حاضرین آ آ کر قدم بوسی سے شرفیات ہوتے۔سیدنا مہدی علیہ السلام کی تشریف آوری کے وقت ہر ایک بھائی سعادت قدم بوسی حاصل کرتا پھر دن کو وہی حضرات قدمبوسی ہوتے جو اس سے قبل قدمبوسی سے شرف یاب نہ ہوئے ہوں۔

سیدنا مہدی علیہ السلام کی عادتِ مبارکہ یہ تھی کہ دن میں جتنی مرتبہ آپ مسجد میں تشریف لاتے حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں السلام علیکم سے حاضرین کو شرف یاب فرماتے حاضرین وعلیکم السلام کہتے ہوئے فوراً اٹھ کر کھڑے ہوجاتے یہی عمل صحابہ تابعین تبع تابعین کا تھا۔ بلکہ بعد کے زمانے میں ایک زمانے تک برابر قائم رہا چنانچہ بندگی میاں سید میراں ستونِ دین ابن حضرت خاتم المرشدؒ کی نسبت نقل ہے کہ آپ کے دائرہ واقع جالور شریف کے فقیر عبدالستار نے ایک کاغذ پر تین سوالات لکھ کر حضرت کی خدمت میں پیش کئے جن میں بعض سوال اسرار الٰہی اور بینائی خدا کی نسبت تھے۔اور بعض عام تھے اسرار الٰہی کے متعلق سوالات کی آپ نے زبانی تفہیم کردی اور ان کو پوری طرح تسلی ہوگئی اب رہے شریعت عزّہ کے متعلق سوالات ان کے متعلق حضرت نے فرمایا تم مسجد میں بیٹھو میں کتابیں دیکھ کر تھوڑی دیر میں آتا ہوں بندگی میاں

سید میراں ستونِ دین رضی کتابوں کا مطالعہ فرما کر جب گھر سے باہر تشریف لائے بعض فقران دائرہ جو اس وقت حضرت کے چبوترے کے اوپر بیٹھے تھے مرشد کو دیکھ کر فوراً کھڑے ہوگئے مرشد السلام علیکم کہہ کر مسجد تشریف لے گئے اور فقیرانِ دائرہ وعلیکم السلام کہہ کر وہیں بیٹھ گئے حسب سنت سلف الصالحین کوئی فقیر قدمبوسی کے لئے آگے نہ بڑھا۔ ہاں (۱) نوبت میں ہر تسبیح کے بعد (۲) زیارت بزرگان سے مشرف ہوکر دوسرے مقامات متبرکہ کو جاتے وقت تسبیح کے بعد (۳) شب قدر کی تسبیح کے بعد (۴) جہاد کو روانہ ہوتے وقت (۵) بہرہ عام یعنی بہرہ فیض ولایت مقیدہ محمدیہ برائے خاص و عام کے روز ناریزہ لیتے اور تسبیح کے بعد (۶) تربیت ہونے کے بعد (۷) مرشد سے علاقہ دینی برائے حصولِ دیدار خدا کرنے کے بعد (۸) ترک دنیا اور ہجرت وطن کر کے مرشد کی صحبت میں آنے کے بعد (۹) نیز مرشد کی تعلیم و تفہیم حاصل کرنے وغیرہ اہم امور کے موقعہ پر قدمبوسی کی جاتی اور باقی وقتوں میں صرف سلام کیا جاتا۔

سیدنا مہدی علیہ السلام کی عادت:۔ سیدنا مہدی علیہ السلام کی عادتِ مبارکہ تھی کہ نماز فجر کے بعد ہاتھوں میں غلیل لے کر چڑیاں اڑاتے کہ ان کی چہچہاہٹ سے ذاکرین کی توجہ اس طرف مائل ہوکر ذکر اللہ میں خلل اندازی نہ ہو (حاشیہ)

اخلاق صحابہؓ:۔ صحابہ کرام صحابہ عظام اثنائے عشر مبشر کی عادت تھی اگر اپنے دائرہ سے دوسرے مرشد کے دائرہ کو تشریف لے جاتے تو تنہا جاتے اگر کوئی فقیر ساتھ آنا چاہتا تو منع کرتے مزاجوں میں اس قدر نیستی تھی کہ چھوٹوں کو بھی اپنے برابر سمجھتے۔ (نقلیات میاں عبدالرشیدؒ)

یہاں تک کہ کسی کو مکھیاں اڑانے نہ دیتے۔ اگر اڑانا چاہتا منع کرتے (نقلیات میاں عبدالرشیدؒ) رسول ﷺ کو ملحوظ رکھ کر چھوٹوں کو خود سلام کرتے کسی کو ان کے سلام کرنے کے منتظر نہ رہتے۔ (نقلیات میاں عبدالرشیدؒ)

بندگی میاں شاہ نظام رضی کی عادت مبارک تھی کہ آپ اپنا جوتا ہاتھ میں لے کر بہت آہستہ چلتے کہ ذاکرین کی توجہ ذکر اللہ سے ہٹنے نہ پائے۔ بندگی میاں شاہ دلاورؓ فجر کی نماز کے بعد اپنے حجرے میں تشریف لے جاتے وقت اپنا جوتا ہاتھ میں اٹھا لیتے کہ بھائیوں کے ذکر اللہ میں خلل نہ ہونے پائے۔ اپنے دائرہ کے فقیروں کی اس قدر احتیاط اور پرورش ہوتی تھی۔ اس کا لحاظ بھی رکھتے کہ اپنے کسی تابعی کو اپنی جوتیاں اٹھانے بلکہ سیدھا کرنے بھی نہ دیتے ہاں بعض دفعہ فقیروں کی عقیدت دیکھ کر خاموش ہوجاتے۔ ایک وقت کا ذکر ہے کہ بندگی میاں سید عبدالحیٔ المبشر روشن منور رضی اللہ عنہ حضرت خاتم المرشدؒ کے دائرہ میں تشریف لائے اور حضرت خاتم المرشد کے دائرہ عالیہ کی عزت کر کے فوراً جوتیاں اتار دیں اور ہاتھ میں پکڑ لیں حضرت خاتم المرشد رضی کو معلوم ہونے پر اپنے فقیروں سے فرماتے ہیں کہ تم بیٹھ جاؤ بندہ جاتا ہے اور حضرت کی جوتیاں لے لیتا ہے یہ کہکر بھاگتے ہوئے حضرت کی حضوری میں پہونچ کر قدمبوس ہوتے اور آپ کی جوتیاں حضرت خاتم المرشدؒ نے اٹھالیں۔

اور بڑی عزت کیساتھ دائرہ میں لائے برخلاف اس کے اغنیا یعنی اہل نفس اور طالبانِ دنیا سے بے حد بے پروائی کی جاتی (نقلیات میاں عبدالرشیدؓ)

نیستی وانکساری کا اعلیٰ نمونہ:۔ بندگی میاں اور دیگر صحابہؓ ہر وقت یہ شعر پڑھتے ۔

خدا از عارفاں آں را گزیند
کہ در راہ خدا خود را نہ بیند

حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ ولایتؓ خدا سے عرس کا سامان دیا یا روپیہ آتا تو آپ صحابہ ؓ کو دعوت دیتے کھانا پکواتے عرس کی عظمت کے لحاظ سے صحابہؓ کے ہاتھ خود دھلاتے اور طشت میں گرا ہوا پانی پی لیتے (انتخاب الموالید)

سبحان اللہ نیسی کا اس سے بہتر نمونہ اور کیا ہوسکتا ہے باوجودیکہ بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ ولایتؓ حاملِ بار امانت سلطاناً نصیراً ناصر ولایت محمدی تابع تام مہدیؑ قائم مقام مہدی اولوالامر مہدی بدلہ ذات مہدیؑ حامل بیان قرآن از لسانِ مہدیؑ مبشر بہ بہترین بشارات مہدیؑ کو معلوم تھا کہ کل صحابہؓ سے (بہ استثناء حضرت ثانیِ مہدی آپ کا درجہ بڑھا ہوا ہے مگر اپنی بزرگی اور دینی بھائیوں کے ساتھ نیستی کا یہ برتاؤ کرتے بندگی میاں ؓ کا یہ فعل ہم پسماندوں کے لئے اعلیٰ نمونہ ہے خدا حضرت بندگی میاںؓ کے صدقے سے ہم کو سیدنا مہدی موعود علیہ السلام کے اس فرمان کے بموجب کردے جس کو حضرت صدیقِ ولایت بندگی میاں سید خوندمیر ہمیشہ اپنی زبان سے ادا فرماتے تھے۔

خدا از عارفاں آں را گزیند کہ در راہ خدا خود را نہ بیند
خاک شو خاک تا بروید گل کہ بجز خاک نیست مظہر کل

خدمت وایثار کا اعلیٰ نمونہ:۔ ایک دفعہ بندگی میاں شاہ نعمتؓ ایک جگہ سے دوری جگہ دائرہ بنادھنے کے ارادہ سے نکلے فقیرانِ دائرہ بھی سب کے سب باہر نکل آئے آپ نے فرمایا جاؤ دائرہ میں دیکھو کوئی رہ تو نہیں گیا عرض کیا نہیں میاں جی۔ سب کے سب آ گئے۔ دیکھا تو ایک بوڑھیا گوشے میں پڑھی ہوئی ہے آپ اس کو اٹھالائے حسب عادت مستمرہ دائرہ کا پھاٹک بند کیا اور بوڑھیا کو اپنے گھوڑے پر سوار کرکے آپ خود پیدل چلنے لگے۔ یہ عمل نیا دائرہ باندھنے کے مقام تک رہا (پنج فضائل)

قطب الدین! باوجودے کہ آپ مرشد تھے اور بوڑھیا خادمنی لیکن آپ نے اپنی علو مرتبت کا کچھ بھی خیال نہ کر کے

بوڑھیا کے ساتھ ایسا سلوک کیا کہ بیٹا ماں کے ساتھ جیسا کرتا ہے۔

دائرہ کی دیواریں پوری کر کے دائرہ چھوڑا:۔ بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے دائرہ چھوڑ کر اور مقام پر دائرہ کرنے کے خیال سے نکلتے وقت دیکھا کہ کسی فقیر کے حجرے کو ایک دیوار نہیں ہے آپ نے اسکو چنوایا اور تکمیل کے بعد روانہ ہوئے تا کہ جو بھائی آ کر ٹھہریں ان کو دیوار اٹھانے کی زحمت نہ ہو۔ جو دور دراز سے آئیں ان کو آرام ملے۔

بڑوں نے اپنے کو کبھی بڑا نہ سمجھا:۔ سیدنا مہدی علیہ السلام کی تعلیم کا بڑا اثر یہ تھا کہ باوجود اعلیٰ عرفان دیدارِ خدا بدرجہ اعلیٰ کشف وکرام اور اقتدار وحکومت کی اعلیٰ قابلیت رکھتے ہوئے صدہا صحابہؓ اور صحابیات میں سے کسی ایک صحابی نے بھی انا الحق کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ ہمیشہ اپنے کو نیستی اور تسلیمی کے درجے میں رکھا جو صوفیائے کرام کے نزدیک سیر وسلوک میں انتہائی مرتبہ ہے۔ سیدنا مہدی موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''جہاں ہے ہے کر جانے وہاں نئیس نئیس کر جان'' جہاں نئیس نئیس کر جانے وہاں ہے ہے کر جان اسی میں ہے پر مان'' مولانا کا یہ شعر اپنی زبانِ مبارک سے فرماتے۔

لا ترا از تو رہائی دہد
باخدایت آشنائی می دہد

اس زرین تعلیم کی برکت سے بڑوں نے کبھی اپنے کو بڑا نہ سمجھا بلکہ چھوٹوں کو اپنا بھائی جان کر بڑے چھوٹوں کے حجرے میں جاتے اور اسرار کی باتیں کرتے چنانچہ سیدنا مہدی علیہ السلام صحابہؓ کے حجروں میں تشریف لے جا کر تعلیم وتفہیم سے فیضیاب کرتے اسی طرح حضرت صدیقِ ولایتؓ بندگی میاں ولی یوسف کو باغ میں یا پہاڑ پر لے جا کر اسرار کی باتیں سمجھاتے اسی طرح بندگی ملک الہداد خلیفہ گروہؓ میاں ولی جیؒ کے حجرے میں آتے فقیرانِ دائرہ میں وہ اتفاق اور یگانگت تھی کہ سب کے سب ایک دوسرے کو بھائی سمجھتے اور بھولے سے علم وعرفان یا رشتہ کی بزرگی کا خیال دل میں نہ لاتے (انصاف نامہ)

سیدنا مہدی موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

ہرگز نہ شوی شیر بیابانِ حقیقت تا خوار شدہ چوں سگ بازار نہ گردی
جان و تن را بذ کردن خانماں بگذاشتن جوع و خواری پیشہ کردن صبر بر پاداشتن
ہر کہ مہدی را دو گفت او در دل کند بے مجابش رویت اللہ بالیقیں حاصل کند
در زماں مصطفیٰ ایں ہر چہار بود دایم بر صحابہؓ آشکار

جوع و جانبازی و ذل و غربت است چوں بود ایں چار پنجم قربت است

اپنے خادم کے ساتھ لاثانی سلوک:۔ ثانیِ عمرؓ بندگی میاں شاہ نعمتؓ اپنے دائرہ کے بوڑھے فقیر کے ساتھ حالت سفر میں یہ سلوک کیا کہ باوجود مرشد ہونے کے آدھی منزل آپ سوار ہوتے اور آدھی منزل فقیر دائرہ یوں باری باری سے چڑھتے اترتے جس وقت جالور کے قریب پہونچے فقیر کی باری تھی فقیر گھوڑے پر سوار تھا اور آپ چل رہے تھے حضرت کی تشریف آوری کو سن کر جالور کے معتقدین جوق جوق حضرت کے استقبال کو آئے اور آپ کی اس انصاف پسندی اور برادرانہ شفقت کو تعجب کی نظر سے دیکھنے لگے۔ (پنج فضائل)

قطب الدین! ثانیِ عمر کے اس لاثانی عمل میں محض للّٰہیت ہی للّٰہیت ہی ملک رہی ہے۔ فرمان مہدی علیہ السلام سے جمیع صحابہ دائرہ کے فقیروں کو نہ صرف بھائی سمجھتے تھے بلکہ مہاجرین وانصار نبوت کی طرح نصرت اسلامی کے اظہار میں کوئی بات باقی نہیں رکھتے تھے۔ کتب نقلیات میں اس قسم کے زرّین مظاہروں سے صفحے کے صفحے درخشاں ہیں۔

کام سے کام زیب وزینت کی پرواہی نہیں:۔ ایک دن بندگی میاں شاہ نعمتؓ کو شاندار گھوڑا کہیں سے خدا واسطے آ گیا آپ سفر دکن میں اسی گھوڑے پر سوار تھے جیسا گھوڑا شاندار تھا ویسا ہی گھوڑے کا ساز وسامان بھی عمدہ تھا۔ لیکن آپ نے زیب وزیست کی کچھ پرواہ نہیں کی اور ضروری سامان لٹکتے ہوئے تھیلیوں میں لادا۔ ان تھیلیوں میں تو ہنڈی ڈوئی تقاری تختہ، بیلن، کفگیر، صحنکیں وغیرہ تھیں ایسا عمدہ گھوڑا اور اس پر الٹو انٹی کھٹوانٹی دیکھ کر لوگوں کو تعجب ہوتا تھا کہ یہ کیسے بزرگ ہیں کہ عیب و ہنر کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔

ہر فعل میں عزیمت پر نظر:۔ سیدنا مہدی موعود علیہ السلام سے صحابہؓ نے پوچھا کہ کیا رخصت دین ہے آپ نے فرمایا کہ دین عزیمت ہے اگر عزیمت سے ہٹا تو گر کر رخصت میں ٹھہرے گا اگر رخصت سے بھی گرا تو کہاں رہے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَآ أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ط ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ط اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ط اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ط فَمَنِ اضْطُرَّ (سورۂ مائدہ۔ آیت ۳)

اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ مضطروں کو رخصت میں آنے کی اجازت ہے بندگانِ عزیمت شعار کا مسلک تو یہ ہے

کہ حالت فاقہ کشی میں بھی راضی بہ رضائے الٰہی رہ کر صبر واتقامت فی الدین کے ساتھ جو کہ طالبانِ حق کا پہلا غرض ہے اپنے اس فرض کی ادائی میں جانِ عزیز جاناں کے سپرد کردیں لہذا اصحابؓ تابعین تبع تابعین کی نظر ہمیشہ ہر فعل میں اللہ ہی پر رہی ہے۔ چنانچہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے ساڑھے چار سو فقیر فقر وفاقہ سے شہید ہوگئے حضرت خلیفہ گروہؓ کے ہر روز دس دس فقیر الجوع طعام اللہ سے سیر ہوکر سا یرالی اللہ ہوجاتے اسی طرح حضرت مہدی علیہ السلام کے اکثر صحابہؓ کے دائروں میں فقیران فاقہ کش تھے لیکن ایسی حالت میں بھی نہ سوال کیا نہ شاہ گدائی روا رکھی۔ نہ ایک دو پیسے کما کر گذر کی صورت پیدا کی اور حضرت مہدی علیہ السلام کے فرمان کے بموجب رخصت کو روا نہ رکھا آئے دن شہادت کبریٰ ان کو نصیب ہوتی ہی رہتی تھی۔ سیدنا مہدی علیہ السلام اپنے دائرہ کے فقرا کو ایسی شہادت کی بشارت دیتے اور صحابہ کے دائرہ میں ایسی موت کی رات جلوہ کی رات سمجھی جاتی۔

حجلہ گور میں سامانِ عروسی ہوگا
لاش سوئے گی محبت میں سہاگن بن کر

ملاقات میں بھی مخلصانہ اخوت:۔ کُل صحابہ ؓ کی عادت مبارکہ تھی کہ اگر کسی بھائی (فقیر) نے ملاقات کے لئے دروازہ پر آکر دستک دی تو جس حالت میں ہوتے اپنے ملاقاتی کے پاس چلے جاتے، کرتا پہننے تک اپنے بھائی کو انتظار میں رکھنا گوارا نہ کرتے تھے بلکہ اگر قیلولہ میں بھی ہوتے تو نیند سے اُٹھ کر فوراً چلے جاتے سر پر ٹوپی اور کرتا ہاتھ میں بندگی ملک ولی یوسف مصنف انصاف نامہ تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے بندگی ملک معروف کے دروازے پر دستک دی دستک سنتے ہیں پیرہن ہاتھ میں لئے ہوئے آپ باہر تشریف لائے اور مجھ سے ملے۔ بھائی کو ایک لمحہ کے لئے بھی انتظار میں رکھنا سخت معیوب سمجھتے تھے۔ ادنیٰ واعلیٰ ہر فقیر دائرہ کا ایسا ہی احترام کیا جاتا (انصاف نامہ)

قطب الدین! افسوس کہ اس زمانے کا رنگ ہی بدل گیا ہے بھائی کو منتظر بٹھانے میں ہی اپنی عزت وشان سمجھتے ہیں آج کل اخوت اسلام کا اثر رہا ہے اور نہ باہمی ہمدردی کا، حالانکہ سیدنا مہدی علیہ السلام کا یہ فعل صحابہ کے پیش نظر رہتا۔ اور ہر وقت اس بات کا چرچا کرتے ہی رہتے تھے کہ ایک روز سیدنا مہدی علیہ السلا سر میں سے تیل دھو رہے تھے کہ ایک طالب حضرتؑ کی ملاقات کو آیا۔ آپؑ نے فرمایا اگر اجازت ہوتو سر دھوکر آؤں ملاقاتی نے عرض کیا خوندکار سر دھوکر تشریف لائیں حضرت موعود علیہ السلام نے سر سے سارا تیل نکالا بھی نہیں تھا کہ ٹوپی سر پر رکھ لی اور باہر تشریف لے گئے۔ ملاقاتی نے عرض کیا خوندکار سر میں سے تیل نکال کر تشریف لانا تھا۔ حضرت نے فرمایا تم طالب خدا ہوکر جوش و ولولے کے ساتھ آئے ہو۔

بندہ تیل نکالنے کیلئے کیسے ٹھہر سکتا ہے (انصاف نامہ)

جن دنوں بندگی میاں شاہ نعمت ؓ کا دائرہ جالور میں تھا۔ بندگی میاں وزیرالدین گجرات سے جالور تشریف لے گئے حضرت کی تشریف آوری کی خبر ملنے پر آپ یوں ہی باہر تشریف لائے اس وقت آپ کے سر میں تلی کا تیل ڈالا ہوا تھا۔

بحث میں سوال پر تنگ نہ ہوتے:۔ سیدنا مہدیِ موعود علیہ السلام حضرت ثانیِ مہدیؑ حضرت میاں سید خوندمیرؓ بلکہ کل صحابہؓ کا یہی طریق عمل رہا ہے کہ اگر کوئی مخالف یا موافق آپ سے کوئی تیڑھا سوال کرتا تو اس پر تنگ نہ آ کر نرمی سے جواب دیتے اور اگر دائرہ کے فقیروں سے اثنائے بیانِ قرآن سوال کرتے وقت ماضی الضمیر بیان نہ کرسکتا تو حضرت صدیقِ ولایت میاں سید خوندمیرؓ اس سوال کو اپنی زبانِ مبارک سے صراحتاً بیان فرما کر کہتے کہ کیا تمہارے سوال کا یہی مطلب ہے؟ پھر اس کو تشفی بخش جواب دیتے (انصاف نامہ تعلیمات میاں عبدالرشید)

مزید برآں اسی طرح اگر مخالف علماء یا مشائخین سے کوئی شخص ثبوتِ مہدیؑ یا دیگر مسائل میں بے ڈھنگی بحث کرتا اور سخت کلامی سے پیش آتا تو بھی کوئی صحابی خفا نہ ہوتا بلکہ بطریق موعظۂ حسنہ اس کو سمجھانے میں سعئ بلیغ فرماتے مہدی علیہ السلام کی خدمت میں ایک ملاّ آیا اور تیڑھی بحثیں کرنے لگا سیدنا مہدی علیہ السلام حسب عادعت بہت نرمی سے سمجھانے لگے وہ اپنی بات پر مصر تھا۔ میاں سید سلام اللہؓ پر یہ امر شاق گزر رہا تھا۔ آپؓ نے بیتاب ہوکر اپنے حجرے سے سر نکالا اور سیدنا مہدی علیہ السلام سے عرض کیا آپ ناحق کیوں سر پکاتے ہیں آپ نے فرمایا بندہ کو خدا نے کنج بخشی کرنے والوں کے ساتھ سر پھوڑنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ (انصاف نامہ باب۲،نقلیات میاں عبدالرشیدؓ)

اسی طرح میاں شاہ نعمتؓ سے ایک شخص تیڑھی بحث کرنے لگا۔ آپ کے ایک فقیر نے عرض کیا خوندکار ناحق کیوں سر پکاتے ہیں۔ آپ نے وہی جواب دیا کہ بندہ کا کام سار پکانے کا ہے، باوجود کنج بخشی کرنے کے آپ اس پر خفا نہ ہوئے بلکہ بہت ہی نرمی سے اور طمانیت کے ساتھ سمجھاتے رہے صحابہؓ کے ایسے ہی لطف کو دیکھ کر کئی متلاشی تصدیقِ مہدیؑ سے مشرف ہوگئے۔ (انصاف نامہ باب۲، خاتم سلیمانی)

کاسب امیروں سے لاپرواہی:۔ ایک دن سید خوندمیرؓ اپنے یاروں کے ساتھ کھڑے ہوئے تھے ملک فخر الدین اور ملک عبدالطیف اور ملک شرف الدین وغیرہ امیر جو رشتہ میں حضرت کے ماموں ہوتے ہیں۔ یکے بعد دیگے آپؓ کے قدمبوسی ہوئے حضرت نے کسی کی طرف بھی کچھ التفات نہ کیا آپ انجان رہے۔ بالآخر تھک کہ ہر شخص نے اپنا سر بندگی میاں کے قدموں سے اٹھالیا۔ اس قدر اہل نفس امیروں سے لاپرواہی کی جاتی (نقلیات بندگی میاں عبدالرشیدؓ)

بیان کے وقت کاسبوں کی نشست:۔ اسی طرح کئی مرتبہ دیکھا گیا کہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے قرابت دار دعوت

یعنی بیانِ قرآن کے وقت فقیروں کے پیچھے بیٹھتے بندگی میاںؓ نے سگوں کی رعایت کر کے یا ان کی امارت کا خیال کر کے کبھی یہ نہ فرمایا کہ آؤ نزدیک بیٹھو اور بیانِ قرآن سنو لیکن اگر کسی کو دیکھتے کہ یہ سمجھدار ہے اور دین کا شوق رکھتا ہے تو فرماتے ادھر آجاو اور فقیروں سے فرماتے جگہ دو۔ پھر فرماتے کہ موعود علیہ السلام کی عادت ایسی ہی تھی۔ (نقلیات بندگی میاں عبدالرشیدؒ)

زبدۃ الملک علی شیر والی ریاست جالور جیسے بڑے شخص جب بندگی میاں سید خوندمیرؓ اور خلیفہ گروہؓ کے دائرہ میں بیانِ قرآن سننے کو آتے تو کوئی فقیر دائرہ اٹھ کر ان کو تعظیم نہ دیتا حالانکہ کئی فقیروں نے حالت کسب میں ان کا نمک کھایا تھا باوصف اس کے اہل نفس سے اس قدر بے پرواہی کی جاتی۔ (انصاف نامہ باب ٦)

ایک روز نظام [1] الملک بادشاہ احمد نگر بندگی میاں شاہ دلاورؓ کے دائرہ میں آیا فقیرانِ دائرہ صف پر بیٹھے ہوئے تھے جگہ نہیں تھی ایک فقیر نے اٹھ کر بادشاہ کو جگہ دی، حضرت شاہ دلاورؓ کو معلوم ہونے پر اس کو دھکا کر دائرہ سے نکال دیا کہ تم نے طالب دنیا کی رعایت کی۔

گاڑیوں میں سوار ہوتے وقت سہل انکاری:۔ میاں سید خوندمیر صدیقِ ولایتؓ میاں شاہ نعمتؓ میاں شاہ نظامؓ اور میاں شاہ دلاورؓ وغیرہ اصحاب مہدی علیہ السلام نماز عید کو جاتے وقت ملک راجا بن ملک پیارا ابن ملک میٹھا جاگیر دار کھانبیل و منصب دار دوصدا ایسی ان کی سواری کے لئے اپنی گاڑیاں ان کے راستہ میں ٹھہراتے باوجود اتنی حُسن عقیدت کے آپ سوار ہونے سے لاپراوہی کے ساتھ انکار کرتے پھر بہت ہی منّت سماجت اور خدا واسطہ پر خیال کر کے سوار ہوتے (انصاف نامہ باب٦)

حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ ولایتؓ نماز جمعہ وعیدین کو کس شان سے جاتے:۔ ملک راجا ملک شرف الدین ملک محمد حسین المخاطب بہ سرانداز خان ملک عبداللطیف المخاطب بہ شرزہ خاں ملک فخر الدین المخاطب بہ قتلو خاں ملک بخن ابن ملک احمد وغیرہ بڑے بڑے امیر بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے پٹن نمازِ جمعہ وعیدین کو جاتے وقت اپنی گاڑیاں پہلے ہی سے راستہ پر لا کھڑا کر کے حضرت کو سوار ہونے کے لئے عرض کرتے اور بعض اوقات گرمیوں کے موسم میں آپ کے سر پر چادر کا سایہ کیا جاتا ڈھال کا اور بعض اوقات امرا اپنے چھاتوں (یعنی چھتریوں) کا سایہ کرتے (دفتر اول رکن ۷)

رسومات سے احتراز:۔ شادی بیاہ موتا میں خلاف شرع کوئی فعل نہ کیا جاتا نہ رسم وعادت وبدعت ہونے پاتی۔ بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ ولایتؓ کے دائرہ عالیہ میں بندگی میاں سید ابراہیم فرزند حضرت مہدی علیہ السلام کی اشاعت کی غرض سے خوب گھی ڈال کر دیگیں پکائیں اور اذن عام دیدیا گیا کہ کوئی آؤ کوئی کھاؤ کوئی لے جاؤ شہر احمد آباد کے لوگ جوق

---

[1] یہ بادشاہ مصدق مہدیؑ تھا اور نہایت اعتقاد سے بزرگوں کو گجرات سے بلا کر احمد نگر میں بسایا تھا۔

جوق آئے اور کھانا کھایا اور بعض لوگ رومال میں کھانا باندھ کر اپنے گھر لے گئے گھی اسقدر تھا کہ کپڑوں سے نکل نکل پڑتا تھا۔ اس دعوت عام سے شہرت ہوگئی کہ فرزندِ مہدیِ موعود علیہ السلام کی شادی ہے۔ یوں سیدنا مہدیِ موعود علیہ السلام کا اسمِ مبارک عام ہوگیا۔ اور اذن عام دینے سے بندگی میاں کا مقصود اصلی یہی تھا۔ اس دعوت ولیمہ کے موقعہ پر کھانا بھی خوب کھلایا گیا۔ اور شب گشت بھی کیا گیا جس میں بالخصوص فرزند مہدیؑ کی شادی کا اظہار پیش نظر تھا لیکن اس شادی میں خلاف شرع کوئی فعل نہ ہوا دولہے نے ریشمی زرین لباس پہنا نہ ڈھول بجایا گیا نہ ڈومنیوں نے ڈھولک بجائی نہ کوئی بے جا رسم ہوا۔ بندگی میاں جیسی ذات جو کہ تابع تام مہدیِ موعود علیہ السلام ہے اور جن کی ذات کی نسبت سیدنا مہدی علیہ السلام نے یہ فرمایا ہے کہ بھائی سید محمودؓ اور بھائی سید خوندمیرؓ دین میں کوئی لغزش نہ کریں گے پھر فرمایا بھائی سید خوندمیرؓ تمہارا قدم بندہ کے قدم پر ہے تو کیا ایسی مبشر ہستی سے خلاف شرع افعال سرزد ہونے کا خواب میں بھی خیال آسکتا ہے۔ (معاذ اللہ پناہ بخدا)

دُرّے کیوں لگائے گئے:۔ خلاف شرع افعالِ سرزد ہونے پر درّے لگائے جاتے۔ یہ فعل ہر صحابیِ مہدیؑ کے دائرہ میں علی العموم رہا ہے چنانچہ بندگی میاں شاہ نعمتؓ کے دائرہ کے ایک فقیر نے اپنی لونڈی کو حد سے زیادہ مارا بندگی میاں نعمتؓ نے اس کو بلا کر مارنے کی وجہ دریافت کی اس نے کہا کام نہیں کرتی۔ حضرت کے یہ معلوم کرنے پر کہ حد سے زیادہ کام لیتا ہے اس کو درّے لگانے کا حکم دیا۔ شوخی سے جواب دینے اور اس امر کو ظلم پر محول کرنے کی وجہ دُرّوں پر درّے لگائے گئے اور بالآخر دائرہ سے نکال دیا گیا۔ (انصاف نامہ)

بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے اپنے دائرہ کے کئی فقیروں کو صحابۂ مہدیؑ کا پاس ادب نہ کرنے پر درّے لگانے کے بعد صحابی سے معافی منگوائی۔ اور تجدید نکاح کا حکم دیا (صراحت کے لئے ملاحظہ ہو سراج منیر)

باندی کے بدلے بیٹھی دھوپ میں:۔ ایک روز بندگی میاں سید خوندمیرؓ کی روزجۂ بی بی عائشاؓ عرف اچھی بی بی صاحبہ نے دھوپ میں بڑیاں سکھائیں اور اپنی باندی بائی پھولی سے کہا کہ ذرا دیکھنا کوے کتے نہ کھائیں۔ بھائی پھولی دھوپ میں بیٹھ کر دیکھتی رہی زیادہ عرصہ تک دھوپ میں رہنے سے پسینہ پسینہ ہوگئی۔ بندگی میاںؓ مسجد سے گھر میں تشریف لائے۔ لونڈی کی یہ کیفیت دیکھ کر آپ کو رنج ہوا آپ نے بائی پھولی کو اٹھا کر اپنی صاجزادی بی بی فاطمہؓ عرف بوافتّان کو بلا کر دھوپ میں اتنی دیر تک بٹھادیا کہ وہ بھی لونڈی کی طرح پسینہ پسینہ ہوگئیں اور حضرت نے اچھی بی بی صاحبہ سے فرمایا کہ بیٹی کو تو ٹھنڈے سایہ میں رکھیں اور باندی کو دھوپ میں بٹھائیں، پھولی کا انصاف یہی ہے بیٹی کو کدھوپ میں بٹھانے سے ماں کڑ کڑائیں۔ مگر بندگی میاںؓ نے کچھ التفات نہ کیا کیونکہ حضرت صدیقِ ولایتؓ بیٹی اور باندی کو ایک ہی نظر سے دیکھتے تھے (انتخاب المولید)

ترکِ دنیا کرتے وقت شجاعانہ شوق:۔ ملک مجاہد عرف ملک منجھو دساڑے کے امیر اور سلطان محمود بیگڑا کے

مصاحب تھے۔ بوڑھے ہوجانے پر آپ نے ترک دنیا کا ارادہ کیا گھر سے نکلتے وقت کمر میں کٹھار باندھی اور ڈھال تلوار سے آراستہ ہوکر ہاتھ میں بھالا لیا اور دوڑتے ہوئے اپنے مرشد بندگی میاں بھائی مہاجرؓ کی خدمت میں آئے لوگوں نے پوچھا دوڑتے ہوئے آنے کی کیا وجہ تھی؟ کہا کوئی یہ نہ سمجھے کہ منجھو نے از کار رفتہ ہوجانے کے بعد ترک کیا ہے اس وقت بھی بندہ کے دل میں ہمت اور بدن میں قوت اور مذہبی جوش موجزن ہے (خاتم سلیمانی)

قطب الدین! واہ ملک مجاہد آپ نے تو سپاہیانہ شجاعت کا مظاہرہ خوب کیا۔

کھانے پر سے دست کشی:۔ بندگی میاں سید محمود ثانیِ مہدی رضی اللہ عنہ کے دائرہ عالیہ میں آئے دن فاقہ کشی رہا کرتی تھی۔ ایک دن آپؓ کھانا کھا رہے تھے دروازے پر میاں بابن عامل سویت نے دستک دی آپؓ نے بائی رتنی کو بھیجا کہ دیکھو کیا کہتے ہیں۔ میاں بابن نے بائی رتنی سے پوچھا کہ خوندکار کیا کررہے ہیں۔ کہا کھانا تناول فرما رہے ہیں کہا کہ مت کھائیو کہ دائرہ میں فاقہ ہے۔ بائی رتنی واپس آئی اور کچھ نہ کہا حضرت نے پکار کر پوچھا کہ میاں بابن کہو کیوں آئے ہو عرض کیا خوندکار کچھ نہیں فرمایا بولو اور سچ کہو عرض کیا دائرہ میں فاقوں کی وجہ سے بہت اضطرار ہے۔ حضرت نے سنتے ہی فرمایا کہ بندہ کیا خاک کھائے کہ بھائی تو بھوکے ہیں اور میں کھاتا ہوں۔ حضرت نے یہ فرما کر اسی وقت کھانے پر سے ہاتھ کھینچ لیا۔ آپ کی زوجہ محترمہ حضرتہ بی بی کدبانو رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے گلے سے زیور اتار کر حضرت کی خدمت میں للہ پیش کیا۔ حضرتؓ نے بازار بھیج کر فروخت کروایا اور فقرائے دائرہ میں اس کی سویت کرلی۔ اور مضطروں کے لئے فتوح کی صورت دیکھ کر کھانا شروع کیا۔ (خاتم سلیمانی)

قطب الدین! حضرت نے برادرانِ دائرہ کے ساتھ ہمدردی کا بہترین نمونہ بتلایا کہ ان کے دکھ میں دکھ اور سکھ میں سکھ خدا ہم کو بھی حضرتؓ کا یہ صدقہ نصیب کر۔

آخر آپؓ کا حجرہ بھی کیوں گرا ؟:۔ ایک روز بارش کے ایام میں تیز ہوا اور جھڑی کی وجہ سے حضرت ثانیِ مہدیؓ کے دائرہ کے کل حجرے گر گئے صرف آپؓ کا حجرہ باقی رہ گیا آپؓ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی خداوندا بندہ کا حجرہ بھی گر جائے تا کہ سب بھائیوں کی تکلیف میں بندہ بھی شامل ہوجائے۔

قطب الدین! اللہ اللہ گھانس پھونس کے حجرے گر جانے سے فقیرانِ دائرہ کو کس قدر تکلیف ہوئی ہوگی کس سے سوال نہیں کرسکتے کسی کے مکان پر ٹھہر نہیں سکتے۔ بدن پر پورا کپڑا نہیں پیٹ میں فاقے اوپر سے برسات اور کلیجے کو کپکپا دینے والی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے سنّاٹے بتاؤ کہ تکلیف میں کیا بات باقی رہی۔ باوجود اس کے عشق خدا فیضانِ ولایت کی بوچھاڑ اور مرشد کی مربیانہ نظر نے ان تمام تکلیفوں کو ان کی نظر میں ہیچ کردیا تھا۔

شہادت کے وقت بھی ثابت قدمی:۔ جن دنوں احمد آباد میں مہدویوں کی تکفیر اور قتل و تاراج پر فتوے لکھ لکھ کر شائع کئے جارہے تھے جن میں ایک فتوے پر تو اکیاون علماء کی مہریں ثبت تھی ان فتوؤں کی بنا پر مصدقوں کو تصدیقِ مہدی علیہ السلام سے انکار نہ کرنے پر سخت ایذائیں دینا شروع کر دیا گیا تھا لوہے کا پنجہ کوّے کے پاوں کے مثل بنا کر تصدیق سے نہ پلٹنے والوں پر داغ دیئے گئے گرم گرم ریت پر لٹا کر ان کے سینوں پر چکّی کے پاٹ رکھے گئے۔ (خاتم سلیمانی) اور گیارہ مصدقوں کو ناحق شہید کر ڈالا۔ ان فتوؤں میں تظلم و اشتعا لک بڑھانے کی غرض سے یہ بھی بنایا گیا کہ جو ''شخص ایک مہدوی کو مارے گا اس کو دانتی واڑے کے دس قزاقوں کو مارنے کا جتنا ثواب ہوگا فتوؤں اور تظلّم اور تعدی نے احمد آباد میں عام شورش پیدا کر دی، دو رنگریز مس حیاں کبیر اور میاں اسمٰعیل نے جن کی عمر اٹھارہ اور چودہ سال کی تھی کس استقامت فی الدین کے ساتھ اپنی جان عزیز نامِ مہدی علیہ السلام پر نثار کر دی اور پسماندوں کے لئے بہتر نمونہ چھوڑ گئے۔ ان کی تھوڑی سی کیفیت یہاں بیان کی جاتی ہے۔

واقعہ:۔ جب ظالموں کی جماعت ان دونوں کے سامنے آئی اور بآواز بلند کہنے لگے کہ دینِ مہدیؑ سے پلٹ جاؤ یا اپنا سر تلوار پر تصدق کر دو۔ یہ آواز سنتے ہی دونوں بھائی دوکان سے نیچے اتر آئے اور ہمت و استقلال کے ساتھ کہنے لگے کہ ہم مصدق مہدیؑ ہیں ہمارا جان وتن مہدیؑ پر قربان ہے۔ ہمارا مال و اسباب مہدیؑ پر فدا ہے منکروں نے ان کو طرح طرح کی ایذائیں دینا شروع کیا کہ کسی طرح بھی تصدق سے پلٹ جائیں لیکن ان کی زبان سے یہی نکلتا تھا کہ ''**مہدیِ موعودؑ آئے اور گئے آمنّا وصدّقنا**'' تم ہمارے جسم کو تکلیف دے سکتے ہو لیکن ہمارے جان و دِل کو کیا کر سکتے ہو کسی نے کہا ان کی بوڑھیا ماں کو بلاؤ اور کہو کہ تیرے بیٹوں کو سمجھا کر تصدیق سے باز آئیں اور اپنی جان جوکھم میں نہ ڈالیں؛ ماں نے اپنے کلیجے کے ٹکڑوں سے کہا کہ یہی وقت ہے نامِ مہدیؑ پر جان نثار کر دینے کا، میری خوشی اسی میں ہے کہ تمہارے سر کے خون سے زمین کی ریت سُرخ دیکھو، جاؤ تصدق ہو جاؤ اور ماں کا دِل ٹھنڈا کرو۔ خدا کی جناب میں لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میرا جننا اور پالنا اور پوسنا چیز ہو گیا ماں کھڑی ہوئی اپنے بیٹھوں کی جانثاری دیکھ رہی تھی۔ بڑے بھائی نے کہا پہلے تم میرے چھوٹے بھائی کو قتل کر دو، جلاّدوں نے کہا زندگی بھی کیا ہی پیاری ہوتی ہے بڑے بھائی نے کہا ایسا نہیں ہے بلکہ میں اس لئے کہتا ہوں کہ میرا چھوٹا بھائی میرے سر کو خاک وخون میں آلودہ دیکھ کر مارے محبت کے کہیں بے قرار نہ ہو جائے۔ آخر دونوں بھائی تہہ تیغ ہو کر بالائے فلک چلے گئے۔

قطب الدین ! اگر کوئی جانباز امیر میدانِ جنگ کا دیکھا ہوا پیرزادہ یا پٹھان ایسی ہمت واستقلال کے ساتھ شہید ہو جائے تو کوئی تعجب وحیرت کی بات نہیں ہے۔ یہ بیچارے رنگریز بچّے تلوار تو کیا کبھی کٹھار نہ پکڑے ہوں گے دھمکیوں

سے ڈر جانے والے کسی کا کٹا ہوا سر دیکھ کر بے ہوش ہو جانے والے ایسے غریب لوگوں کا محض مذہب کے لئے طرح طرح کی اذیت اٹھانا اوران اذیتوں کو صبر واستقلال کے ساتھ برداشت کرنا اور بالاخر کمال شوق سے اپنی جان مہدیؑ پر نثار کر دینا قابلِ تعریف ہے صد آفرین اس ماں کو اور ہزار آفرین ہے بیٹوں کو جن کا شاہکار اس وقت بھی دلوں میں جوش شہادت پیدا کر دیتا ہے خداوند ہم کو بھی ان تینوں کے صدقے میں رکھے۔

قومی جمیت کا زندۂ جاوید نمونہ:۔ حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ ولایت رضی اللہ عنہ کھانبیل میں کھانا کھارہے تھے کہ احمد آباد کے ایک فقیر دائرہ نے آکر خبر دی کہ احمد آباد کے پورے احمد پور میں مہدویوں پر ایسا ایسا ظلم وستم ہورہا ہے فقیر نے تمام کیفیت تفصیل سے بیان کی۔ آپ نے بار دیگر پوچھا کہ کیا ثابت قدمی سے سر دیا فقیر نے عرض کیا ہاں خوندکار ! آپ نے اسی وقوت کھانے پر ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا یہ بھائی میری شہادت کے امام ہیں۔ اب ہم پر فرض ہوگیا کہ جنگ کی تیاریاں کریں آپؓ نے اُسی وقت مُلّا کبیر الدین کو فارسی میں خط لکھا اور حضرت خلیفہ گروہؓ کے ساتھ احمد آباد بھیجا اس خط کے آخری پیراگراف کا خلاصہ یہ ہے کہ پچیس سال سے سید محمد مہدیِ موعودؑ اور آپ کے تابعین اس بات کی فریاد کر رہے ہیں کہ تمام مسلمانوں میں سے جو شخص ہم میں سے قصور یا نقصان دیکھے اس کو چاہیئے کہ علمی دلیل سے ہم کو روکے تا کہ خدا کے ہاں اجر پائے لیکن کوئی شخص دلیل سے ہمیں نہیں سمجھا تا مگر ہمیشہ حکومت اور غلبہ سے ہم پر بدعت اور ضلالت کا حکم کرتے ہیں۔ اسوقت تو اس قدر ظلم بڑھ گیا ہے کہ ہم میں سے بعضوں کو مارا اور بعضوں کو قید کیا۔ اور بعضوں کا اخراج کیا مسجدیں جلائیں حجرے ویران کر دیئے اور طرح طرح کی ظلم وتعدی سے پیش آئے سنا جاتا ہے کہ احمد آباد میں مہدویوں پر سخت ظلم ہورہا ہے اور اب تو انتہا کو پہونچ گیا ہے ایسی صورت میں ہم پر لازم ہے کہ دینِ خدا کی نصرت کیلئے ہم اپنی جانیں نثار کر دیں تا کہ خدا بھی ہماری مدد کرے۔ وَ لَیَنۡصُرَنَّ اللّٰهُ مَنۡ یَّنۡصُرُهٗ (سورۂ حج۔ آیت ۴۰) اگر چہ کہ ہم تھوڑے اور ضعیف ہیں لیکن ہمارا پروردگار توانا اور غالب ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیۡزٌ ۝ (سورۂ حج۔ آیت ۴۰) یاد رہے اگر جلد استیصال نہ کیا گیا تو فتنہ پیدا ہوگا۔ اور بہت سے لوگ مارے جائیں گے۔

قطب الدین ! اگر صدیقِ ولایتؓ کے اوپر یا آپؓ کے سگوں پر ظلم ہوتا اور بندگی میاںؓ بدلہ لینے تیار ہو جاتے تو کوئی تعجب کی بات نہ تھی جن مصدقوں پر ظلم ہوا وہ پہلے تو پڑوسی بندگی میاںؓ کے سگے نہیں امیر نہیں عالم نہیں غریب قوم کے غریب لوگ وہ بھی کھانبیل سے چالیس کوس دور پڑے ہوئے ایسے غریبوں کے ساتھ آپ نے محض خدا واسطے قومی جمیت و ہمدردی کا جس جوش اور جلے ہوئے دل سے اظہار کیا اور بالآخر آپ اور آپ کے رفقا شہید ہوگئے آب زر سے لکھنے کے قابل ہے بندگی میاںؓ کا شاہکار اس وقت بھی زندہ ہے اور تمام قوم مہدویہ میں قیامت تک زندہ رہے گا۔

ساتواں باب

اللہ والے ایسے ہوتے ہیں اللہ والوں کی اللہ پر نظر

شاہ کی چوٹ شکر کی پوٹ:۔ ایک دن بندگی میاں شاہ نظامؓ کہیں اکیلے تشریف لے جارہے تھے راستہ میں ایک سرکاری ملازم نے آپؓ سے کہا کہ بیگار اٹھالو آپ نے بلا تامّل بیگار اٹھائی،ضعیف العمری کی وجہ آپؓ ذرا آہستہ آہستہ چلنے لگے شوخ اور بے درد سپاہی نے آپ کو دو چھڑیاں دھردیں آپؓ نے کچھ نہ فرمایا اور خاموشی سے بیگار اٹھائے چلتے رہے راستہ میں یا مقام پر پہونچنے پر بعض مصدقوں نے آپؓ کو دیکھ کر صدق عقیدت سے قدمبوسی کی یہ کیفیت دیکھ کر ظالم سپاہی کو بہت پشیمانی ہوئی اور آپ سے اپنی اس گستاخی کی معافی چاہی حضرتؓ نے اسکو معاف کردیا تھوڑی دیر کے بعد کہیں سے شیرنی آئی۔آپؓ نے بندگی میراں حضرت مہدیِ موعود علیہ السلام کی زبانِ مبارک سے نکلا ہوا یہ کلام اپنی زبانِ مبارک سے دھرایا کہ ''شاہ کی چوٹ شکر کی پوٹ'' چھڑیاں کھاتے وقت بھی آپؓ کی نظر خدا پر تھی۔اب مٹھائی ملنے پر بھی خدا ہی پر نظر رہی بندگی میاں شیخ مصطفٰی گجراتیؒ اپنے مکتوب میں فرماتے ہیں ''ہر چہ از دوست می رسد نیکواست''

قطب الدین! اللہ اللہ اگر آپ کا لباس ذرا شاندار ہوتا تو پولیس کے سپاہی کو بیگار میں لینے کی جرأت نہ ہوتی معلوم ہوتا ہے کہ جسمِ مبارک پر پھٹا پرانا اور سر پر موٹی سوت کی معمولی دستار ہوگی اور عجب نہیں کہ پاؤں میں جوتا بھی نہ ہو۔باوجود یہ کہ آپؓ شاہ دوجہاں اور دستگیر خاص وعام تھے اگر آپؓ چاہتے تو آپ کی ایک نظر پر عتاب پولیس کے جوان کو وہیں جلا کر خاک سیاہ کرڈالتی۔لیکن بندگانِ خدا ہمیشہ بندگی ہی کی شان میں رہ کر بندگی ہی کے کام کرتے ہیں حالانکہ باطن میں جو ہیں سو ہیں۔ان کی حق شان کو حق تعالیٰ ہی جانتا ہے۔قندھار میں شہ بیگ ارغون کی طلبی پر سیدنا مہدی علیہ السلام کے ساتھ میاں شاہ دلاورؓ بھی گئے سپاہیوں نے ان کے سر پر لٹھ مارا تو بھی ساتھ نہ چھوڑا دوسرے روز شاہ بیگ نے حضرت مہدی علیہ السلام اور آپ کے مہاجرین کی دعوت کرکے الوان نعمت بھیجے حضرت مہدیِ موعود علیہ السلام نے بندگی میاں شاہ دلاورؓ سے مخاطب ہوکر فرمایا شاہ کی چوٹ شکر کی پوٹ۔

اولیاء اللہ کی طبیعت دو قسم پر:۔ حضرت مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں بعض اولیاء اللہؒ کی طبیعت سانپ بچھو کے جیسی ہوتی ہے کہ ان کو خلق خدا سے اذیت پہونچتے ہی اس کو تیر لگادیتے ہیں۔اور بعض اولیاء اللہؒ پیغمبروں اور اولیائے کامل کے طریق پر مچھلی کے جیسے ہوتے ہیں کہ مچھلی کو ایذا دیتے ہی دور بھاگتی ہے اور انتقام کے درپے نہیں ہوتی۔یوں یہ بندگانِ خدا ایذا و تکلیف صبر کرتے بلکہ ان کے لئے بخشش ومعافی چاہتے ہیں۔

اسی حکیم کو بلا کر دائرہ میں علاج کراؤ:۔ بندگی میاں سید اشرف بن بندگی میاں سید میراں ستونِ دینؒ بن حضرت خاتم المرشدؒ، خلیفہ حضرت بندگی میاں سید نور محمد خاتم کارؒ کے بیانِ قرآن کی تاثیر اور پسخوردہ کے اثرات اور اخلاق عالیہ کو دیکھ دیکھ کر لوگ دور دور سے آنے اور تصدیق سے مشرف ہونے لگے (پالن پور سے پٹن بیس کوس (تیس میل) ہوتا ہے) وہاں کے لوگ بھی آپ کے اخلاق حمیدہ سے متاثر ہوئے پالن پور اور پٹن کے ملّاؤں نے دیکھا کہ صرف حضرت کے دائرہ میں مرد عورتیں اور بچے ملا کر بارہ تیرہ سو نفوس کا مجمع کثیر ہے۔تمہیانی بہادری پٹھان اور سندھیوں کے ساتھ جالوری سب کے سب آپ کے مریدین میں اور جوق جوق ان کے مرید ہو رہے ہیں جس کی وجہ ہماری عزت میں بہت گھٹاؤ ہو گیا ہے اس لئے ان کے دلوں میں حسد کی آگ بھڑک اٹھی اور اسی تاک میں تھے کہ استغفر اللہ آپ کا خاتمہ کر دیں بندگی میاں سید اشرف کے مزاج مبارک میں حرارت تھی یا آپ کے عشق کی آگ بھڑکتی رہتی تھی۔اس لئے آپ نے دائرہ پالن پور میں کنویں اور اپنے حجرے سے متصل پختہ حوض بنایا تھا کنویں کے منہ پر پتھر کی کنڈی سے تانبے کا نل نصب کر دیا تھا جس سے شرعی حوض بآسانی بھر جاتا ذکر اللہ کے وقت آپ اکثر پانی میں بیٹھا کرتے تھے ایک روز آپ بیمار ہو گئے لوگوں کے عرض کرنے پر بالخصوص نواب مجاہد خاں حاکم پالن پور کے اصرار پر پٹن سے حکیم بلوایا گیا حکیم نے علاج شروع کیا چونکہ پالن پور اور پٹن کے ملاؤں نے حکیم کو رشوت دی تھی کہ دودھ میں زہر دے کر حضرت کو شہید کر ڈالے حکیم نے جوشاندہ لکھدیا تھا ابھی کا دھرا چولہے ہی پر تھا حکیم نے آپ کی باندی چمپا کو بلا کر ایک پڑیا دے کر ہدایت کی کہ اس کو بھی گاڑھے میں ملا دے حکیم پڑیا دے کر فرار ہو گیا حضرت نے جوشاندہ پیا، پیتے ہی قئے ہوئی کچھ طشت میں گری کچھ کپڑوں پر، بیقراری بڑھ گئی اور تھوڑی ہی دیر میں آپ کی شہادت ہو گئی واصل حق ہونے سے تھوڑی دیر پہلے دائرہ کو وصیت کی کہ اور مجاہد خاں کو کہلایا میں نے حکیم کو خدا واسطے معاف کر دیا ہے اس لئے گرفتار کر کے اس کی گردن نہ اڑانا اور دائرہ کے لوگوں کو یہ ہدایت کی کہ اسی حکیم کو بلا کر علاج کرایا کرو۔

قطب الدین! سبحان اللہ اس کا نام تو اللہ پر نظر اس کا نام تو دوست دشمن برابر اس کا نام تو اسباب سے نظر اٹھ جانا حکیم کو معاف کر دینا تو آسان بات ہے لیکن یہ بات کتنی مشکل ہے کہ اپنے ہی دائرہ کے فقیروں کو جن میں عورت بچے اور قرابتدار بھی شامل ہیں۔تاکیداً یہ ہدایت کرنا کہ جس حکیم نے مجھے زہر دیا ہے اسی حکیم کو بلاؤ اور اسی کا علاج کراؤ۔خداوندا حضرت کے صدقہ میں ہم کو بھی ویسی ہی نظر عطا فرما۔آمین

جادو سے شہید ہو گئے مگر کبھی بددعا نہ دی:۔ جس زمانے میں بندگی میاں سید میراں ستونِ دینؒ بن حضرت خاتم المرشدؒ بن حضرت صدیقِ ولایتؒ کا دائرہ جالور میں تھا سارنگ مہاتما نے نیابت خانہ بنایا حضرت ستونِ دین کو یہ امر شاق

گزرا آپ نے زبدۃ الملک نواب غزنی خان حاکم جالور کو دہلی خط لکھا کہ تم مسلمانوں کی حکومت ہوتے ہوئے بالخصوص ہماری موجودیت میں نیابت خانہ تمہاری دارالریاست میں ہندو اپنے اختیار سے بنائیں یہ امر خلاف شرع ہے۔ بہتر یہ ہے کہ اس کے گرادینے کا حکم جلد نافذ کرو۔ ورنہ ہمارا جالور میں رہنا محال ہے غزنی خان نے بڑی عقیدت اور فدائیت کے ساتھ میاں سید میراں کو عریضہ لکھا کہ خوندکار کو سب طرح اختیار ہے جو چاہو سو کریں اور اپنے بھائی ملک فیروز خاں کو لکھا کہ اپنے مرشد کی خدمت میں جاؤ اور حضرت کے ارشاد کی تعمیل کرو بلکہ تم خود ہی سب کو لے کر حضرت کے ساتھ شریک ہو جاؤ میاں سید میراںؒ اپنے دائرہ کے سب فقیروں کو ساتھ لے کر شہر جالور میں تشریف لے گئے۔ شہر کے قاضی اور مسلمان اور فیروز خاں حضرت کے ساتھ شریک ہو گئے بت خانہ توڑا۔ حضرت دائرہ میں تشریف لائے اور مہا تما سارنگ کو رسّی سے باندھ کر کوتوال کے حوالے کیا۔ اس واقعہ سے ہندوؤں کے دل میں حسد کی آگ پیدا ہوگئی۔ لیکن انتقام کے لئے کوئی صورت پیدا نہیں ہوئی تھی۔ آخر مہا تما سارنگ نے ایک مسلمان سنگتراش ابوجی سے کہا کہ یہ جادو کا بت ہی خفیہ طور پر ایسی جگہ دفن کرو جہاں ہر وقت حضرت آمدورفت رکھتے ہیں۔ میں تجھے خوش کروں گا۔ ابوجی نے حصول زر کے عشق میں وہ بت کسی وقت مسجد کی دہلیز کے پتھر کے نیچے دفن کر دیا۔ دفن کے چند روز بعد جادو کا اثر شروع ہو گیا۔ پہلے آنکھوں کی بینائی کم ہوتے چلے گئی۔ بالآخر بالکل چلے گئی آپؒ کے صاحب زادے میاں سید اشرف حضرت کا ہاتھ پکڑ کر مسجد میں لانے لگے اس کے بعد شنوائی میں فرق آنے لگا بالآخر وہ بھی قطعی چلی گئی ساتھ ہی قوت شامہ بھی ایسی گئی کہ خوشبو بدبو کچھ بھی تمیز نہ رہی تمام جسم کی کمزوری بڑھ گئی۔ اور اعضا رئیسہ بیکار ہو گئے وصال سے چوبیس روز پہلے سینہ میں سخت درد شروع ہوا اور ضیق النفس کا یہ حال تھا کہ اوپر کا دم اوپر اور نیچے کا دم نیچے، سونے نہیں دیتا تھا۔ رات اور دن بیٹھے کے بیٹھے رہتے۔ کھانا تو کیا کھا سکتے پتلی پتلی کوئی چیز رہی تو پی لیتے وصال سے چار پانچ روز پہلے بیقراری رہی اور ناک سے خون جاری ہوا۔ بس اس وقت سے حضرت کی حالت بدل گئی غیب کی چیزیں پیش نظر ہوگئیں معاملے دیکھے تجلیات کا ورد ہوا اور خدا جانے کیسے کیسے راز کا اظہار ہوا جس کی نسبت آپ خود ہی زبان مبارک سے فرماتے ہیں۔

سِرّے است دریں سینہ کہ گفتم نہ توانیم دُرّے است دریں بحر کہ سُفتم نہ توانیم
اشکال دریں است کہ ما مشکل خود را گفتم نہ توانیم و نہفتم نہ توانیم

حضرت کا وصال ۱۷ محرم ۹۱۵ھ جمعرات کے دن ہوا (انتخاب الموالید)

مگر واہ بدعا کا ایک لفظ بھی آپ کی زبانِ مبارک سے نہ نکلا نہ مہا تما کیلئے نہ ابوجی کے لئے اگر چہ کامل چھ مہینے تکلیف

اٹھائی لیکن ایسی تکلیف میں بھی آپ کی نظر محض اللہ پر تھی۔اور یہ شعر آپ کی زبان حال سے جاری تھا

من از بیگانگاں ہر گز نہ رنجم کہ بر من انچہ کردآں آشنا کرد

حقیقت میں تسلیم اسی کا نام ہے سیدنا مہدی علیہ السلام نے اپنے دامات (بی بی فاطمہؓ کے پہلے شوہر) ملک برہان الدینؓ کے لئے فرماتے ہیں کہ ملک برہان الدین ذات خودرا یہ خدا دادہ ذات خدا حاصل کرد بندگی میاں سید میراں کو بھی بندگی ملک برہان الدینؓ کا صدقہ حاصل تھا۔خدا ہم کو بھی حضرت کے صدقے میں رکھے۔

باوجود پاؤں میں ناسور پڑ جانے کے اللہ پر نظر:۔ بندگی میاں سید محمود ثانیِ مہدیؒ کے بیان قرآن میں اتباع تام کی برکت سے وہی اثر تھا جو سیدنا مہدی علیہ السلام کے مراداللہ بیان میں تھا۔آپؒ کے تاثیر بیان کے قائیل نہ صرف صحابہؓو مصدقین مہدی علیہ السلام تھے بلکہ مخالفین میں بھی اس کا خاص چرچا تھا چنانچہ علمائے احمد آباد خلیل خاں المخاطب بہ سلطان مظفر ثانی (۹۱۷ھ-۹۳۲ھ) م (۱۵۱۲ء-۱۵۲۶ء) مدت حکومت ۱۵ سال بن محمود بیگڑہ کو بمقام چاپانیر شکایتی عرضی کے طور پر لکھا کہ بندگی میاں سید محمود خلق کو دعوت دیتے ہیں یعنی بیانِ قرآن سے صدہا لوگ جمع ہوگئے ہیں اور شہرت بھی بڑھ گئی ہے اور جا بجا خلیفے بھیج کر تبلیغ دین کے لئے ٹھہرائے گئے ہیں۔اور بہت سے امیر اور شریف آپ کے حلقہ ارادت میں آگئے ہیں۔ اور مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔اس لئے بادشاہ اسلام پر لازم ہے وہ اس فتنہ کو پہلے اس سے کہ بہت زور پکڑ جائے ابھی سے استیصال کردیا جائے اگر ایک زمانے تک ایسی ہی رفتار رہی تو بہت لوگ گمراہ ہوجائیں گے پھر اس کا دور کرنا مشکل ہوجائے گا۔اور پادشاہوں پر اس شر وفساد کا دور کرنا فرض ہے۔اس عرضداشت کی وجہ سلطان مظفّر کے ملازم دائرہ بھیلوٹ شریف میں آئے آپ کے پاؤں میں وزن دار بیڑیاں ڈالیں اور گاڑی میں بٹھا کر احمد آباد لے گئے اور مجلس کے ایک جالی دار کمرہ میں قید کردیئے گئے تاکہ لوگ آ آ کر شاہی حکومت کا دبدبہ دیکھیں اور مرعوب ہوں۔کامل چالیس روز کے بعد رہائی ہوئی۔ لیکن بیڑیوں کی گرانی کی وجہ سے پاؤں میں بڑے بڑے ناسور پڑ گئے تھے۔مزاج پرسی کرتے وقت آپ فرماتے ''مجھ سے مت پوچھو کہ مزاج کیسا ہے اگر کہوں کہ ٹھیک ہے تو جھوٹ ہوتا ہے اور کہوں کہ سخت تکلیف ہے تو مالک حقیقی کی شکایت ہوتی ہے آخر اسی تکلیف سے آپؒ کا وصال ہوگیا (تاریخ ۴/رمضان ۹۱۸ھ)۔

لیکن سلطان مظفر یا علما و مشائخین کی نسبت کبھی کوئی کلمہ زبان مبارک سے نہ نکلا نہ ان کو بد دعا دی۔ بد عا وہی دیتا ہے جس کی نظر ظاہر پر رہتی ہے۔آپؒ کی نظر تو ایسی سخت تکلیف کی حالت میں بھی اللہ ہی پر تھی اور ہونی ہی چاہیئے کہ آپ مہدی ثانی ہیں۔

میدانِ جنگ میں بھی ذات پر نظر:۔ بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ ولایتؓ پر محض اس وجہ سے کہ آپ بیانِ قرآن سے لوگوں کو اللہ کی طرف بلا رہے ہیں۔ چشم سر اور چشم دل سے بہ اتباع مہدی علیہ السلام بفحوائے آیت **قُلْ ھٰذِہٖ سَبِیْلِیْٓ اَدْعُوْٓا اِلَی اللّٰہِ عَلٰی بَصِیْرَۃٍ اَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِیْ** (سورۂ یوسف۔آیت ۱۰۸) دعوت دیدارِ حق دے رہے ہیں سلطان مظفر ثانی بادشاہ گجرات نے ایک لشکر جرّار عین الملک کی زیر سرداری بمقام کھانبیل بھیجا جہاں آپ کا دائرہ تھا حضرت صدیقِ ولایتؓ نے اس جنگِ بدر ولایت کے مقصود اصلی پر نظر کر کے لشکر اعدا کی نسبت فرمایا کہ ''اس کو برامت کہو وہ خود نہیں آتا بلکہ لایا جاتا ہے'' (دفتر اول باب ۷-۹)

سبحان اللہ حضرت صدیقِ ولایتؓ کا ایک ایک لفظ اس امر کی شہادت دے رہا ہے کہ آپ نظر اس جنگ عظیم میں بھی محض محض خدا ہی پر تھی۔ عین میدانِ جنگ میں جبکہ دونوں طرف لشکر معرکہ آرا ہوا تھا آپؓ نے اپنے خلیفۂ خاص بندگی ملک الہدادؓ سے پوچھا کچھ دیکھ رہے ہو۔ عرض کیا دونوں طرف حق کا ظہور ہے ایک طرف کو نظر جمال و مہر سے مظلوم کیا دوسری طرف کو اپنی نظر جلال و قہر سے ظالم بنایا (خاتم سلیمانی)

سبحان اللہ ماسویٰ اللہ کا پتہ بھی نہیں۔ حضرت خلیفہ گروہؓ فرماتے ہیں۔ یک بین و یک بداں۔

سیدنا مہدیِ موعود علیہ السالم فرماتے ہیں کہ۔

دوئی راد و رکن از خود یکے بیں درتہ و بالا ترا گر ایں میسّر شد ہمین است خانہ خالا

فاقوں سے شہید ہو گئے مگر مرے دم تک اللہ ہی پر نظر رہی:۔ امام الانام حضرت مہدی علیہ السلام گروہ مقدسہ کی یہ چار صفتیں بتائی ہیں۔(۱) ہجرت (۲) اخراج (۳) ایذا (۴) قتال ایذا میں فقر و فاقہ آ گیا۔ بندگی میاں شاہ نظامؓ فرماتے ہیں مومن کو چار وقت عطائے باری ہوتی ہے (۱) فقر و فاقہ کے ایام میں (۲) اخراج کے وقت (۳) زحمت کے وقت (۴) ساعت نزاع میں۔ بندگی میاں شاہ دلاورؓ فرماتے ہیں آگ تین قسم کی ہے (۱) آتش شمشیر فقر (۲) آتش شمشیر آہین (۳) آتش دوزخ۔ پس جو شخص ان دو آگ سے نہ جلا اس کے لئے تیسری آگ آتش دوزخ تیار ہے۔ (حاشیہ)

فرمان حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم **رجعنا من الجھار و الاصغر الی الجھاد الاکبر** فقر و فاقہ سے شہید ہو جانا شہادت کبریٰ ہے۔ اس لئے فقر و فاقہ قوم مہدویہ کی مخصوص علامت ہو گئی تھی۔ اور ہر عاشق خدا کو ہر وقت یہی آرزو رہی کہ ایام فقر و فاقہ میں ثابت قدم رہ کر سرخ روئی کے ساتھ اللہ کے پاس چلا جائے جو کہ اس کا مرجع و منبع ہے اور وطن

اصلی ہے حدیث ہے۔ حُبّ الوطن من الایمانی ۔اسی زرین اصول کی بنا پر ہر طبقہ اور ہر زمانہ میں جماعاتوں کی جماعتیں فقر وفاقہ سے شہید ہوگئیں۔اور شہادت کبریٰ کا رتبہ حاصل کیا۔ چنانچہ دائرہ جیول ملک خاندیس میں حضرت صدیقِ ولایتؓ کے ساڑھے چار سو فقیر چند ہی روز میں شہید ہوگئے خلیفہ گروہؓ کے دائرہ میں ہر روز دس دس فقیرالجوع طعام اللہ سے شکم سیر ہوکر سایرالی اللہ ہوجاتے تھے۔ حضرت بندگی میاں سید نصرتؒ اور آپ کے والد حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؒ (بنی اسرائیل) کی تمام عمر فاقہ میں گذری بندگی میاں سید خوندمیر (بنی اسرائیل) کو سال بھر میں پانچ روپیہ اللہ کے نام پر آئے جس سے اُٹھنّی عشر کی نکال کر اپنے مرشد حضرت خاتم المرشدؓ کو جالور بھیجی بھلا سال بھر میں ساڑھے چار روپیہ میں کیا کھایا اور کیا کھلایا پلایا ہوگا۔ بندگی میاں سید سلام اللہ بن بندگی میاں سید عیسیٰ شہید دانتی واڑہ، خلیفہ خاتم کارؒ توکل میں فرد تھے بندگی میاں سید احمد[1] بن بندگی میاں سید نور خاتم کا رستونِ دینؒ اور آپ کے فقیر فرمان والد سے مسجد میں متوکل علی اللہ صف پر بیٹھے ہوئے شہید ہوگئے۔ سیدنا مہدیِ موعود علیہ السلام کی پانچویں پشت یعنی بالکل نیچے کے طبقے میں بھی بندگی میاں شاہ قاسمؒ کے ڈھائی سو فقیر دائرہ منچپہ میں واصل حق ہوگئے مگر ان فقیرانِ عزیمت قدم نے نہ تو چار پیسے کما کر اپنی جان بچانے کی فکر کی نہ شر گدائی کی طرف میلان کیا جو کہ حسب فرمان حضرت مہدی علیہ السلام رخصت ہے مگر اللہ والے محض اللہ ہی پر نظر رکھتے ہیں۔

یاعبدی کن لی اکن لک (حدیث) من کان اللّٰہ کان اللّٰہ لہٗ

---

[1] بندگی میاں سید احمد، خاتم کارؒ کے بڑے فرزند ہیں جب خاتم کارؒ نے جانب گجرات ہجرت کی اور دہاراسیون چھوڑا دائرہ میاں سید احمدؒ کے حوالے کر کے فرمایا کسی صورت میں دائرہ نہ چھوڑنا چند روز کے بعد اس ملک میں شدید قحط پڑا یہاں تک کہ لوگ ''مردار اور کتے بلیاں کھانے لگے اور سب کے سب دوسری طرف بھاگ گئے مہدوی بھی جو یہاں تھے اس مقام کو چھوڑ دینا چاہا اور حضرت میاں سید احمد کے پاس آ کر، ہجرت کرنے عرض کیا آپ نے فرمایا خدا رزاق ہے بندہ پیٹ کے لئے یہ مقام نہیں چھوڑے گا۔ لوگ مجبور ہوکر چلے گئے آپ اور آپ کے طالب وہیں رہے سوائے نماز اور ذکر کے اور ذکر کے کوئی کام نہ تھا یہاں تک کہ آپ اور آپ کی جماعت شدت فاقہ سے شہید ہوگئ''۔ دہاراسیوں کو اب عثمان آباد کہتے ہیں۔

آٹھواں باب

کم ہمت فقیر۔فقیری کی مختلف شانیں

انصاف نامہ اور کتب نقلیات میں لکھا ہے کہ سیدنا حضرت مہدیِ موعود علیہ السلام کے دائرہ عالیہ میں دو قسم کے صحابی تھے ایک وہ جنکا قدم عزیمت پر تھا دوسرے عزیمت سے گر کر رخصت میں رہنے والے۔لیکن رخصت میں رہنے والوں میں بھی یہ خوبی تھی کہ گرتے پڑتے بھی ان سے الگ نہیں ہوتے تھے۔عزیمت پر رہنے والوں کو عالی ہمت بھی کہے ہیں۔عالی ہمت کی نسبت سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ عالی ہمت وہ ہے خدا کا بھیجا ہوا اسی وقت کھالے اور بچا ہوا راہ خدا میں دیدے اور کم ہمت وہ ہے کہ خدا کا بھیجا ہوا تھوڑا تھوڑا کر کے کھائے کیونکہ اس کا نفس ضعیف ہے اس لئے خدا کا راستہ حکمت میں جانتا ہے(حاشیہ)

عزیمت یعنی عالیت پر رہنے والوں کو متوکل بھی کہتے ہیں۔اور رخصت میں رہنے والوں کو کم ہمت اور بالکل گری ہوئی حالت میں رہنے والوں کو بے حدّے فقیر کہتے ہیں۔دائرہ مہدیِ موعود علیہ السلام میں ایسے فقیر بھی تھے جو ترک دنیا کرتے وقت اپنے ہمراہ بہت سارا روپیہ لائے تھے۔اور دائرہ میں بیٹھ کر کھاتے تھے۔ایسے فقیروں کو آپؑ نے اہل فراغ اور غنی فرمایا۔فقیروں میں بعض ایسے بھی تھے جنھوں نے نہ ہجرت کی نہ ترک علاقی کیا نہ صحبت صادقاں میں رہ کر فیض ولایت سے فیض یاب ہوئے ایسے لوگوں کو قاعدین کہا۔یعنی عذر شرعی ہوتے ہوئے بھی گھروں میں بیٹھے رہنے والے جیسے اندھے لنگڑے ناتواں بوڑھے وغیرہ سیدنا مہدیِ موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ''بندہ کی گروہ سوائے مہاجرین کے نہیں ہے'' پس فرمان حضرت مہدی علیہ السلام سے حقیقی فقیر صرف مہاجر ہی ہیں۔

چار چھ پیسے کمانے یا شہ گدائی کی اجازت:۔ مہاجرین میں سے کسی نے بندگی میراں سید محمد مہدیِ موعود علیہ السلام سے عرض کیا اگر کوئی شخص فاقوں کی تاب نہ لا کر ہلاک ہو رہا ہے اور توکل نہیں کر سکتا تو کیا کرے آپ نے فرمایا تین دن کے فاقوں سے بیتاب ہونے پر ایک دو چیتل یا ایک درہم یعنی قوت لا یموت اتنا کمائے بہتر تو یہ ہے کہ شہ گدائی کرے اور کھائے اس سے حرص نہیں بڑھتی غیرت و پشیمانی پیدا ہوتی ہے(انصاف نامہ باب ۵)اگر آج ایک چیتل کمایا تو کل دو چیتل کمانے کی خواہش ہوگی ہاں ہوشیار رہو اور حرص نہ کرو۔اور زیادہ طلب مت رکھو کہ خدائے تعالیٰ نہیں پوچھے گا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔**فمن اضطر غیر باغ ولا عادالخ**۔۔۔۔۔پھر فرمایا ایک درہم یا ایک چیتل کمانے یا شہ گدائی کرنے کی اجازت دی گئی ہے اگر اتنی ہی سوداگری یا کسب یا شہ گدائی میں ستر عورت قوت لا یموت عبادت کے لئے نہ ہو اور حکومت دنیوی مقصود ہو

اور ریاضت اور فاقہ کشی کا مقصود غیر خدا ہو تو باوجود تمام ریاضتوں اور بھوک پر صبر کے اس کے لئے آتش دوزخ ہے۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ہ (سورۂ ہود۔آیت ۱۵) (انصاف نامہ)

حسب احکام حضرت مہدی علیہ السلام کم ہمت جو تین دن کے بعد بھوک کی تاب نہیں لا سکتے تھے جنگل میں جاتے لکڑیوں کا گٹھا اٹھا لاتے اور دائرہ میں فروخت کر کے گذر کی صورت پیدا کر لیتے تھے۔ بعضے فقیرانِ دائرہ ہی میں کچھ محنت و مزدوری کر لیتے جس سے کچھ سہارا ہو جاتا، اگرچہ کہ شہ گدائی کی اجازت ہے لیکن فقیرانِ دائرہ کو حیا دامن گیر ہوتی ہے اس لئے بھیک مانگنے سے عار کرتے اور محنت و مزدوری کو بھی بُرا سمجھتے اور اپنی ذاتوں کو بھی ہر وقت ملامت کرتے رہتے۔

مانگنے کی مناہی:۔ سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں جو شخص سیر باجری کا طالب ہو وہ مومن نہیں (حاشیہ) فقیرانِ دائرہ عزیمت شعار جنگل میں جاتے اور بے اختیار جھاڑوں کے پتے اڑپ اڑپ کر کھاتے یعنی نرم کونپل کے پتے چن چن کر نہیں بلکہ جو مٹھی میں آ گئے بلا امتیاز کھا لیتے پتوں کے کھانے سے ان کے چہرے ہرے پیٹ بڑے اور پاؤں پتلے پتلے ہو جاتے لیکن ایک دو چپتل کمانا پسند نہیں کرتے دوسرے پہلو پر حضرت خاتم المرشدؓ فرماتے ہیں تنگ کھاؤ منگ مت کھاؤ۔ آدھا پیٹ کھاؤ مگر کسی سے مانگ کر مت کھاؤ پھر فرماتے ہیں ایک وقت کا دو وقت کر کے کھاؤ، پھر فرماتے ہیں گیہوں کو باجری کر کے کھاؤ کیونکہ گیہوں کی نسبت باجری بہت ارزاں رہتی ہے بالخصوص گجرات اور مارواڑ میں اس فرمان سے آپ کا منشاء یہ تھا گیہوں کو بیچ کر باجرہ خرید کر اپنا پیٹ بھرو لیکن کسی سے سوال مت کرو۔ حضرت خلیفہ گروہؓ فرماتے ہیں کہ گھانس کے ٹوکرے ڈال کر دائرہ میں رہو لیکن دائرہ کے باہر جا کر گھوڑے پر سوار ہونے کی ہوس مت کرو۔ (خاتم سلیمانی)

دائرہ میں ایک گاڑی وقف کیوں رہتی:۔ ثانیِ امیر بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے ایک جوڑی بیل اور گاڑی خرید کر دائرہ میں اس لئے وقف کر دی تھی کہ مردوں میں کسی فقیر کو اپنے سگوں سے ملنے اور کسی کام کے لئے دوسرے دائرہ کو جانا ہو تو کسی امیر سے مانگنے کی ضرورت نہ پڑے عجب نہیں کہ دوسرے صحابہؓ کے دائرہ میں بھی بیل گاڑی رکھی گئی ہو۔ حضرت صدیقِ ولایتؓ فرماتے ہیں کہ اس بندہ نے اس لئے بیل گاڑی رکھی ہے کہ بھائیوں کے کام آئے دوسروں سے مانگنے کی محتاجی نہ رہے سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں جو تجھے چاہیئے خدا سے مانگ اگر نمک چاہیئے یا پانی یا لکڑی غرض جو کچھ چاہیئے خدا سے مانگ لوگوں کے سامنے سوال مت کرو۔ یہ رخصت ہے لیکن عزیمت یہ ہے کہ

ہشت جنت گرد ہندت سر بسر تو مشو راضی از انہا در گذر

عالی ہمت باش و دل باحق بہ بیند تو ہمائے قاف قربی رو بلند

روبلند وروبلند وروبلند اس طرح تین مرتبہ فرمایا، حضرت صدیقِ ولایتؓ فرماے ہیں اگر کوئی فقیر عالیت کی جائے چھوڑ کر محض روٹی کے لئے دوسرے دائرہ میں جائے اس کو دین سے کچھ بھی حصہ نہیں ملے گا، حضرت مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اپنی ذات خدا کو سونپ دواور کسی سے تعلق مت رکھواور سوائے ذات خدا کے کسی سے کوئی چیز مت مانگواور لوگوں پر ایک ذرّہ برابر بھی اپنی حاجت ظاہر مت کرو۔(نقلیات بندگی میاں عبدالرشید)

ترکِ تدبیر:۔سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''ترکِ دنیا ترکِ تدبیر ہے''(انصاف نامہ باب ۹) اس لئے کھیتی کرنا بھیڑ بکری رکھنا چرخہ کا تنا بلونا بلونا (روی پھیرنا) وغیرہ یہ تمام کام تدبیر کے تحت ہیں۔اس لئے شکنندۂ فقیری ہیں اسی طرح میوہ دار درخت مثلاً آم کا درخت اگر خدا اوسطے آجائے تو اس موسم کے آم لے سکتے ہیں درخت کا مالک ہوجانا مانع توکل ہونے کی وجہ اور آئین فقیری کے خلاف ہے اسی طرح سواری کے لئے بیل اونٹ کا رکھنا جائز ہے لیکن گائے یا بکری دودھ دہی کی غرض سے یا بیضہ فروشی یا پالنے کی غرض سے مرغی پالنا منع ہے۔اس طرح مرچ کے ضمن میں ایک پوداور پودینہ بھی آگیا جو چٹنی کی غرض سے بویا جائے کیونکہ اس سے ایک پیسہ کا بچاؤ ہوتا ہے اور اس طریقہ سے پیسے کو بچانا پیسے کی محبت کی علامت ہے اسی کا نام دنیا کی خواہش اور دنیا سے وابستگی ہے۔سیدنا مہدی علیہ السلام نے دنیا کی خواہش رکھنے والے کو فرمانِ خدا سے کافر کہا اور کافر کا ٹھکانہ سوائے دوزخ کے کہیں نہیں۔بندگی میاں خوند ملک مہاجر مہدی کے دائرہ میں ایک فقیر نے اپنے گھر کے صحن میں خربوزے اور انگور بوئے مرشد کو معلوم ہونے پر جڑ سے اکھڑوائے اور فرمایا تم طالب خدا ہو تم کو روانہیں (حاشیہ) سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں شاہ کے لئے شاہی تجمل اور بیوہ عورت کے لئے چرخہ اور شکستہ جھونپڑے کی خواہش رکھنا طلب دنیا میں برابر ہے (حاشیہ)

بندگی میاں سید محمود ثانیِ مہدیؓ نے اپنے دائرہ معلّیٰ میں ندا کروائی کہ کوئی سودا خریدنے کے لئے بازار میں دور نہ جائے نزدیک ہی سے لے لے اگر سستے کے خیال سے یا مال اچھا ملنے کے شوق میں پہلی دوکان چھوڑ کر آگے بڑھا تو یہی طلب دنیا ہے جب طلب دنیا کفر ہے اور طالب دنیا کافر تو فقیری کہاں رہی؟

تعین کی کیا کیا صورتیں ہیں:۔سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تعین لعین ہے (انصاف نامہ باب ۹)

بندگی میاں ولی یوسفؒ لکھتے ہیں کہ کسی صحابی سے یہ نہیں سنا گیا کہ آپؑ نے تعین مراتبی فرمایا ہے کسی صحابیؓ نے خدمت میراں علیہ السلام میں عرض کیا اگر آپؑ فرمائیں تو تعین چھوڑ دوں آپؑ نے فرمایا خدا کو حاصل کرو۔لیکن بیان کے وقت ہمیشہ

تعین کولعین فرمایا اور تعین کھانے والے اپنی ذات پر ملامت کرتے ۔حضرت ثانیِ مہدی فرماتے ہیں کہ کسی کوتلقین کرتے وقت یہ قید نہ لگائیں کہ عشر مجھے دے کسی کو بھی نہ دے یہ فعل ناجائز ہے اور فرمانِ مہدی علیہ السلام اور روش صحابہؓ کے خلاف ہے (حاشیہ) سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ متوکل فقیروں کا حق نہیں کھانا چاہیئے کیونکہ فتوح ان ہی کا حق ہے اور فقیرانِ عزیمت شعار کے ہیں (انصاف نامہ باب ۷) تعین کھانے والے ہمیشہ اپنی ذات پر ملامت کرتے رہتے اور سویت سے کچھ نہ لیتے تھے (انصاف نامہ باب ۹) اگر کسی فقیر کو کہیں سے کچھ وظیفہ ملتا اور وہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے عرض کرتا اگر اجازت ہوتو جاوں اور وظیفہ لالوں، آپؓ اجازت دیتے (انصاف نامہ باب ۹) تعین کھانے والے اپنی ذاتوں کو برا کہتے اور دائرہ کے بھائی ان کوملامت کرتے تو یہ ناراض نہ ہوتے تھے اگر کوئی کہے میاں یوسف سہیتؓ اور میاں تاج محمدؓ تعین کھاتے تھے باوصف اس کے حضرت میراں علیہ السلام نے ان کو بشارتیں دیں اور ان کی ضیافتیں قبول فرمائی ہیں اور کئی مرتبہ انکے حجرے میں تشریف لے گئے ہیں۔اس کا جواب یہ ہے کہ ہمیں اس بارے میں حجت نہیں کرنا چاہیئے حضرت مہدی علیہ السلام نے جو کچھ کیا اور جہاں تشریف لے گئے ہیں حکم خدا سے کیا اور حکم خدا سے تشریف لے گئے اس میں تاویل وتحویل نہ کریں میاں سہیتؓ اور میاں تاج محمدؓ جیسی ذاتیں تو بتاو وہ بینا تھے۔(انصاف نامہ باب ۹)

تعین کی صورتیں حسبِ ذیل ہیں:

۱۔سالہانہ

۲۔ماہانہ

۳۔ہر سال لیلۃ القدر میں فتوح لینا

۴۔ہر جمعرات چاندرات کو مقررہ روٹی لینا

۵۔تین دن سے زیادہ کی دعوت قبول کرنا

۶۔غسل میت پر ہر میت کے کپڑے اور لنگیاں لینا

نماز جنازہ پر عادتی تقسیم اور نکاح خوانی پر حق السعی کپڑے بننے والوں سے کپرے کے سال پر اور کھیتی کرنے والوں سے ہر جوے پر مزدور اور پیشہور سے گھانس اور لکڑی کے گٹھے پر بیوپاری سے دوکان کے منافع پر جمعدار سے ہر گھوڑے پر بچوں سے ختم قرآن اپنے مریدوں کے گھر سے آئے وئے عشر زکوٰۃ فطرہ صدقہ کو اپنا حق سمجھ کر لینا غرض ہر قسم کے وظیفے اور مقررہ فتوح تعین کے تحت داخل ہیں۔ان سب کا چھوڑنا ضروری ہے اسی طرح کسی چیز کے آنے کی خبر پہلے ہی سے معلوم ہوجائے تو نہیں لینی چاہیئے کیونکہ معلوم ہوتے ہیں یقین ہوگیا کہ اب تھوڑی دیر میں آجائے گی ایسی صورت میں توکل کہاں

رہا؟ (سنت الصالحین) سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہاں (دائرہ معلیٰ میں) ہر روز ایک چیتل بھی مقرر ہوتا تو بہت سے لوگ آتے کیونکہ نفس تعین اور قید پر آتا ہے مطلق پر نہیں آتا اگر چہ کہ ایک لاکھ تنکہ ہی کیوں نہ ہوں۔ (حاشیہ)

تیس تنکے کیوں واپس کردیئے گئے:۔ فتح خاں بڑوحاکم رادھن پور سلطان محمود بیگڑہ کے بھانجے نے عبدالوہاب کے ساتھ بمقام بھیلوٹ حضرت ثانیِ مہدیؓ کی خدمت میں تیس تنکے للہ گزرانے آپ نے لے لئے ایک مہینہ کے بعد پھر تیس تنکے للہ گزرانے آپ نے لے لئے ایک مہینہ کے بعد پھر بیس تنکے للہ پیش کئے آپؓ نے وہ بھی للہ قبول فرمائے۔ پھر ایک مہینہ کے بعد تیس تنکے بھیجے آپؓ نے نہ لئے اور فرمایا کیا فتح خاں نے ہمارے لئے وظیفہ مقرر کردیا ہے دائرہ کے فقیر اب تک متوکل علی اللہ اللہ کو یاد کرتے بیٹھے تھے اب یہ نوبت آگئی ہے کہ ہر چاند رات پر فتح خاں کو یاد کریں گے کہ کب روپیہ بھیجے اور دائرہ میں سویت ہو۔ (انصاف نامہ باب ۹، خاتم سلیمانی)

اہل فراغ کو دائرہ میں رہنے کی مشروطی اجازت:۔ اگر کوئی شخص ترک دنیا اور ترک علائق کر کے دائرہ میں آتے وقت اپنے ہمراہ روپیوں کی ہمیانیاں لاتا تو اس کو اپنے پاس رکھنے اور خرچ کرنے اور دائرہ میں رہنے کی چند شرائط کے ساتھ اجازت ملتی چنانچہ ملک بخن برادر حضرت خلیفہ گروہؓ ترک دنیا کر کے مہدیِ موعود علیہ السلام کی خدمت میں آتے وقت اپنے ہمراہ بہت سا روپیہ لائے تھے۔ اس لئے ہر روز عمدہ عمدہ کھانے اور بہت سا مصالحہ پڑا ہوا بگار گوشت پکا پکا کر حضرت مہدی علیہ السلام کے اس فرمان کے تحت کہ اللہ نے دیا تو خود بھی کاؤ اور دوروں کو بھی کھلاؤ خود بھی کھاتے اور دوسروں کو بھی کھلاتے۔ دائرہ کے ایک فقیر کے شکایت کرنے پر دائرہ کے فقیر مرغیاں کھاتے ہیں اور مجھے اضطرار ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ''جاؤ خدا سے کہو بندہ نہیں دیتا خدا دیتا ہے''۔ پھر بعض فقیروں کے یہ شکایت کرنے پر کہ ملک بخن کے ہاں گوشت وغیرہ تلتے اور بگارتے وقت ہمارے اور ہمارے لڑکوں کے دماغوں میں بو آنے سے خیالات منتشر ہو جاتے ہیں اس لئے آپؑ نے ان کو الوان نعمت پکانے سے منع فرمایا حضرت مہدیِ موعود علیہ السلام نے فرمایا دنیا کی دولت کب تک رہے گی اگر خزانہ سے کنواں بھرا ہوا ہے لیکن جب خرچنے بیٹھے اور بڑھانے کی فکر نہ کی تو سب کا سب خالی ہو جائے گا۔ (انصاف نامہ) پھر ایک موقعہ پر فقرائے متوکلین کی شکایت پر حضرت مہدیِ موعود علیہ السلام نے فرمایا ''تم کو اللہ تعالیٰ نے ملک توکل عنایت کیا ہے''

ایک روز ایک فقیر دائرہ نے ملک بخن کا تمول دیکھ کر ان کو دنیا دار کہا سیدنا مہدیِ موعود علیہ السلام نے خفا ہو کر پوری بی زبان میں فرمایا کہ ''دنیا دار کہتا ہے تس تئیں کافر کا ہے نہیں کہتا جی'' (انصاف نامہ باب ۷)

پھر فرمایا ان کو اہل فراغ یا غنی کہو دنیا دار کافر کا مترادف ہے اور ایک ہی معنی میں مستعمل ہوتا ہے چنانچہ مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں ''طلبِ دنیا کفر و طالبِ دنیا کافر'' اور مولانا روم فرماتے ہیں۔

اہل دنیا کافراں مطلق اند روز و شب در جق جق و در بق بق اند

اہل دنیا چہ کہیں و چہ مہیں لعنة اللّٰه علیهم اجمدین

اس لئے گروہ مقدسہ میں طالبِ دنیا اور دنیادار، ان مکروہ الفاظ کو چھوڑ کر غیر تارکِ الدنیا کے لئے بعد میں لفظ کاسب وضع کیا گیا ہے۔

انصاف نامہ کاسب اور فقیر دونوں کے لئے ہی لفظ موافق آیا ہے۔ جو مخالف یعنی منکر مہدیؑ کے مقابلہ میں برتا جاتا تھا۔ بندگی میاں سید نور محمد خاتم کارؒ بلکہ میاں سید عالم اور میاں شاہ قاسمؒ کی تحریرات میں بھی لفظ کاسب مستعمل نہیں ہوا اس لئے پیچھے کے زمانے میں یہ لفظ وضع ہوا ہے۔

اہل فراغ فقیر کی کم ہمتی پر مہدیِ موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ کی دی ہوئی نعمت تھوڑی تھوڑی کر کے کھاتا ہے کیونکہ اس کا نفس ضعیف ہے اس لئے خدا کی راہ حکمت میں جانتا ہے۔ (حاشیہ)

ایک روز حضرت مہدیِ موعود علیہ السلام کو ملک بخن کے ہاں سے دعوت آئی آپ ملک [۱] برخوردار کے حجرے میں اس غرض سے تشریف لے گئے کہ ان کو جونپور کے طریقہ کا مونڈھا گوشت پکانے کی ترکیب بتائیں جس میں مرچ مصالحہ گھی لہسن پیاز ہلدی وغیرہ ایک ہی وقت میں پڑنے سے خوشبو باہر نکلنے نہیں پاتی اور باہر نہ نکلے تو فقیرانِ متوکل کی شکایت بھی رفع ہوجائے گی کھانا پک جانے کے بعد آپؑ نے دعوت کا کھانا ان ہی کے حجرے میں تناول فرمایا چونکہ سوندھا گوشت کے علاوہ دسترخوان انواع واقسام کے کھانوں سے سجایا گیا تھا اس لئے سیدنا مہدی موعود علیہ السلام نے دریافت کیا کہ بھائی بخن آج کیا ہے عرض کیا میرانجی آج خاک پاک کے والد کا عرس ہے۔ آپ نے پوچھا عرس کس کو کہتے ہیں ملک بخنؒ نے عرض کیا غلام کیا جانے خوندکار فرمائیں۔ مہدیِ موعود علیہ السلام نے فرمایا عرس کرنے کی وجہ یہی ہے کہ اس روز کھانا زیادہ پکتا ہے پس اگر ارواح کو عذاب ہورہا ہے تو جب تک بندۂ خدا کھانا کھاتا رہتا ہے عذاب موقوف ہوجاتا ہے بندگی ملک بخن بول اٹھے کہ زہے نصیب غلام کے والد (ملک محمد بن ملک یعقوب المبشر بہ امرت بیل باڑی وال) کے کہ ان کے عرس پر میرانجی کھانا کھائیں حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ''تمہارے والد بخشے گئے''۔

ترکِ دنیا کے بعد ملازمت کی اجازت:۔ آپ [۲] پٹن شریف میں ترکِ دنیا کر کے فرہ مبارک تک حضرت مہدی علیہ السلام کی صحبت میں رہے ایک روز پچھلی پہر رات کو آپ یادِ خدا میں بیٹھے ہوئے تھے اور دل میں خطرہ آیا کہ شاہی ملازمت

---

[۱] ملک برخوردار ملک بخن کے گھر کا نام ہے۔ [۲] یعنی ملک بخن

اور دنیا کا عیش و آرام چھوڑ کر فاقہ کشی اور ہر چیز کو محتاجی میں مبتلا ہو گیا۔ آپؓ اسی وقت ملک بخن کے حجرے میں تشریف لا کر فرمانے لگے ''ملک بخن کیوں فکر کرتے ہو جاؤ تمہاری خدمت پر کوئی ماموز نہیں ہیں تم جاتے ہی ملازمت مل جائے گی بندگی ملک بخن روانہ ہو کر پٹن آئے معلوم ہوا کہ جیسا کہ حضرت مہدیِ موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا منصب خالی ہے چاپا نہر جاتے ہی آپ فوراً وزارت پر مقرر ہو گئے بندگی ملک برخوردار نے سو سال سے زیادہ عمر پائی خاتم المرشدؒ کے زمانے میں از سر نو ترک دنیا کیا اور تاریخ ۶/ محرم ۹۵۴ھ میں وفات پا کر پٹن شریف میں مدفون ہوئے۔ جمیع صحابہؓ میں سب سے اخیر آپ کا وصال ہوا۔ آپؓ سیدنا مہدیِ موعود علیہ السلام کے مقبول اور اس بشارت سے مبشر ہیں۔ سیدنا مہدیِ موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ''برخوردار اس جا خورد آں جا برد''۔ اگر کوئی دوسرا شخص مہدیِ موعود علیہ السلام کی صحبت چھوڑ کر چلا جاتا تو اس کے لئے دوسرا ہی حکم ہوتا لیکن بندگی ملک برخوردار پہلے تو مہدی موعود علیہ السلام کے چہیتے تھے دوسرے گئے تو حاکم کے حکم اور حاکم کی خوشنودی سے گئے پھر بھی خاتم الاولیاء کی صحبت سے علیحدہ ہو جانے پر اس قدر نقصان اٹھایا کہ مہدیِ موعود علیہ السلام فرماتے ہیں اگر رہتے تو تیسرے صحابی ہوتے اس کے سوا ان کا شمار مہاجرین میں نہ رہا۔ قسمت کی بات ہے۔

بے حدّے فقیر دائرہ سے نکال دیئے جاتے:۔ سیدنا مہدیِ موعود علیہ السلام کے اس فرمان پر کہ ایک خارش دار اونٹ دوسروں کو بھی خارش لگاتا ہے (انصاف نامہ)

سست اور بے حدے فقیر دائرہ سے نکال دیئے جاتے تاکہ دوسروں کو بھی نہ بگاڑیں۔

دو عورتیں کشیدہ نکالنے پر دائرہ سے نکال دی گئیں:۔ بندگی میاں شاہ نعمت مقراض بدعتؒ کے دائرہ جالور میں دو سندھی عورتیں فقر و فاقہ سے بچنے کی غرض سے کپڑوں پر کشیدہ نکال کر گذر اوقات کرنے لگیں بندگی میاں شاہ نعمتؒ سیدنا مہدیِ موعود علیہ السلام کے اس فرمان پر کہ جو شخص پئے در پئے تین دن روزی کی طلب کرے وہ طالب دنیا ہے۔ (انصاف نامہ)

ان کو دائرہ سے نکال دیا۔

ماں بیٹی مزدوری کا پانی بھرنے پر نکال دی گئیں:۔ اسی طرح بندگی میاں سید نور محمد خاتم کارآخر حاکم ستونِ دینؒ کے دائرہ میں میراسن اور اسکی بیٹی دائرہ میں پانی بھر بھر کر اپنی گزر اوقات کرنے لگیں حضرت خاتم کارؒ نے حضرت مہدیِ موعود علیہ السلام کا فرمان سنا کر کہ ''ترک دنیا ترک تدبیر ہے'' ماں بیٹی دونوں کو دائرہ سے نکال دیا (نقلیات بندگی میاں سید عالمؒ)

بیٹی کے ہاتھ پاوں میں کڑبی کا زیور دیکھ کر ماں بیٹی دونوں نکال دی گئیں:۔ ایک روز بندگی میاں شاہ نعمت مقراض بدعتؒ بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؓ نے ایک لڑکی کو دیکھا کہ اس کے ہاتھ اور پاوں میں کڑبی کی چھڑی کا زیور ہے پوچھا تو

کس کی لڑکی ہے لڑکی نے کہا فلاں کی بیٹی ہوں حضرت نے اس کی ماں کو بلایا اور فرمایا مہنوز تمہارے دل میں زیور کی محبت ہے تم دائرہ میں رہنے کے لائق نہیں یہ فرما کر ماں بیٹی کو دائرہ سے نکال دیا (پنج فضائل) کیونکہ جو قید تارک الدنیا مردوں کے لئے تھی وہی احکام وہی ضوابط تارک الدنیا عورتوں کیلئے بھی تھے اس لئے کہ دونوں کا مقصود دیدار خدا تھا۔ پس جو چیز شکنندۂ فقیری مانع ذکراللہ یا سدِ راہ رویت اللہ ہو دونوں کے لئے حرام ہے۔

بے حدی فقیری سے نوکری بہتر:۔ حضرت بندگی میاںؒ بے حدے فقیروں کو فرماتے ہیں تم نوکری چاکری کرلو گر دنیاداروں سے بے غرض رہو۔ عاقبت میں کچھ بھی نقصان ہو تو بندہ کا دامن پکڑنا مطلب یہ ہے کہ مثلاً مدرسہ کی ملازمت اختیار کی اس کو چاہیئے کہ مدرسہ کی نوکری کے بعد شام کو پانچ بجے سیدھا گھر آئے تنخواہ یا مہربانی حاصل کرنے کی غرض سے کسی امیر یا افسر کے بنگلے پر نہ جائے، حسبِ فرمان مہدیِ موعود علیہ السلام عصر سے عشاء تک صف پر بیٹھا ہوا ذکراللہ کرتا رہے تہجد کی نماز پڑھے اور فجر کی اذاں سنتے ہی مسجد کو جا کر طلوع آفتاب تک یادِ الٰہی میں بیٹھا رہے۔ دن نکلنے کے بعد بھی دنیاداروں کے گھر نہ جائے بلکہ تلاوت قرآن لکھنے پڑھنے کے مشاغل اور نیک کاموں میں لگا رہے کھانا کھا کر مدرسہ کو چلا جائے یہ طریقہ رہا تو ایسی نوکری سے حسب فرمودۂ حضرت صدیقِ ولایتؓ اس کو کچھ نقصان نہیں۔

بندگی میاں شاہ قاسمؒ کیا فرماتے ہیں؟:۔ جو شخص ترکِ دنیا، ترکِ علائق، صحبت مرشد عزلت خلق ذکر کثیر یعنی حدودِ دائرہ کی پابندی کرتا ہوا خدا کے دیدار کی طلب رکھے وہی اپنی طلب میں سچا اور اسی کو سیدنا مہدیِ موعود علیہ السلام نے طالبِ صادق اور مومن حکمی فرما کر زمرۂ مومنین میں شمار کیا ہے۔

حدیث: من تشبہٗ بقومٍ فھم معھم

ترجمہ: جس نے جس قوم کی مشابہت اختیار کی وہ اسی قوم کے ساتھ ہے۔

یہاں بھی اور آخرت میں بھی سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں ''طالبِ خدا کے لئے دونوں حالتیں اچھی ہیں جلدی مرا بھی تو اچھا اور چند روز زندہ رہا اور عمل صالح کئے تو بھی اچھا گجری میں فرماتے ہیں ''دونوں ہاتھ لڈو موے جیوے مومن کے''، لیکن جو شخص رات دن کمانے کی دھن میں صبح یا شام کو دو گھڑی بھی ذکراللہ میں بیٹھنے کے لئے وقت نہیں نکالتا اور زبان سے کہتا ہے یہ دن دنیا کمانے کے ہیں انشاء اللہ مرتے وقت دنیا ترک کر کے بہشتی بن جائیں گے ایسا شخص طلب میں جھوٹا ہے بندگی میاں شاہ قاسمؒ نے ایسے شخص کو لسانی مصدق کہا اور اس کا ٹھکانہ دوزخ بتایا۔

مومنوں کی دو قسمیں ہیں ایک مومن وہ ہے جس کا قدم فقر و فاقہ اخراج وایذا میں ہمیشہ عالیت (عزیمت) پر رہتا ہے ایسے عالی ہمت مومن کو بندگی میاں شاہ قاسمؒ نے مصدق فرمایا اور ایک مومن وہ ہے جس کی نسبت سیدنا مہدیِ موعود علیہ السلام

فرماتے ہیں مومن کبھی کم ہمت ہوتا ہے کبھی عالی ہمت لیکن طالبِ دنیا نہیں ہوتا (انصاف نامہ) جبکہ فقر و فاقہ سے مضطر ہوجائے۔اس وقت آپس میں ایک دو چیتل مزدوری کرلے لیکن ساتھ ہی اپنی ذات پر ملامت کرلے اور دائرہ کے باہر جلتی ہوئی آگ سمجھ کر پاوں باہر نہ نکالے اور فتوح غیب کا انتظار نہ کرے ایسی حالت میں مصدقوں کے زمرہ میں مرجائے تو اسے غسل دیں نمازِ جنازہ پڑھیں اور مشتِ خاک دے کر دفن کریں اس درجہ کے فقیر کو میاں شاہ قاسمؒ نے موافق کہا کیونکہ وہ مومنین عالی ہمت کے ساتھ موافقت کرتا رہا اور پست ہمتی میں بھی ان کی رفاقت نہ چھوڑی۔

قطب الدین! اب ہم دیکھیں حسبِ دستور میاں شاہ قاسمؒ ہم مصدق ہیں یا موافق ہیں یا مومن لسانی ہیں اگر مومن لسانی ہیں تو بہت روئیں اور افسوس کریں اور اپنی ذات پر لعنت و ملامت کریں اور توبہ نصوح کر کے طالبِ صادق بننے کی کوشش کریں تا کہ مشابہت کی وجہ سے بالآخر مومنین میں شمار ہوجائے۔

نواں باب

فتوح

جوفتوح فرمانِ مہدیؑ کے موافق ہولے لی جاتی اور جوفتوح آئینِ فقیری کے خلاف ہواس کے لینے سے انکار کردیا جاتا اگرچہ کہ فقیران متوکل پر فاقوں پر فاقے گذرتے مثلاً جوکھانا یا نقدان الفاظ کے ساتھ کہ ''اللہ دیا'' ہے پیش نہ کیا جاتا نہ لیتے بضحوائے آیت ولا تاکلو امما لمیذ کر اسم اللّٰہ وانہٗ نصف (۸/۱)۔اور جس کھانے پر اللہ کا نام لیا جائے اس میں سے کھاؤ پھر فرماتا وَ مَا بِکُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰہِ (سورۂ نحل۔آیت ۵۳) جوکچھ نعمتیں تم کوملتی رہتی ہیں سب اللہ ہی کی طرف سے ہیں۔کیونکہ جوکچھ آسمان اور زمین کے بیچ میں ہے اللہ ہی کا ہے لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ (سورۂ بقرہ۔آیت ۲۸۴) پس جس کی ملک اور جس کے جانب سے بھیجی گئی چیز پر اس کا نام لیا جاتا بھیجنے والا بادشاہ دو جہاں لینے والا بندۂ فرمانِ لہذا دیتے وقت مرسل حقیقی کا نام لیا جاتا اور لینے والا بھی منجانب اللہ سمجھتا مرسل مجازی کو نہ دیکھتا اور دیکھتا بھی تو خطوط رسان کی حیثیت سے دیکھتا۔

زمانہ فاقہ کشی میں ہاتھ لگانے سے انکار:۔ جس زمانے میں ۹۳۱ھ میں بندگی ملک الہداد خلیفہ گروہؓ کا دائرہ جالور شریف میں تھا کئی فقیر فاقوں سے شہید ہوگئے زیدۃ الملک علی شیر خاں والی ریاست جالور نے حضرت کے دائرہ میں مسلسل فاقوں کی کیفیت سن کر خزانے سے فیروزیوں کی کئی تھیلیاں منگوائیں اور نوکروں سے کہا کہ دائرہ کے ہر ایک حجرہ میں اتنی اتنی فیروزیاں رکھ آو نوکروں نے ایسا ہی کیا۔چند روز کے بعد کسی نے زیدۃ الملک سے باتوں باتوں میں کہا حضور والا کی موجودیت میں دائرہ میں اس طرح عسرت رہے ملک علی شیر نے کہا تم نے غلط سنا ہے عرض کیا غریب پرور جو میں کہہ رہا ہوں بالکل صحیح ہے آپ تحقیق کرلیں کے دروازے پر فیروزیاں جیسی کے ویسی پڑی ہوئی ہیں کسی نے لکڑی سے ہٹادی ہیں کسی نے جھاڑو سے ایک گوشہ میں کردی ہیں، حالانکہ دائرہ میں فقر وفاقہ سے بلاناغہ موتوں پر متویں ہورہی ہیں۔فیروزیاں بیکار پڑی ہوئی حضور معلیٰ میں پیش کرنے کی غرض سے ہم نے سب کی سب فیروزیاں اٹھالیں گن کر دیکھا تو ایک بھی فیروزی کم نہیں ہوئی ہے۔نہ لینے کی وجہ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ ملازمین نے اللہ دیا نہیں کہا تھا۔

قطب الدین! سبحان اللہ اس کا نام تو اتقا ہے باوجود سخت سخت فاقہ کشی کے ایک لمحہ کے لئے بھی عزیمت سے قدم ہٹنے نہ پایا بلکہ فرمانِ خدا کی اتباع میں اپنی جانیں جانا پر نثار کر کے تحفہ شہادت کبریٰ حاصل کیا۔اس قسم کی نظیریں صحابہؓ تابعین و تبع تابعین میں پائی جاتی ہیں۔

اللہ دیا کہلا کر قبول کرنا:۔ ہاں اگر کوئی غیر مذہب کا شخص مثلاً ہندو یا مخالف سیدنا مہدی علیہ السلام سیدنا مہدی علیہ السلام کے حضور میں ہدیہ پیش کرتے وقت بے خبری کی وجہ اللہ دیا نہ کہتا تو آپؑ اس کو سمجھاتے اور اللہ دیا کہنے پر ہدیہ قبول فرماتے۔

لیکن مصدق مہدی کا بچہ بچہ اس تعلیم سے واقف ہے اس لئے اگر وہ کہنا بھول جاتا تو ہرگز نہ لیا جاتا نہ اس کو یاد دلایا جاتا۔

سیدنا مہدی علیہ السلام کی یہ تعلیم اِلَّا اللہ توں ہے لَآاِلٰہَ ہوں نہیں یا لَآاِلٰہَ ہوں نہیں اِلَّا اللہ توں ہے اس بات کا ماسویٰ اللہ ہے ہی نہیں اللہ ہی اللہ ہے کیونکہ معطی (دینے والا) اور معطیٰ (لینے والا) دونوں میں اِلَّا اللّٰہ کی تعریف ذات ہے اور دونوں میں فی الحقیقت اثبات ہی اثبات ہے۔ اسی ذات کی شانوں کا ظہور ہے غیریت نام کو نہیں ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ فرماتے ہیں۔

توں توں توں توں ہوا رہا نہ مجھ میں ہوں
ہوں سو سہاگہ جل گیا رہا سو کنچن توں

فتوح لینے سے بھی انکار:۔ یہ قید نہیں تھی کہ عشر زکوۃ صدقہ فطرہ قربانی کا گوشت نذر نیاز کا کھانا وغیرہ مرید اپنے مرشد ہی کو دے بلکہ بعض اوقات مرشدان عزیمت شعار اپنے مریدوں کے اصرار پر بھی نہیں لیتے تھے چنانچہ عالم باعمل بندگی میاں عبدالملک سجاوندیؒ نے یہ فرمایا اپنے مرید کی فتوح لینے سے انکار کیا ''بھائی میں نے تم کو خدا واسطے مرید کیا ہے فتوح لینے کی غرض سے نہیں کیا، جاؤ کہیں بھی بھائیوں کے دائرہ میں لے جا کر دو'' (نقلیات متفرق) اور بعض فقیر بعض وقت اس خیال سے نہ لیتے کہ کہیں نفس کا میل دل معطی (دینے والا) کی طرف نہ ہو جائے۔ خدا واسطے لینے میں اس قدر احتیاط کرتے۔

عطیہ سے انکار:۔ جب بندگی میاں سید خوندمیرؓ پٹن شریف بندگی ملک معروفؓ مہاجر مہدیؑ کی عیادت کو تشریف لائے تو آپؓ کسی فقیر دائرہ کے گھر کھانا کھانے نہیں گئے۔ کھانا اِدھر ہی آجاتا اسی طرح آپ شہر کھنبات اور جالور میں یہ فرما کر کسی کا ہدیہ قبول نہ فرمایا کہ بندہ یہاں محض خدا واسطے آیا ہے۔ روپیہ لینے نہیں۔ (انصاف نامہ باب ۸) کھنبات میں آپؓ مسجد میں ٹھہرے اور کھانا بھی وہیں آجاتا کھنبات جانے کی غرض یہ تھی کہ کبیر محمد اور ان کے بڑے بھائی میاں شیخ جی کو اپنے ہمراہ کھانبیل لائیں اور ان کو تعلیم و تربیت سے بہرہ اندوز کریں کیونکہ یہ دونوں بھائی شہید جنگ بدر ولایت ہونے والے تھے۔ جالور شریف میں میاںؓ سید فتان کے لئے جانا ہوا تھا جنھوں نے حجامت کا پیشہ اختیار کر کے اپنی سیادت کو چھپایا

تھا۔لیکن سیدنا مہدیِ موعود علیہ السلام نے اس کو ظاہر کر دیا فہرست شہداء اور غازیانِ جنگ بدر ولایت مرتب کرتے وقت بندگی میاںؓ نے آپ کا نام شہداء میں لکھا تھا۔حالانکہ آپ اس وقت کا سب تھے۔

حضرت ثانیِ مہدیؓ نے فرستادہ خدا کیوں نہیں لیا:۔ایک روز بی بی کد بانو رضی اللہ عنہا کے بھائیوں نے بندگی میاں سید محمود ثانیِ مہدیؓ کی خدمت میں روپیہ بھیجا۔آپؓ نے نہیں لیا۔اور فرمایا بندہ کو جو دیتے ہو محض قرابت داری کی وجہ سے دیتے ہو اگر خالصتاً للہ دینا ہوتا تو میاں سید خوندمیر میاں نظام وغیرہ کئی صحابہؓ کے دائرہ ہیں وہاں کیوں نہیں دیتے یہ دیکھ کر انہوں نے حضرت بی بی کد بانوؓ کو خفیہ طور سے دے دیا۔بی بی خرچ کرنے لگیں حضرت ثانیِ مہدیؓ کو معلوم ہونے پر آپؓ نے فرمایا بی بی اپنے بھائیوں کے گھر جاؤ اور وہاں بیٹھ کر کھاؤ۔

قید لگا کر دینے پر لینے سے انکار:۔ایک شخص سیدنا مہدی علیہ السلام کی خدمت میں کئی سو تنکے لایا اور عرض کیا اتنے تنکے ام المومنین بی بی ملکانؓ کو اور اتنے تنکے اُم المومنین بی بی بون جیؓ کو اتنے تنکے بی بی ہدیۃ اللہ کو اور یہ علیحدہ تنکے فقیرانِ دائرہ کو خدا واسطے دیتا ہوں۔حضرت امام علیہ السلام یہ سن کر خفا ہوئے اور فرمایا یہ غایبوں کو (فلاں فلاں) کو کہاں سے لایا اگر خالصتاً للہ بلا قید لائے ہو تو بسم اللہ، ورنہ سب کا سب اٹھا لیجاؤ۔عرض کیا میرانجی! میں محض خدا واسطے لایا ہوں آپ للہ قبول فرمائیں۔اور جس طرح چاہیں خرچ کریں۔حضرت میراں علیہ السلام نے یہ سب تنکے فقیرانِ دائرہ میں سویت کرا دیئے (انصاف نامہ باب ۹)

قطب الدین! اسی وجہ سے کسی شرط یا قید کے ساتھ دینا جائز نہیں جو کچھ دیا جائے بلا قید اور مطلق ہو۔قید لگا کر دینے میں مستعملین کو بڑی مشکلیں پیش آتی ہیں۔مثلاً ایک شخص نے مسجد میں روشنی کیلئے گھاس لیٹ (مٹی کا تیل) کا ایک شیشہ بھیجا وہ تیل قندیلوں میں ڈالا گیا اب کسی کو کتاب کا مطالعہ کرنے یا کپڑے کو پیوند لگانے یا کسی اور کام کے لئے مسجد کے حجرے میں روشنی کی ضرورت ہوئی تو یہ سب کام خانگی ہیں مسجد سے کوئی تعلق نہیں رکھتے اس لئے قندیلیں ہوتے ہوئے بھی یہ شخص روشنی کا محتاج ہے اگر بلا شرط اور مطلق دیا گیا ہوتا یعنی صرف یہ کہہ کر ''اللہ دیا ہے'' تو مصلیاں لے سکتے تھے۔

اسی طرح جالور شریف میں بندگی میاں شاہ نعمت شہید فی سبیل اللہؓ کی خدمت میں میاں پیارا افغان چند تھیلیاں فیروزیوں کے لے کر آئے۔ہر تھیلی میں بیس فیروزیاں بندھی ہوئی تھیں عرض کی یہ تھیلی بی بی خونزا شہ کیلئے یہ پوٹلی بی بی ملکان کے لئے۔یہ تھیلی بی بی خونزا فتح کے لئے یہ تھیلی بی بی خاص ملک کے لئے اور یہ تھیلی میاں رفیع کیلئے وغیرہ وغیرہ للہ پیش کرتا ہوں حضرت نے یہ دیکھ کر سیدنا مہدی علیہ السلام کی اوپر کی نقل سنائی میاں پیارا نے عرض کیا خوند کار خدا واسطے لایا ہوں آپ کو اختیار ہے جس طرح چاہیں کام لیں یہ سن کر بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے اپنے دست مبارک سے تھلیوں کی گرہیں کھولیں اور

سب فیروزیاں ساتھ ملاکر فقیرانِ دائرہ میں سویت کردی (انصاف نامہ باب ۹)

مدت کی قید لگانے پر بھی نہ لیا جاتا:۔ دائرہ بھیلوٹ شریف میں بندگی میراں سید محمود ثانیِ مہدیؓ کو سید مصطفٰےؒ (المخاطب بہ غالب خاں) نے دو ہزار چار سو تنکے سید چاند پاشا کوتوال کے ہمراہ خدا واسطے بھیجے اور کہلایا کہ آدھے تنکے ابھی سویت کردیں اور آدھے چند روز کے بعد تقسیم کریں کیونکہ ایک ہی وقت سویت کردینے سے تھوڑے ہی دنوں میں فاقوں کی نوبت آجائے گی، حضرت نے قبول نہیں کیئے اور فرمایا ہم فقیران متوکل کو اٹھا رکھنا جائز نہیں اسی طرح کسی قید کے ساتھ لینا بھی جائز نہیں (انصاف نامہ)

اناج کی چٹھی لینے سے انکار:۔ ثانیِ امیر بندگی میاں سید خوندمیرؓ کو دائرہ کھانبیل میں ملک حسین بھٹی نے تین سو من جواری کی چٹھی للہ بھیج کر کہلایا کہ کسی شخص کے ہاتھ سے منگوالیں آپ نے چٹھی واپس کردی اور فرمایا یہ کام فقیروں کا نہیں ہے کہ اناج لانے کے لئے گاؤں گاؤں بھٹکتے پھریں۔ دائرہ میں بیٹھے جو کچھ بے شان وگمان آگیا وہی لے سکتے ہیں (انصاف نامہ)

سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں جو شخص فتوح کا منتظر ہو وہ متوکل نہیں (ن ش ب ٦)

پھر فرماتے ہیں دائرہ کا فقیر کسی امیر کے گھر جائے اور امیر اس کو کچھ دے یا دائرہ میں بھیجے تو وہ (دہش) فتوح نہیں ہے نہیں کھانا چاہیئے اور مرشد دائرہ کو بھی نہیں لینا چاہیئے (ن ش ب ٦)

دوکان پر فقیر بھیجنے سے انکار:۔ جن دنوں بندگی میاں شاہ نعمت شہید فی سبیل اللہؓ کا دائرہ احمد نگر میں تھا نظام الملک بادشاہ احمد نگر نے اپنے تھانہ دار سے کہا کہ تین سو ہون (بارہ سو روپیہ اور دو سو کھنڈی) (گجرات کے آٹھ ہزار من) گیہوں بندگی میاں شاہ نعمتؓ کی خدمت میں بھیج دو۔ حسب الحکم ایک معزز شخص حضرت کی خدمت میں بھیجا گیا۔ اس نے حضرت سے عرض کیا آپ کا آدمی میرے ساتھ دیں کہ صراف کی دوکان پر ہون بتا کر حضرت کی خدمت میں پیش کروں۔ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے پاس کوئی نوکر نہیں ہے۔ معزز ملازم نے کہا پھر آپ کے پاس کون ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ میرے ساتھ بھائی رہتے ہیں۔ سرکاری ملازم نے کہا اچھا کسی بھائی کو میرے ساتھ بھیجیں تا کہ صراف کی دوکان پر ہُون بتا کر خدمت والا میں پیش کروں، حضرت نے فرمایا بھائیوں میں سے کوئی نہیں آسکتا۔ ادھر حضرت نے دائرہ میں سخت تاکید کردی کہ خبردار کوئی لینے نہ جائے پھر نہ ہُون آئے نہ گیہوں (انصاف نامہ باب ٦)

قطب الدین! بارہ سو روپیہ اور آٹھ ہزار من گیہوں فقیران فاقہ کش کے لئے کوئی معمولی فتوح نہیں تھی لیکن حدود دائرہ کی پابندی کے مقابلے میں اتنی بڑی فتوح بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتی تھی۔ خداوند کریم اس خاکپا کو اور اس کتاب کے پڑھنے

والوں کو فقیرانِ عظمت شعار کے صدقے میں رکھے۔

روپیوں کی چٹھی پھاڑ ڈالی:۔ حضرت خلیفہ گروہؓ جالور سے گجرات تشریف لائے ہوئے موضع سائلہ میں مقام کیا بلوچ جمال خاں نے حضرت کی خدمت میں چٹھی بھیج کر کہلوایا کہ میرا بھائی یعقوب خاں پٹن میں ہے اُسے یہ چٹھی دے کر دوسو فیروزیاں لے لیں۔ آپ کو اللہ دیا ہے، حضرت نے چٹھی دیکھتے ہی پھاڑ ڈالی اور بہت ہی خفا ہو کر فرمایا کہ کیا بندگانِ خدا کا یہ حال ہو گیا ہے کہ چٹھیاں لے لے کر لوگوں سے روپیہ وصول کرتے پھریں۔

گاؤں کو فقیر بھیجنے سے انکار:۔ ایک شخص بندگی ملک الہداد خلیفہ گروہؓ سے عرض کیا کہ میں نے خدا واسطے عشر دینے کی نیت کی ہے لیکن میرے پاس کوئی دیانت دار نوکر نہیں ہے اس لئے گزارش ہے کہ آپ تکلیف گوارا فرما کر دائرہ کے دو فقیر میرے گاؤں کو بھیجیں کہ وہ عشر تحصیل کر کے لائیں حضرت نے خفا ہو کر فرمایا کہ لعنت ہے تجھ پر اور اس فقیر پر کہ حدودِ دائرہ کی پابندی توڑ کر محض عشر کے لئے گاؤں گاؤں بھٹکا نے بھیجے۔ (انصاف نامہ)

فقیر کے ساتھ فرستادہ مال واپس کر دیا گیا:۔ ثانیِ امیر بندگی میاں سید خوند میر صدیقِ ولایتؓ دائرہ کھانبیل سے میاں سلیمان کو دائرہ کی گاڑی لے کر سودا سلف خرید کر لانے پٹن بھیجا ملک فخر الدین المخاطب بہ قتلو خاں برادر حضرت خلیفہ گروہؓ نے اسی گاڑی میں بندگی میاںؓ کو گھی اور اناج بھیجا حضرت صدیقِ ولایتؓ میاں سلیمان پر بہت ہی خفا ہوئے کہ تم نے آئین فقیری کیوں توڑا حضرت نے کھانبیل سے اسی گاڑی میں گھی اور اناج واپس بھیج کر قتلو خاں کو کہلایا تم نے یہ مال بندہ کے فقیروں کے ساتھ بھیجا ہے اس لئے ہم کو نہیں لینا چاہیئے قتلو خاں نے پھر اپنی خود کی گاڑی میں اور اپنے ہی نوکروں کے ساتھ وہی مال باردیگر حضرت کی خدمت میں بھیجا اور بہت ہی عذر معذرت کی تب جا کر حضرت نے قبول فرمایا۔ (انصاف نامہ باب ۹)

بھرے بھرائے گاڑے واپس کر دیئے گئے:۔ جن دنوں بندگی ملک الہداد خلیفہ گروہؓ کا دائرہ ناگور (ملک روڑ) تھا وہاں کے وزیر میاں دولت شدہ ابن ملک یعقوب المخاطب بہ قتلو خاں ناگوری نے حضرت کی خدمت میں اناج کے چند گاڑے بھیجے حضرت نے صرف اس بات پر قبول نہ فرمایا کہ میاں عمر شاہ جالوری فقیر دائرہ اس پر بیٹھ کر آئے تھے۔ سب کے سب گاڑے بھرے بھرائے واپس کر دیئے گئے (خاتم سلیمانی)۔

قطب الدین! میاں عمر شاہ جالوری کسی کام کو شہر میں گئے ہوں گے دیکھا کہ گاڑی دائرہ میں جارہی ہے۔ آپ گاڑی پر بیٹھ گئے۔ بیٹھنا محض اتفاقی تھا اناج کی نگرانی کے لئے نہیں بیٹھے تھے۔ باوجود اس کے اس فعل کو توکل اور ترک تدبیر کے خلاف سمجھ کر بھرے بھرائے گاڑے واپس کر دیئے اس قدر احتیاط کی جاتی معلوم نہیں ملک فخر الدین عرف قتلو خاں کی طرح

میاں دولت شاہ نے حضرت خلیفہ گروہؓ کی خدمت میں بار دیگر گاڑے بھیجے یا نہیں لیکن فقیران عزیمت قدم کو ایسا مال آنے نہ آنے کی پرواہ ہی کیا تھی۔ نہ آنے کی خوشی نہ گئے کا غم۔

چندہ کا روپیہ لینے سے انکار:۔ زیدۃ الملک علی شیر خان والی ریاست نے ہندو راجاؤں کے طریق پر اپنے پر ہر گاؤں کی حیثیت کے موافق ویرا یعنی غیر معمولی ٹکس بغرض وقتیہ ضرورت) ڈالا۔ اور محصلین کو ہدایت کی کہ رقم جمع کر کے فقرائے دائرہ کی معاونت کی جائے اس تدبیر سے تیس ہزار (۳۰۰۰۰) فیروزیاں (۲۲۵۰۰) روپیہ سکہ رائج الوقت جمع ہو گئے آپ یہ رقم حضرت خلیفہ گروہؓ کی خدمت میں بھیجنا چاہتے ہی تھے کہ حضرت کو اس امر کی اطلاع ہو گئی آپ نے اپنے دائرہ کی ایک بلوچ بی بی آسودی کے ساتھ ملک علی شیر کو کہلایا جالور میں ہمارے دائرے اتنے اتنے سال سے رہے ہیں لیکن تم کو اب تک اتنی بھی خبر نہیں ہے کہ چند چارن بھاٹوں کے لئے کیا جاتا ہے۔ دائرہ کے فقرائے متوکلین کے لئے چندہ کی رقم قطعاً حرام ہے تو کیا تم نے فقیران گروہ مقدسہ کو بھی چارن بھاٹوں اور بھانڈ مغنیوں (میراثیوں) کے جیسا سمجھا ہے یہ کہلا کر آپ معہ دائرے کے روانہ ہو گئے ادھر ملک علی شیر کو حضرت کے ہجرت فرمانے کی کیفیت معلوم ہونے پر انہوں نے اپنے مصاحبوں سے کہا کہ تم پہلے حضرت کی خدمت میں چلے جاؤ اور میں بعد میں آتا ہوں دروغ مصلحت آمیز کو پاک نیتی کے ساتھ پیش نظر رکھ کر خوندکار سے یہ عرض کرنا کہ کسی دشمن نے ملک علی شیر پر محض افترا کیا ہے میں بھی عرض کروں گا کہ جو چندہ کی رقم خدمت اقدس میں بھیجے جانے کی بات جو آپ نے سنی ہے محض غلط ہے کسی دشمن نے آپ کی نظر عاطفت سے اس نعلین بردار کو گرانے کی غرض سے اڑائی ہے خدا کے لئے آپ ٹھہر جائیں اور کہیں جانے کا قصد نہ فرمائیں۔ آپ کے وجود باوجود سے ہم عقیدت کیشاں بلکہ جمیع مصدقان جالور فیضیاب ہوتے ہیں۔ اور آپ ہی کے چشمۂ فیض سے ہمارے دین و دولت کی بہبودی ہے۔ یہ کہہ کر زیدۃ الملک علی شیر خوندکار کی گاڑی کے راستہ میں سو گئے حضرت خلیفہ گروہؓ نے ان کی حسنِ عقیدت اور فدائیت دیکھ کر گاڑی پلٹائی اور دائرہ عالیہ میں واپس تشریف لائے (خاتم سلیمانی)

قطب الدین! زیدۃ الملک علی شیر خاں باوجودے کہ حاکم جالور تھے ایک لمحہ کے لئے بھی اپنی امارت اور ریاست کا خیال نہ کر کے اپنے مرشد کی گاڑی کے سامنے سو گئے جس میں ان کی کمال عقیدت فدائیت اور نیستی ٹپک رہی ہے خدا ہم کو بھی ملک علی شیر کا دل عنایت کرے اور ہم بھی اپنے مرشد پر تصدق ہوتے رہیں۔

بے قاعدہ پوشیدہ سخاوت کی ممانعت:۔ عالم اجل شیخ صدر الدین سندھی نے آدھی رات کو فقیروں کے حجرے میں باہر سے ہاتھ ڈال کر روٹیاں رکھنا شروع کیا اسطرح دو تین راتیں گذر جانے پر فقیروں نے حضرت میراں علیہ السلام سے فریاد کی کہ ایمان و توکل کی لوٹ ہوتی ہے۔ آپ نے پوچھا کس طرح فقیروں نے عرض کیا کوئی شخص تین راتوں سے

ہمارے حجروں میں نامعلوم طور سے روٹیاں رکھ جاتا ہے اور معلوم نہیں ہوتا کہ کون شخص ہے آپؑ نے اسی وقت دائرہ میں منادی کرادی کہ کوئی شخص اس طرح خداواسطہ نہ دیا کرے فقیروں کو اس میں بر انقصان ہے دل میں یہی بات بسی رہے گی کہ آج رات کو بھی روٹی مل جائے گی حالانکہ طالبانِ خدا اور متوکلاں علی اللہ کو معلوم نہ ہونا چاہیئے کہ آج رات کو رزق کہاں سے آئے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَ مَنۡ یَّتَّقِ ا للّٰهَ یَجۡعَلۡ لَّهٗ مَخۡرَ جًا ۙ وَّ یَرۡ زُ قۡهُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ ؕ وَ مَنۡ یَّتَوَ کَّلۡ عَلَی اللّٰهِ فَهُوَ حَسۡبُهٗ (سورۃ الطلاق۔آیت ۲،۳) ترجمہ:۔ جو شخص اللہ سے ڈرے تو اس کے لئے اللہ نکلنے کی جگہ پیدا کرے گا اور اسے رزق اس طرح عطا کرے گا کہ وہ حساب وخیال میں نہ لا سکے اور جو شخص اللہ پر توکل کرے تو وہی اس کو کافی ہے۔

داد و دہش کے حقدار محض فقرائے عزیمت شعار ہیں:۔ بندگی میراں سید محمود ثانیِ مہدیؓ اور بندگی میاں سید خوندمیر ثانیِ امیرؓ، کا سب امیروں کو ہدایت کرتے ہیں کہ جو فقیر سودا سلف لانے بازار میں آئیں ان کو دیکھ کر اپنے گھر کھانے کے لئے مت لے جاؤ اگر تمہارے گھر بن بلائے آجائیں تو ان کو کچھ مت دو، بلکہ مار کر نکال دو، تم لوگ ان کو دے دے کر خراب کرتے ہو، حسب فرمانِ مہدی علیہ السلام جو کچھ دینا دلانا ہے بس ان فقیروں کو دو جو اپنا قدم قید کر کے دائرہ میں محض متوکلاً علی اللہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہی فقیر فتوح کے حقدار ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **لِلۡفُقَرَآ ءِ الَّذِیۡنَ اُحۡصِرُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ** (سورۂ بقرہ۔آیت ۲۷۳) ترجمہ:۔ (عشر زکوٰۃ فطرہ صدقہ کفارہ وغیرہ) ان ہی فقیروں کا حق ہے جو راہ خدا میں مقید ہیں (دائرہ چھوڑ کر) کہیں نہیں جاتے اسی وجہ سے ملک میں کہیں چلنے پھرنے کا امکان نہیں رکھتے اور ان کے سوال سے بچنے کے سبب ناواقف (شخص) ان کو تو انگر خیال کرتا ہے البتہ تم ان کو ان کے طرز سے پہچان سکتے ہو۔ کہ فقر وفاقہ سے چہرہ پر اثر ضرور آجاتا ہے لیکن وہ لوگوں سے لگ لپٹ کر نہیں مانگتے اور جو مال خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ اُس کو خوب جانتا ہے۔

سیدنا مہدی علیہ السلام پھر فرماتے ہیں اگر عرس پر زیادہ فتوح آجائے تو دو دو تین تین وقت کر کے دائرہ کے فقیر کھلائے جائیں (انصاف نامہ)

قطب الدین! سیدنا مہدی علیہ السلام کے اس فرمان سے ثابت ہے کہ کاسبوں کو کھانے کی دعوت نہیں دی جاتی تھی اور دوسری بات یہ پائی جاتی ہے جو سیدھا آتا اُس سے سادہ پکوان پکایا جاتا اگر پُر تکلف پکتا تو ایک ہی وقت میں خرچ ہو جاتا فقیران متوکل کو لذت سے کیا کام ان کے نزدیک بریانی اور باجرے کا کھچڑا دونوں برابر ہیں۔

تولد فرزند کے شکریہ شکرانہ:۔ بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ ولایتؓ کی عادت مبارک تھی جب آپ کو فرزند پیدا ہوتا تو کمال عسرت وفاقہ کشی کی وجہ چراغ تک میسّر نہ ہونے پر کبھی یوں ہی یکتائی کا دامن پھاڑ کر اور کبھی گھانس پھونس سلگا کر

بچہ کا منہ دیکھتے چنانچہ آپؓ کے گھر میں بندگی میاں سید تشریف اللہ پیدا ہوئے اس روز ان کی ماں کو دس روز کا فاقہ تھا۔اس روز امیروں کو معلوم ہونے پر کہ آج حضرت صدیقِ ولایتؓ کو اللہ نے اولاد دی انہوں نے للہ کچھ فتوح بھجوادی تو بچہ پیدا ہونے کے شکریہ میں کبھی شکرانہ کھلاتے اور کبھی میٹھے برنج (چاول)۔(خاتم سلیمانی)

اللہ کے نام پر آیا ہو وبے اختیاری سے کھاؤ:۔ سیدنا مہدی علیہ السلام کے ایک صحابیؓ کو کہیں سے للہ گوشت آ گیا آپ ہلدی دھنیاں کی فکر کرنے لگے سیدنا مہدی علیہ السلام کو معلوم ہونے پر ان کو بلایا اور فرمایا جب گوشت اللہ نے دیا ہے تو پکاؤ یا آگ پر سیک لو اور کھالو ہلدی کی تلاش میں مت پڑو یہ سب نفس کے حیلے ہیں۔نفس کو چھوڑو اور یادِ خدا میں لگ جاؤ۔ (حاشیہ)

دفینہ غیبی فتوح نہیں ہے:۔ حضرت ثانیِ مہدیؓ نے ایک جگہ دائرہ باندھنے کو فرمایا دائرہ باندھتے وقت زمین کھودتے وقت سونے سے بھرا ہوا برتن نکلا آپ نے دیکھ کر اسی وقت دفن کرادیا اور دائرہ دوسری جگہ باندھا۔(حاشیہ)

بلا قید مذہب وملت اللہ دیا کہنے پر لے لیا جاتا:۔ ایک روز سیدنا مہدی علیہ السلام کے حضور منکرِ مہدیؑ کے ہاں سے کھانا آیا اللہ دیا کہنے پر آپ نے قبول فرمایا کھانا لانے والے شخص کے چلے جانے کے بعد صحابہؓ نے عرض کیا میرانجی یہ کھانا منکر مہدیؑ کے چہلم کا ہے اس نے اس نیت سے بھیجا ہے کہ آپ ولی کامل ہیں۔آپ کے کھانے سے میت کی روح کو ثواب پہونچے گا بلکہ عجب نہیں ایسے بزرگ کے کھانے سے اس کی نجات ہو جائے۔آپ نے یہ سن کر ایک قدیم ضرب المثل کو ذرا بدل کر فرمایا ''مردہ خواہ جنت میں جائے خواہ دوزخ میں ہم کو حلوہ مانڈے سے کام'' بندہ نام خدا دیکھتا ہے (انصاف نامہ باب۵) اصل ضرب المثل یوں ہے ''مردہ خواہ جنت میں جائے خواہ دوزخ میں قاضی کو حلوے مانڈے سے غرض''۔

پھر فرمایا تجسس میں مت پڑو اوپر کے اولیاء اللہؒ نے تجسس میں پڑ کر اللہ کے رزق کو اپنی ذاتوں پر تنگ کر دیا۔ہم کیا جانیں کسی کا مال جور وظلم سے لیا گیا ہے یا جائز طریق سے اگر معلوم ہو جائے کہ حرام ہے تو مت کھاؤ۔(انصاف نامہ باب۵)

حلال اور حلالِ طیب میں کیا فرق ہے؟:۔ سیدنا مہدی علیہ السلام کے حضور اللہ کے نام پر کچھ آیا فقیروں نے کہا حلال طیب ہے آپؑ نے فرمایا حلالِ طیب نہیں کیونکہ دو تین روز پہلے سنا تھا کہ وہ بھیجنے والا ہے (ن ش ب) فائدہ اس کے بھیجنے میں یقین نہیں تھا۔محض شبہ تھا اور شبہ یقین پر غالب نہیں آسکتا اس لئے فتو قبول فرمالی یقین وہ ہے کہ گاڑے دائرہ میں آرہے ہیں اور پہلے سے ان کے آنے کی اطلاع ہوگئی اس صورت میں توکل نہ رہا۔کیونکہ یقین ہے کہ تھوڑی ہی دیر میں گاڑے آجائے گیں جو چیز بندہ کے اختیار سے شریعت کے موافق ہے وہ حلال ہے اور حلالِ طیب وہ ہے کہ بے اختیار بندہ کو

ملے حلال کا حساب لیا جائے گا اور حلالِ طیب کا محاسبہ نہ ہوگا۔ (ن ش ب) جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

کُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ط قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (سورۂ آل عمران۔ آیت ۳۷)

حجرہ کیوں اٹھا دیا گیا:۔ سیدنا مہدی علیہ السلام نے ۸۹۲ھ میں مانڈوگڈھ (دارالسلطنت مالوہ) تشریف لاکر قیام فرمایا دائرہ کے ایک فقیر نے لکڑیاں وغیرہ لاکر حضرت امام علیہ السلام کے لئے حجرہ کھڑا کیا اور سایہ کے لئے اس پر کپڑا یا بوریا ڈال دیا ایک شخص حضرت کی خدمت میں آیا آپؑ وہیں بیٹھ گئے اس نے للہ کچھ گزرانا اس کے چلے جانے کے بعد آپ فوراً اٹھے اور فرمایا کہ اس حجرہ کو یہاں سے اٹھاؤ یہ جگہ اچھی نہیں ہے کیونکہ یہاں پہلے ہی دنیا کی چیز آئی ہے حسب فرمودہ حضرت امام علیہ السلام حجرہ اٹھا کر دوسری جگہ قائم کیا گیا۔ (انصاف نامہ باب ۹)

قطب الدین! اللہ اللہ زمانہ کا رنگ کیا ہی بدل گیا ہے۔ جس جگہ کو ہمارے آقائے دو جہاں نے منحوس بتایا اگر اسی زمین پر زمانہ حاضرہ کے کسی فقیر کا قیام ہو تو دولت دنیا بے محنت ومشقت آن واحد میں مل جانے پر کس قدر خوشی منائے گا اور اس کو کتنا مبارک قطعہ زمین سمجھے گا۔

دسواں باب

سویت

جب دائرہ میں فتوح آتی خواہ نقد روپیہ کہ قسم سے ہو یا اناج کی قسم سے یا پارچہ یا برتن یا پکا ہوا کھانا تو فوراً سویت کر دیا جاتا سویت کی مختلف صورتیں بیان کی جاتی ہیں۔

سویت میں اہتمام:۔ سویت کے وقت اس قدر اہتمام کیا جاتا کہ خود حضرت مہدی علیہ السلام اور صحابہ کرامؓ اوپر بیٹھ کر سویت کرواتے بلکہ بعض اوقات صحابہؓ اپنے ہاتھ سے روٹیاں وغیرہ تقسیم کرتے بندگی میاں سید محمود ثانیِ مہدیؑ کے پاؤں میں بیڑیاں پہنائے جانے کے باعث ناسور پڑ جانے سے آپ کو سخت تکلیف تھی۔ باوصف اس کے آپ ڈھولڑی (بہت ہی چھوڑی چارپائی) میں بیٹھ کر سویت گاہ میں تشریف لاتے اور اپنی آنکھوں کے سامنے سویت کرواتے اور مزید احتیاط کے لئے میاں بابن سانچوری اور میاں قطب الدین اور میاں علاء الدین وغیرہ سویت کرنے والوں پر بندگی میاں لاڑشہؓ کو بٹھاتے۔ (انصاف نامہ)

اوقات سویت:۔ کل صحابہ رضی اللہ عنہم کا یہ طریق تھا اگر خدا واسطے آدھی رات کو بھی کچھ آجاتا تو اسی وقت سویت کر دیا جاتا۔ صبح تک اس خیال سے امانت نہیں رکھا جاتا کہ مبادا کوئی فقیر بھوکا پڑا ہو۔ اور اس کے دل میں خطرہ آجائے (انصاف نامہ باب ۹) چنانچہ ایک وقت حضرت ثانیِ مہدیؑ کے دائرہ عالیہ میں آدھی رات کو فتوح آئی۔ آپؑ نے اسی وقت سویت کرادی اگر نماز عصر کے بعد بیانِ قرآن کے وقت فتوح آتی تو ادھر بیان کا سلسلہ جاری رہتا اُدھر سویت ہوتی رہتی چنانچہ سیدنا مہدیؑ کے حضور بیانِ قرآن کے وقت گنڈیریاں آئیں آپؑ نے سویت کرنے کا حکم دیا۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد کچھ میوہ آیا وہ بھی سویت کر دیا گیا اور ادھر بیان کا سلسلہ جاری رکھا (مولود مہدیؑ)۔ ایک روز بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ ولایتؓ کے دائرہ میں عین عصر کے وقت للہ کھانے کی دیگیں آئیں آپ نے بیان موقوف رکھا اور فرمایا کہ کھاؤ آج یہی بیان ہے۔

قطب الدین! معلوم نہیں اس روز دائرہ میں کتنے روز کا فاقہ ہوگا جو بندگی میاںؓ نے بیان نہ فرما کر فقرائے متوکلین کو کھانے کا حکم دیا۔

سویت کی امانت میں خیانت:۔ امام الانام سیدنا مہدی علیہ السلام کی خدمت میں کہیں سے انگور آگئے تھے ایک مہاجر نے خوشہ اٹھا کر آپ کے کم سِن صاجزادے بندگی میراں سید حمید کو دیا۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا تم نے فقیروں کا حق کیوں دیا عرض کیا میرانجی سب معاف کر دیں گے فرمایا یہ فقیروں کا حق تھا جاؤ سب سے معاف کراؤ کیونکہ

حضرت رسول اللہ صلی الہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہدیہ میں سب کا حصہ ہے (انصاف نامہ باب ۹)

سویت فقیروں کا حق ہے محض مرشد کا نہیں:۔ بندگی میاں شاہ دلاورؒ کے دائرے میں اللہ کے نام پر گوشت اور مانڈے آئے اور سویت ہونے لگی آپ کے فرزند میاں حبیب اللہؒ نے چند جوڑے مانڈے اور گوشت کے اٹھائے عامل سویت نے کہا یہ فقیروں کا حق ہے صاجزادے نے کہا میرے باپ کا مال ہے۔ بندگی میاں شاہ دلاورؒ کو یہ کیفیت معلوم ہونے پر آپؒ صاجزادے پر خفا ہوئے اور یہ فرما کر فقیروں کا حق ہے تمہارے والد کا حق نہیں گوشت اور مانڈے کے جوڑے واپس کردیئے۔

نیا پاجامہ ناجائز کیوں ہوگیا:۔ حضرت ثانیِ مہدیؑ کا پاجامہ گل گل کر پھٹ گیا تھا۔ میاں بابن سانچوری جو عامل سویت تھے ایک روز نیا پاجامہ سلوا کر حضرت کی خدمت میں لائے۔ حضرت نے پوچھا میاں بابن یہ پاجامہ کہاں سے لائے ہو؟ عرض کیا عشر کے دو کڑوں سے خوندکار بہت ہی خفا ہوئے اور فرمانے لگے بندہ کو اس کا پہننا جائز نہیں ہے یہ تو مضطروں کا حق ہے۔ بندہ کسی طرح نہیں پہن سکتا۔ (انصاف نامہ باب ۹)

ہاتف نے امانت یاد دلائی:۔ ایک روز سید مصطفیٰ عرف غالب خاں حاکم رادھن پور نے سو تنکے (۷۵ روپے) بندگی میاں شاہ نظامؒ کی خدمت میں بھیجے حضرت نے بندگی ملک الہدادؒ سے جن کو بڑے ہی امین اور منتظم سمجھ کر عامل سویت بنایا تھا فرمایا پچاس تنکے ابھی سویت کردو اور تنکے رہنے دو۔ حسبِ فرمانِ مرشد حضرت ملک الہدادؒ نے پچاس تنکے سویت کردیئے اور پچاس تنکے حجرہ کے ایک گوشہ میں بوریئے کے نیچے رکھدئے جب دائرہ میں فاقوں پر فاقے پڑے تو آپ کو غیب سے آواز آئی کہ اے الہداد اِن پچاس تنکوں کو کیوں رکھ چھوڑا ہے۔ یہی وقت سویت کا ہے زیادہ عرصہ گذر جانے سے مرشد اور ملک الہدادؒ دونوں اس رقم کو بھول گئے تھے۔ حضرت خلیفہ گروہؓ اٹھے اور اپنے مرشد کی خدمت میں امانت رکھدی خوندکار نے ارشاد فرمایا سویت کردو رکھوانے میں یہی مقصود خدا تھا کہ ایسے ہی اضطرار کے وقت مضطروں میں سویت ہو۔ پھر فرمایا سنو بھائیو آج بھائی دادو کی طرف سے مہمانی ہے (خاتم سلیمانی)

سویت میں صرف مضطروں کا حق:۔ حضرت ثانیِ مہدیؑ کی عادت مبارک تھی اگر آپ کے دائرہ عالیہ میں فقیروں پر فاقہ ہونے پر فاقہ ہونے کی خبر مل جاتی تو آپ کھانے پر سے ہاتھ کھینچ لیتے، آنکھوں میں آنسو بھر آتے اور فرماتے کہ بھائی تو بھوکے ہیں بندہ خاک کھائے۔ (انصاف نامہ باب ۹)

علی العموم بیبیوں کے گلے یا کانوں میں کچھ زیور رہتا ہے بی بی کدبانو اپنے جسم کا زیور اتار کر فاقہ کشوں کو للہ بھجوا دیتیں بھجوانے کے بعد حضرت ثانیِ مہدیؑ کھانے میں ہاتھ ڈالتے (خاتم سلیمانی) اب فقیروں کا ایثار دیکھیں کہ بی بی کدبانو کی

بھیجی ہوئی چیز بیچ کر غلہ منگوایا جاتا اور ہانک کپراوئی (منادی کرائی) جاتی کہ جن فقیروں پر فاقہ گزر رہا ہے وہ جماعت خانے میں آئیں۔ اور اپنی اپنی سویت لے جائیں یہ سن کر بعض فقیر سویت لینے آتے اور بعض فقیر نہ آتے عامل سویت دریافت کرتا کہ تم سویت کیوں نہیں لیتے جواب دیتے کہ ہم اس وقت مضطر نہیں ہیں۔ کچھ قرض لے کر قوت بسر کر لی ہے اس سویت کے مستحق وہی فقرائے متوکلین ہیں جو فاقوں سے بیقرار ہو رہے ہیں۔

قطب الدین! مُر مُرے لے کر دو تین پھانکیں کھا لینے سے اس قدر تسکین ہو جانا اور اپنے کو بیقرار نہ سمجھ کر اپنی سویت بھائیوں پر ایثار کر دینا ان فقیران عزیمت شعار ہی کا کام ہے جن کی شان میں اللہ تعالیٰ اپنے کلامِ پاک میں فرماتا ہے وَيُـؤ ثِـرُوْ نَ عَـلٰـى اَنْـفُـسِـهِـمْ وَلَـو كَـا نَ بِهِمْ خَصَا صَة (سورۃالحشر۔آیت۹)۔ترجمہ اگر چہ کہ ان کو تنگی ہو (پھر بھی دوسروں کی ضرورتوں کو پیش نظر رکھ کر) اپنی ذاتوں پر ایثار کرتے ہیں (اور خود تکلیف میں رہتے ہیں)۔

سویت میں تمام دائرہ کا ایثار:۔ بندگی میاں شاہ نعمتؓ سے آپ کے فقیروں نے عرض کیا کہ ہم آپ میں بجز ایک فعل کے سب پیروی میراں علیہ السلام کی دیکھتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ حضرت میراں علیہ السلام نے ام المومنین بی بی ملکانؓ کو سویت میں تین حصے عنایت فرماتے تھے۔ پس آپ بھی اتنی ہی سویت کیوں نہیں لیتے بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے فرمایا کہ تمام صحابہؓ نے مل کر ام المومنین کا حصہ اس خیال سے بڑھادیا تھا کہ آپ کے ہاں مہمان بہت آتے تھے فقیروں نے عرض کیا خوندکار ہم بھی اپنا حصہ آپ کو للہ نذر کرتے ہیں۔ آپ مہدی علیہ السلام کی پیروی اختیار کریں۔ حضرتؓ نے فرمایا حضرت میراں علیہ السلام تو مرشد تھے بندہ طالب ہے۔ حضرت میراں علیہ السلام نے مجھے ایک سویت دی ہے وہی بس ہے پھر بھی سب فقیروں نے مل کر اپنی اپنی سویت آپؓ کو پیش کر دی دوسرے روز فقیروں کو فاقہ پڑا بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے اگلے روز سب کا سب عطیہ فقیروں میں تقسیم کرادیا۔ (انصاف نامہ باب ۹)

سویت میں حصے:۔ سیدنا مہدی علیہ السلام نے صحابہؓ اور صحابیاتؓ کے لئے جو حصے مقرر کئے تھے اس کے موافق سویت ہوتی۔ بندگی میاں سید محمود ثانیِ مہدیؓ ام المومنین بی بی ملکانؓ بندگی میاں شاہ نعمتؓ وغیرہ وغیرہ صحابہ اور صحابیات کے لئے حضرت امام علیہ السلام کے مقرر کردہ حصول کے موافق سویت ہوتی ان بزرگوں نے حضرت امام علیہ السلام کے وصال کے بعد بھی اپنی ذاتوں پر وہی سویت قائم رکھی حالانکہ اہل ارشاد ہونے کی وجہ آئے دن مہمانوں کا خرچ زیادہ تھا اس کے علاوہ صاحب اولاد ہونے کی وجہ ہر وقت تنگی ہی تنگی رہتی تھی۔ حضرت بندگی میاں شاہ نعمتؓ کے عصر مبارک میں یہ صورت پیدا ہوگئی اگر کہیں سے خاص بیبیوں کے لئے نامزد کی ہوئی چیز آتی تو دائرہ کی بیبیوں میں سویت کر دی جاتی اور مردوں کے نام آتی تو مردوں میں سویت کی جاتی۔ (انصاف نامہ)

یوں بھی مروی ہے کہ دائرہ میں آئی ہوئی فتوح آدھی مردوں اور آدھی عورتوں میں سویت کردی جاتی (انصاف نامہ باب۱) کہیں سے پکاپکایا کھانا آتا تو سیدنا مہدی علیہ السلام کے حضور عورتوں مردوں بچوں میں برابر تقسیم کیا جاتا اگر کہیں سے اللہ کے نام سیدھا آتا تو مہدیِ موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک میں مبتدی اور ناقص فقیروں کے لئے باجرے کا کھچڑا پکتا اور اوپر سے تلی کا تیل ڈال کر علیحدہ دستر خوان پر کھالا جاتا لیکن بزرگانِ دین کے عرس مبارک پر فتوح آتی تو مبتدی اور منتہی سب کے لئے بلاامتیاز ایک ہی قسم کا کھانا پکایا جاتا جب تک بی بی الہدیتیؓ زندہ تھیں مجرد فقیروں کے لئے کھانے پکانے کا انتظام آپ کرتیں اور بال بچوں والے فقیر اپنی کھائی پکائی آپ کرتے۔ بی بیؓ کے انتقال پر موعود علیہ السلام نے فرمایا آج تمہاری ماں مرگئیں اپنے کھانے کا انتظام آپ کرلو۔ استدا اور زمانہ کے ساتھ ساتھ سویت کی صورتیں بدلتے بدلتے بندگی میاں سید اشرف بن بندگی میاں سید میراں بن بندگی میاں سید محمود سیدنجی خاتم المرشدؓ کے زمانے میں سویت کا یہ طریق قائم ہوا کہ مرشد کے چار حصے خلیفوں کے تین حصے فقیروں کے دو حصے دائرہ کے بے حدے فقیر کو ایک حصہ دیا جاتا بالکل نیچے کے طبقے تک بھی سویت کا بہترین طریق رہا چنانچہ بندگی میاں سید میراں جی عرف سیدو میاں صاحب کی نسبت لکھا ہے جن دنوں آپ کے دائرہ میں فاقہ تھے صرف جواری کی ایک روٹی ایک گھر میں سے آتی آپ کے دائرہ میں ڈیڑھ سو فقیر تھے اس لئے میاں سید میراں جی[۱] روٹی کے ڈیڑھ سو ٹکڑے خود کر کے اپنے ہی ہاتھ سے سویت فرماتے۔ کسی نے عرض کیا خوندکار ذرا ذرا سے ٹکڑوں سے کیا ہوتا ہے آپ نے فرمایا میں خود بھی جانتا ہوں کچھ نہیں ہوتا لیکن ان کو اس بات سے تسلی ہوجاتی ہے کہ مرشد کو ہمارا خیال ہے اپنے دست مبارک سے ڈیڑھ سو ٹکڑے کر کے اپنے ہی ہاتھ سے سویت کرتے ہیں۔ ان کی پرورش کے لئے اتنا ہی خیال کافی ہے۔

نوٹ:۔ بی بی[۲] الہدیتیؓ جس طرح مجرد فقیروں کے کھانے کا انتظام خود فرماتیں بعد کے زمانے میں بھی مجرد فقیروں

---

[۱] بندگی میاں سید میراں جی بن بندگی میاں سید سلام اللہؒ بن بندگی میاں سید عیسیٰؒ شہید دانتی واڑہ۔
آپ تربیت اپنے والد محترم میاں سید سلام کے ہیں اور علاقہ صحبت اپنے ماموں بندگی میاں شاہ نصرت سلطان قبرستان گلسگور سے ہے اور ان ہی کے خلیفہ ہیں انصاف نامہ کے حاشیہ کی عبارت آپ نے انصاف نامہ سے علحدہ کر کے ایک کتاب کی صورت میں لکھی ہے اس وقت سے حاشیہ انصاف نامہ جو درحقیقت انصاف نامہ کا دوسرا حصہ یا اضافۂ انصاف ہے علحدہ لکھا جانے لگا عقائد وحدود دائرہ میں آپ نے ایک مختصر سی کتاب تصنیف فرمائی جس کا نام رسالہ فرائض باز ادالناجی ہے اس کتاب کا ترجمہ چھپ گیا ہے آپ ۱۱۱۷ھ تاریخ ۱۱ رجب واصل حق ہوئے عمر (۱۰۴) سال تازہ میت جالور جلگاوں لائی گئی اور بندگی میاں سید تشریف اللہؒ کے زیر پائیں دفن ہوئے۔ [۲] بی بی الہدیتی ولادت در جونپور ۸۵۵ھ وصال ۳ ذی الحجہ ۹۱۱ھ در چاپانیر ازمرض پرسوت سیدنا مہدی علیہ السلام نے آپ کو ثانی خدیجہ کہا قاضی ولایت۔ مادر مہاجرین وغیرہ بشارتوں سے مبشر فرمایا۔ وصال کے بعد بندگی میاں سید سلام اللہؒ سے مخاطب ہوکر فرمایا ''بی بی قبر میں کہاں ہیں جو تم قبر کی علامت بتاتے ہو بندہ نے اس ہاتھ دیا خدا نے اس ہاتھ لیا۔

کے کھانے کا انتظام مرشد اپنے گھر میں کرتے۔

سویت بڑھانے سے انکار:۔ حضرت بی بی کدبانوؓ زوجہ محترمہ بندگی میراں سید محمود ثانیِ مہدیؓ نے بندگی میاں شاہ دلاورؓ کو کہا کہ مہمانوں کی کثرت کی وجہ گھر میں ہر وقت تنگی رہا کرتی ہے آپ میاں سے کہہ کر کچھ سویت بڑھادیں بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے حضرت ثانیِ مہدیؓ سے کہا کہ آپ اپنی طرف سے نہیں فرماتے بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے کہا بی بی کدبانوؓ نے بندہ کو کہلایا۔ حضرت ثانیِ مہدیؓ بہت روے اور فرمانے لگے افسوس بندہ دنیاوی چیز بڑھائے۔ حضرت میراں علیہ السلام نے بندہ کے لئے سویت میں دس حصے مقرر فرمائے ہیں بس یہی کافی ہیں اگرچہ اس کے بعد آپ کو اور بھی فرزند ہوئے لونڈیاں بھی آئیں لیکن اسی پر صابر وشاکر رہے۔ (انصاف نامہ)

عشر

خدائے تعالیٰ فرماتا ہے یَآاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبْتُمْ وَ مِمَّآ اَخْرَجْنَا لَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ (سورۂ بقرہ۔ آیت ۲۶۷) ترجمہ:۔اے ایمان والو خرچ کرو پاکیزہ مال جو تم نے کمایا اور ان چیزوں میں سے بھی جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالی ہیں (سورۃ البقر) سیدنا مہدی علیہ السلام نے اس آیت سے عشر فرض فرمایا ہے خواہ زراعت سے تجارت سے یا ملازمت سے یا خدا واسطے آیا ہو غرض مال طیب وحلال ہو اور اس کی ادائی میں اس قدر تاکید کی گئی ہے کہ خدا دس دانے دے تو ایک دانہ چیونٹی کو ڈال دو۔ سیدنا مہدی علیہ السلام صحابہؓ تابعینؒ، تبع تابعینؒ کے حضور برتن کپڑے غلہ میوہ نقد روپیہ جو کچھ للہ آتا۔ عشر نکالنے کے بعد فقرائے دائرہ میں فاقوں کی وجہ سے اضطرار بڑھ جاتا تو اس وقت سویت کی جاتی تھی چنانچہ ایک روز بندگی میاں شاہ نظامؓ کے دائرہ عالیہ میں للہ فتوح آنے پر بندگی ملک الہداد خلیفہ گروہؓ نے جو عامل سویت تھے حسب دستور سویت کردی اور عشر کے پیسے اٹھا کر بوریئے کے نیچے ڈال دیئے اور بھول گئے جب دائرہ معلیٰ میں فقر وفاقہ زیادہ ہوا حضرت خلیفہ گروہؓ کو غیب سے آواز آئی ''میاں دادو عشر کے پیسے'' حضرت خلیفہ گروہؓ نے فوراً نکال کر مضطروں میں سویت کردی، عشر کا پیسہ لینے میں فقرائے متوکلین اپنی ذاتوں پر اس امر کا پورا لحاظ رکھتے کہ فاقوں سے تین روز گذر جانے کے بعد بھی اگر بیقرار نہ ہوتے تو عشر کی سویت لینے سے انکار کردیتے کہ ہم مضطر نہیں ہیں۔ وہی بھائی اس کے حقدار ہیں جو فاقوں کی وجہ سے بیقرار ہیں اس میں شک نہیں ایسے بزرگان عزیمت شعار اس آیت کے مصداق ہیں

وَیُئو ثِرُوْ نَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ وَلَو کَا نَ بِهِمْ خَصَا صَة (سورۃ الحشر۔ آیت ۹)

ترجمہ:۔ان مردانِ خدا کو کتنی ہی ضرورت ہو اور کیسی ہی تنگی کیوں نہ ہو وہ دوسروں کی ضرورتوں کو مقدم سمجھ کر اپنی ضرورت کی چیزوں کو بھی ایثار کردیتے ہیں۔

حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ فرماتے ہیں اگر ہمار پاس ایک ہی پیرہن ہوتو دیدیں کیونکہ نماز کے وقت ہم اپنی بی بی یا بیٹیوں سے کپڑا لے کر نماز پڑسکتے ہیں۔انکے پاس فاضل رہتا ہے (انصاف نامہ باب ۱۵)

ایک دن حضرت صدیقِ ولایتؓ نے کمبل اوڑھ لی اور گھر میں جو کچھ تھا سب کا سب اللہ کے نام پر دیدیا اور دورِ نبوت میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔سیدنا مہدیِ موعود علیہ السلام فرماتے ہیں جس کے پاس دو کپڑے ہوں اور ایک بھائی برہنہ ہے اس وقت اس شخص کو نہ دیا تو وہ منافق ہے۔(انصاف نامہ باب ۱۵)

عشر کی سویت کب کی جاتی:۔ دیکھتے کہ فتوح تھوڑی آئی ہے اور دائرہ میں اضطرار زیادہ ہے تو سب کا سب سویت کردیا جاتا اگر عشر نکالنے کے بعد فتوح کافی سمجھی جاتی تو عشر علیحدہ رکھدیا جاتا اور فتوح سویت ہوجاتی پھر جب دیکھتے کہ دائرہ میں فاقہ کشی زیادہ ہے اضطرار بڑھا ہوا ہے تو امانت رکھے ہوئے عشر کی سویت کی جاتی بعض اوقات سیدنا مہدی علیہ السلام عشر کا پیسہ اسی جگہ مضطروں میں سویت ہوجانے کے بعد فرماتے کچھ بچا ہے یہ جواب سن کر کہ سب کچھ بانٹ دیا گیا ہے آپ سویت گاہ پر سے اٹھتے (انصاف نامہ باب ۹)

ایثار

مرد تو مرد دائرہ کی بیبیوں میں بھی سیدنا مہدی علیہ السلام کے صدقے سے ایثار کی توفیق اس درجہ بڑھ گئی تھی کہ ایک روز بندگی میاں عبدالوہاب بن بندگی میاں سید تشریف اللہ بن حضرت صدیقِ ولایتؓ کے دائرہ میں اس قدر فاقے پڑے کہ چھوٹے چھوٹے بچّے بھی بھوک سے بیتاب ہوگئے دائرہ کے ایک فقیر نے ایک بچے کے رونے کی آواز سن کر ان کی ماں کو للہ روٹی کا تکڑا دیا اور کہا بچے کو کھلاو۔بی بی نے خیال کیا میرا بچہ بھوک کے مارے رو رو کر تھک گیا ہے اور اس پر نیند غالب ہو رہی ہے بہتر ہے کہ اپنے پڑوس کے بچے کو جو بھوک کے مارے رو رو کر تھک گیا ہے اور اس پر نیند غالب ہو رہی ہے بہتر ہے کہ اپنے پڑوس کے بچے کو جو بھوک سے بیتاب ہو کر رو رہا ہے یہ تکڑا دیدوں بچہ کی ماں جلدی سے اٹھی اور ہمسایہ کے بچے کو دینے گئی خداوند کریم کو بیبیوں کا یہ ایثار ایسا بھلا لگا کہ بندگی میاں عبدالوہابؒ کو بارگاہ خداوندی سے بشارت ہوئی کہ آج کے روز تمہارے دائرہ کی چند بیبیوں نے روٹی کے تکڑے میں جنت خرید لی اس کا نام تو ایثار۔

گیارہوا باب

دعوت

کھانے کی سویت بلا تفریق:۔ اگر شہر یا گاوں میں رہنے والے کا سبوں کے ہاں سے دعوت کا کھانا پکا پکایا دیگوں دیگچوں اور ٹوکروں میں آتا تو دائرہ کے مردوں عورتوں اور بچوں میں برابر تقسیم کر دیا جاتا جیسا کہ پٹن شریف میں سیدنا مہدی علیہ السلام کے حضور میں حضرت رکن الدین مجذوبؒ کی جانب سے ٹوکروں میں روٹیاں اور موز آئے تو علی التویہ تقسیم کر دیئے گئے (مولود مہدیؑ)۔اسی طرح حضرت صدیقِ ولایتؓ کے دائرہ میں گوشت اور مانڈے آئے تو برابر برابر بانٹ دیئے گئے۔(خاتم سلیمانی)

کھانے کی دعوت میں تخصیص:۔ لیکن اگر کھانا مرشد کی جانب سے ہوتا تو بزرگوں کو الگ بلا کر گیہوں کی روٹی اور گھی کھلایا جاتا اور عام فقیروں کے سامنے باجرے کا کھچڑا اور تلی کا تیل رکھا جاتا اگر مہمان زیادہ ہوتے تو بھی بزرگوں کو کچھ اچھا کھلا کر معمولی کھانا فقیروں کو کھلایا جاتا۔(انصاف نامہ باب ۹)

یہ سب قدرت پر موقوف تھا کھانے میں تکلف نہ کیا جاتا۔

دعوت میں تین دن کی قید:۔ متواتر تین دن کی دعوت قبول کی جاسکتی تھی چوتھے روز انکار کر دیا جاتا۔ چنانچہ سیدنا مہدی علیہ السلام نے دریاخاں سپہ سالار افواج جام نندا کی دعوت تین روز قبول فرمائی چوتھے روز کھانا آنے پر واپس کر دیا گیا۔(مولود مہدیؑ)

اسی طرح بندگی میاں سید خوندمیرؓ دائرہ میں کسی دینی امر میں اجماع کی غرض سے صحابہؓ تشریف لاتے تو تین دن بندگی میاں کے مہمان رہے چوتھے روز دائرہ میں ہوتے ہوئے بندگی میاں انکے کھانے پینے کی کچھ فکر نہ کرتے ہاں ان کو بھی دائرہ کے دورے فقیروں کی طرح سویت دی جاتی۔لیکن بندگانِ خدا پانچ روز سے زیادہ نہ ٹھہرتے (انصاف نامہ باب ۹)

دائرہ کے فقیروں کو کھلانے میں للّٰہیت:۔ بندگی میاں شاہ نعمتؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص بندہ کو دعوت دیتا ہے اس میں للّٰہیت نہیں ہے کیونکہ بندہ کو کھلانے میں اسکی غرض یہی ہے کہ بندہ خوش ہو۔لیکن جو شخص فقیروں کو دعوت دیتا ہے وہ محض خدا واسطے ہے کیونکہ بندہ گھر میں کھاتا ہے۔(انصاف نامہ باب ۸)

مرید کا پیسہ مرید کو کھلایا:۔ ایک نوجوان شخص بندگی میاں شاہ نعمتؓ کا مرید ہونے کے لئے دائرہ میں آیا۔صبح کا وقت تھا فقراء اپنے اپنے حجروں میں ذکر اللہ میں بیٹھے ہوئے تھے نوجوان دیر تک بیٹھا رہا لیکن کسی انسان کی صورت نظر نہ

آئی۔آخرایک عرصہ کے بعدایک صاحب سامنے سے جانے لگے ہاتھ میں پانی کا گھڑا پیونددارلنگی پہنے ہوئے سر پر چھوٹا سا رومال بدن پر پھٹا پرانا کپڑا اس نے پوچھا بندگی میاں شاہ نعمتؓ کہاں ہیں؟ فرمایا یہی بندہ ہے حضرت کی یہ حالت دیکھ کر اس کوسخت حیرت ہوئی وہ تو یہ سمجھے ہوئے تھا کہ مرشد بڑے شاندارلباس میں سند پر رونق افروز ہوں گے عرض کرنے لگا میں آپ کا مرید ہونے آیا ہوں حضرتؓ نے فرمایا ذرا ٹھہرو میں اپنے گھر کا پانی بھرلوں اور دائرہ میں بوڑھے مرد اور دیوڑھی فقیرنیوں کے گھر میں بھی پانی ڈال دے کرآتا ہوں۔

حضرت اپنے کام سے فارغ ہوکراچھے کپڑے پہنے سر پر پگڑی بیٹھ پرڈھال اور کمر میں تلوارکس کرمسجد میں تشریف لائے اورنوجوان کومرید کیا۔اس نے فتوح گزرانی۔حضرت نے پیسے اٹھالئے اس کوتین دن دائرہ میں رکھا اور جو پیسے للہ دیئے گئے تھے وہ سب اس کوکھلا دیئے چوتھے روزاس کورخصت کیا۔

قطب الدین! حضرت کی دینی اخوت قومی ہمدردی اورضعیفوں کی خدمت گزاری کا یہ احساس باوجودمرشد ہونے کے قابل تقلید ہے اسی طرح مرید کے پیسے کی پروانہ کرنا یہ بھی بہترین نمونہ ہے خدا ہم کو بندگی میاں شاہ نعمتؓ کا صدقہ نصیب کرے آمین۔

کسبیوں کے گھر کی دعوت:۔ بندگی میاں شاہ نعمتؓ دھولکہ(کاٹھیاواڑ) سے دائرہ اٹھا کراحمدآبادتشریف لارہے تھے۔جووہاں سے ۱۹میل ہوتا ہے۔راستہ میں دو ہندوعورتیں ملیں اورعرض کرنےلگیں خوندکار یہ کسبیاں ہیں زرلے کرذات بیچتی ہیں،ان کے گھر کا کھانا حرام ہے۔آپؓ نے فرمایا خدااپنے بندوں کولقمہ حرام سے بچاتا ہے آنے دومعلوم ہوجائے گا تھوڑی دیرکے بعد وہ دونوں عورتیں آٹا، دال، گھی چاول شکروغیرہ لےکرک آئیں اوراللہ دیا کہہ کےسب سامان حضرت کی خدمت میں پیش کیا۔ان سے پوچھا گیا یہ سیدھا کیسا ہے انہوں نے کہا ہم ایک زمانے تک سلطان محمود بیگڑہ کی ملازم رہیں وہ پیسہ ہماری پاک کمائی کا تھا اس کے بعدہم نے بدقسمتی سے غلط پیشہ اختیار کیا خدا ہمارے حال پررحم کرے،حضرت نے فرمایا لےلو۔

ہندوداروغہ کے گھر کی پکے پکائے کھانے کی دعوت:۔ ملک پیارالمخاطب بہ اعتمادالدولہ(دفتر اول ک ۴ ب ۴) وزیرسلطان محمود بیگڑہ اور جاگیر دارکھانبیل کے چہلم پر بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ ولایتؓ نے اطراف جوانب کے تمام صحابہ کودعوت دی تمام صحابہ دائرہ کھانبیل شریف تشریف لائے صبح ناشتہ میں بھینسوں کا دودھ اورگرم گرم کھاجے کھائے دوپہر کو خدانےنعمتیں کھلائیں اوررات کومعمولی کھانا کھایا بندگی میاںؓ کو پہلے ہی سے معلوم تھا کہ آج مجھ پراعتراض ہونگے اس لئے حضرت صدیقِ ولایتؓ اپنی بی بی سے فرمایا کہ تم چادرایسی اوڑھ لوکہ میری بہن کے پاس سے آئے ہوئے زرین کپڑوں کے

کنارے نظر آئیں اور ذرا پیٹھ پھیر کر بیٹھو بندگی میاں یوسف حضرت صدیقِ ولایتؓ کے گھر تشریف لے گئے اندر تو بی بی کا ٹھاٹھ دیکھ ہی لیا تھا باہر آکر مجمع صحابہ میں بولنے لگے آج تو بھائی سید خوندمیر کی بیوی رانی بن کر بیٹھی ہیں۔اور رات کو بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے فرمایا بھائی سید خوندمیر آج آپ کے گھر میں دنیا گھس گئی ہے کہ ہمیں تین بار کھانا کھلایا بندگی میاں نے فرمایا ایسا نہیں ہے گھر میں بی بی جو کمخواب اور توٹی گوٹے کے کپڑے پہنے تھے وہ ملک پیارا مرحوم کی بی بی نے بہت آرزو کے ساتھ کہلایا تھا میری بھابھی (حضرت صدیقِ ولایتؓ کی زوجہ بی بی عائشہ عرف اچھی بی بی) میرے سہاگ کے کپڑے تھوڑی دیر پہن لیں پھر اختیار ہے دائرہ میں سویت کردیں چنانچہ میری بہن (مسماۃ بی بی بوبو) کی خواہش کے موافق انہوں نے تھوڑی دیر اپنی پسند کے کپڑے پہنے اور دائرہ میں سویت بھی ہو گئے۔اب رہا تین تین بار کھانا،اس کی نسبت گزارش ہے کہ صبح کا ناشتہ ملک پیارا کے باورچی خانہ کے برتن داروغہ کی طرف سے تھا۔دو پہر کا کھانا ملک پیارا کی بی بی کی طرف سے اور صرف رات کی دعوت بندہ کی طرف سے تھی۔یہ سب سن کر تمام صحابہؓ خاموش ہو گئے (خاتم سلیمانی)

قطب الدین! سبحان اللہ دونوں صحابہؓ کے اعتراض میں للّٰہیت ہی للّٰہیت ہے۔یہی تو ایک چیز تھی جس نے صحابہؓ کو اخلاق کے انتہائی زینہ پر پہونچایا۔اس نقل سے ظاہر ہے کہ صحابہ نے ایک ہندو کے گھر پکا پکایا کھانا تناول فرمایا ہے کھاتے وقت بندگی میاں شاہ نظامؓ بندگی میاں شاہ دلاورؓ وغیرہ اکابر صحابہؓ کی نظر سیدنا مہدی علیہ السلام کے اس فرمان و عمل پر تھی کہ بندہ نام خدا دیکھتا ہے اگر معلوم ہو جائے کہ مال حرام ہے تو مت کھاو۔(انصاف نامہ باب ۵)

سداورت لینے سے انکار:۔ایک روز بندگی ملک پیر محمد ابن حضرت خلیفہ گروہؓ اور بندگی میاں سید تشریف اللہ ابن حضرت صدیقِ ولایتؓ دائرہ کھانبیل کے ایک جماعت کے ساتھ نکل کر بندگی میراں شاہ یعقوب ابن حضرت ثانیِ مہدیؓ کے دائرہ عالیہ واقع موضع بڈھاسن علاقہ کڑی میں تشریف لائے اور حضرت حسن ولایتؓ سے ملاقات کی اور کچھ دیر دیدار کے بارے میں باتیں رہیں آخر یہ بات قرار پائی کہ چلو کھانبیل وہاں چھابو جی سیدنجی کیا کہتے ہیں پھر وہاں سے بندگی میراں شاہ یعقوبؓ اور آئی ہوئی جماعت روانہ ہو کر رات کو موضع تنجانہ بڑودہ میں مقام کیا اور سودے کے لئے چند فقیروں کو گاؤں میں بھیجا دوکاندار نے کہا یہاں ویجا موری کی طرف سے سداورت قائم ہے جو مسافر آتا ہے اسکو آٹا دال گھی چاول مرچ نمک وغیرہ مفت دیا جاتا ہے۔فقیروں نے کہا ہم مفت نہیں لیتے دوکاندار نے اس خیال سے پیسے لینے سے انکار کیا کہ اگر ویجا موری کو معلوم ہوا تو مجھ پر بہت خفا ہو گا فقیر سیدھا لئے بغیر یوں ہی اپنے مقام پر چلے گئے۔فقیروں کے چلے جانے کے بعد دوکاندار کو اس بات کی دہشت ہوئی کہ ویجا موری کو اگر معلوم ہو گیا کہ فقیر رات بھر بھوکے رہے تو مجھے خدمت سے علیحدہ کردے گا۔اس لئے وہ جلدی جلدی ویجا موری کے پاس گیا اور فقیروں کے سداورت نہ لینے کی کیفیت بیان کی ویجا موری

کو حیرت ہوئی کہ سالہا سال سے میری سداورت جاری ہے لیکن اس قوت تک کوئی ایسا شخص نہیں آیا جس نے مفت سیدھا لینے سے انکار کیا ہو۔ دیکھا تو سہی یہ کون لوگ ہیں۔ اور کس رنگ میں ہیں۔ ویجاموری گھوڑے پر سوار ہو کر بندگانِ خدا کی خدمت میں آیا (یہ تو لکھا نہیں ہے کہ ویجاموری نے پیسے لے کر دوکان پر سیدھا دینے کو کہلایا پا کان خدا بھوکے سور ہے)۔ دیر تک مذہبی مباحثہ کرتا رہا۔ اثناء بحث میں بندگی میاں عبدالملک سجاوندیؒ سے کہنے لگا اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ کے فقیروں کے بدن پر پھٹے پرانے اور موٹے چھوٹے کپڑے ہیں اور آپ کے جسم پر عمدہ لباس ہے یہ کہاں کا انصاف ہے۔ آپ نے فرمایا فقیر علی العموم دائرہ ہی میں رہتے ہیں ان کو کہیں جانے کی ضرورت نہیں پڑتی اس لئے ان کے لئے ایسا ویسا لباس کافی ہے اور ہم کو اشاعت مذہب اور ثبوتِ مہدیؑ کے لئے علماء اور امراء کی مجلسوں میں جانا پڑتا ہے اس لئے کپڑوں کا ایک جوڑا اچھا رکھتے ہیں۔ الاعمال بالنیات (عمل کا انحصار نیت پر ہے) ویجاموری[1] حضرت کی باتوں سے بہت خوش ہوا لیکن ایمان عطیۂ الٰہی ہے ہر شخص کو کہاں نصیب ہوتا ہے۔

بندگی میاں شاہ دلاورؓ کو دعوت:۔ جن دنوں بندگی میاں شاہ دلاورؓ کا دائرہ احمد آباد میں تھا ایک روز سلطان محمود بیگڑہ کی بہن نے آپ کو دعوت دی۔ گجرات کی رسم کے موافق نماز عشاء کے بعد دودھ کھچڑی پاپڑ اچار، کوفتے سمو سے وغیرہ للہ حضرت کی خدمت میں بھیجے تھوڑی دیر کے بعد دیکھا کہ پسی ہوئی مصری تو یہ پڑی ہے اور اس کے عوض غلطی سے نمک بھیج دیا گیا ہے فوراً سوار کے ساتھ مصری بھیجی گئی اور بہت بہت معافی چاہی گئی اس وقت حضرت کھچڑی میں دودھ اور نمک ملا کر گھٹ گھٹ پی رہے تھے۔ سوار نے آ کر للہ مصری پیش کی۔ اور معافی چاہی۔ حضرت نے فرمایا کہ بندہ کو معلوم ہی نہیں ہے کہ دودھ کھچڑی کے ڈولے میں نمک ہے یا مصری۔

قطب الدین! سبحان اللہ اس کا نام تو محویت کہ میٹھے کھارے کی مطلق تمیز نہیں ہوئی۔ یوں ہی عادتاً پی لیا۔ عام لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری طرح حضرت بھی کھاتے پیتے اور چلتے پھرتے ہیں۔ وَ یَمْشُوْنَ فِی الْاَسْوَاق (سورۂ فرقان۔ آیت

---

[1] ویجاموری قوم کا راجپوت شوق مذہب نے اسکو سنسار تیاگ کر تارک الدنیا کر دیا سخت سخت ریاضت اور نفس کشی سے اس میں استدراج پیدا ہو گیا تھا چنانچہ اثنائے گفتگو میں بندگی میاں عبدالملکؒ سے اس نے دریافت کیا آپ حضرات یہاں سے کہاں جائیں گے حضرت نے فرمایا ہم سب کھانبیل جائیں گے ویجاموری نے کہا آپ کھانبیل جاتے ہیں تو میری طرف سے چھابو جی سید جی کو سلام کہنا وہ مہاتما اور بڑے گیانی ہیں۔ حضرتؒ نے فرمایا تم کو کیسے معلوم ہوا کہا مجھ کو چوتھے آسمان تک سیر حاصل ہے۔ سیر میں چھابو جی کو دیکھتا ہوں کہ وہ بڑی سرعت کے ساتھ آسمانوں کی سیر کر لیتے ہیں۔ اور ادھر اُدھر ملتفت نہیں ہوتے ان سے یہ بھی عرض کرنا سیر کے وقت اس ناچیز کو اپنے پیچھے پیچھے رکھیں۔ ان حضرات نے کھانبیل جا کر حضرت شہاب الحقؒ کو ویجاموری کا پیغام پہونچایا آپؓ نے فرمایا فتنہ خدا ہے اتنا نزدیک ہوتے ہوئے (پچاس میل) یہاں آتا نہیں اور تحقیق دین کرتا نہیں محض کشف وکرامت کا شایق اور بندۂ شہرت وجاہ ہے۔

۲۰) مگر مولانا رومؒ نے اس کا خوب فیصلہ کیا ہے۔

کار پاکان را قیاس از خود بگیر گرچہ باشد در نوشتن شیر شِیر

بندگی میاں شاہ نعمتؓ کو دعوت:۔ ایک روز بندگی میاں شاہ نعمتؓ کے ایک کاسب مرید نے آپ کو دعوت دی اس نے بڑی عقیدت سے عمدہ عمدہ اورلذیذ کھانے پکائے اور اللہ دیا کہکر حضرت کی خدمت میں گذارنے مرید مکھیاں اڑانے حضرت کے سامنے بیٹھا پانچ سات لقمہ تناول فرمانے کے بعد مرید نے دست بستہ عرض کیا میاں جی کھانا کیسا پکا ہے؟ مرید کو یقین تھا کہ خوند کار کھانے کی بہت تعریف کریں گے مگر معاملہ اس کے برعکس نکلا فرمایا بھائی ہم کو وہ لذت حاصل ہے کہ اس کی تمیز بھی نہیں ہوتی حضرت شہاب الحقؓ جنھوں نے کبھی دس لقموں سے گیارہواں لقمہ نہیں کھایا اور ناخن گھی میں تر نہیں ہوئے فرماتے ہیں ہم کو کھارے میٹھے کی تمیز نہیں ہوتی ہے۔

حضرت خاتم المرشدؓ کو دعوت:۔ جس فقیر کے پاس بے شان وگمان کھانا آئے وہ سب اسی کی ملک سے خواہ خود کھائے یا دوسروں کو کھلائے لیکن تین روز تک پے در پے دعوت کا کھانا یا ایک روز کی دعوت کا کھانا گھر آئے تو اس کھانے سے اس کو اسی قدر حق ہے جتنا کہ وہ اپنے پیٹ میں کھا سکے دوسرے کے ساتھ بٹھانے یا دینے کا اختیار اس کو مطلق نہیں ہے اگر ایسا کیا تو اس نے اپنی ذات پر ظلم کیا اور دوسرے مستحقین کی حق تلفی کی۔ چنانچہ ایک روز بندگی میاں سید محمود سید نجی خاتم المرشدؓ اور آپ کے پوتے میاں سید عبدالحئیؒ (بن بندگی میاں سید عثمانؒ) کو کسی امیر کے ہاں سے للہ دعوت کا کھانا آیا دادا پوتر امل کر کھانے بیٹھے اور آپ کی چھ سالہ صاجزادی بی بی عائشہ عرف آجے صاحبہ بی بی مکھیاں اڑانے لگیں مکھیاں اڑاتے اڑاتے بے ہوش ہوکر گر گئیں حضرت خاتم المرشدؓ بول اٹھے ''کیا ہوا۔ کیا ہوا'' آپ کی زوجہ بی بی راجے فاطمہ عرف بی بی بو نے عرض کیا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ بچی کو تین روز کا فاقہ ہے اور اسی وجہ سے غش کھا کر گر گئی حضرت نے فرمایا اگر بندہ کو اختیار رہوتا تو سلونی کا منہ کھول کر اپنے ہاتھ سے لقمے ڈالتا لیکن مجبور ہوں۔ بچا ہوا کھانا میزبان کے ہاں چلا گیا لیکن کھانا لانے والی نے اپنے آقا سے کہا آج ایسا ایسا ہوا ہے یہ کیفیت سن کر امیر کا دل بھر آیا اور کھانے کی جو دیگیں پک کر تیار ہوگئی تھیں فوراً دائرہ معلیٰ میں بھیج دیں حضرت نے پہلے ہی سے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ اس سلونی کے طفیل میں تمام دائرہ کو نعمتیں کھلائے گا فقیران فاقہ کش کے حلق جو سوکھ گئے تھے اولاً پتلا پتلا ہریرہ پکا کر سب کے حلق تر کئے گئے اس کے بعد نعمتیں کھلائیں گئیں۔ (خاتم سلیمانی)

دعوت کے کھانے اور بے شان وگمان کھانے میں بے حد فرق:۔ جو کھانا اللہ کے نام بے شان وگمان آتا اس کی نسبت سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ وہ حلالِ طیب ہے اور دعوت کا کھانا حلال ہے حلالِ طیب کا حساب اللہ تعالیٰ

معاف فرما دیا ہے لیکن حلال کا حساب ضرور لیا جائے گا۔ (حاشیہ)

کتنا کھائے:۔ حضرت مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بھوک کے تن حصے کرو۔ ایک حصہ کھاؤ، ایک حصہ پانی پیواور ایک حصہ خالی رکھواور ذکراللہ کرو اگر پیٹ بھر کھایا تو نیند غالب ہوگی اور ذکراللہ نہ کرسکو گے پھر فرماتے ہیں تم کو بھوجن ہم کو پئیو۔ پھر فرتے ہیں پیٹو نا دین کا نہ دنیا کا۔

بارھواں باب

لباس

دائرہ کے مردوں اورعورتوں کولباس کی کوئی قیدنہیں تھی جو کپڑا اللہ کے نام پرآتا پہن لیتے محض ستر پوشی مقصود ہوتا تھاان کی نظر ہروقت اس آیت پررہتی تھی۔لِبَاسُ التَّقْوٰی لا ذٰلِکَ خَیْرٌ (سورۂ اعراف۔آیت۲۶)۔ترجمہ:اور پرہیزگاری کا لباس بہترین لباس ہے۔

سپاہیانہ لباس میں:۔جس وقت عالم اجل شیخ صدرالدین سندھی ثبوت مہدیؑ میں کتابوں کا مطالعہ کر کے پوری تیاری کے ساتھ حضور موعود علیہ السلام میں آنے لگےتو دیکھا کہ آپؑ ایک پتھر کی چٹان پراس ہیئت کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں سرپرتاج مبارک (ٹوپی) بدن پراعلیٰ درجے کا کپڑا پاؤں میں کھڑاویں اور ہاتھ میں تیروکمان پوری پوری سپاہیانہ شان ہے شیخ صدرالدین نے دل میں کہا کہ یہ شان مہدیؑ کی؟ مہدی کا لباس تو مشائخوں کا ہونا چاہیئے **لا حــــول** پڑھ کر واپس ہوگئے۔اس وقت سیدنا مہدی علیہ السلام سعدیؒ کا شعر پڑھا۔

سعدی بشوی لوح دل از غیر عشق دولت علمے کہ راہ دین نہ نمابد جہالت است

راستہ میں درخت سے آواز آئی کہ اے صدرالدین کہاں جاتے ہو پلٹو اور ملاقات کرو۔دیکھوتو کیا ظہور میں آتا ہے شیخ نے **لا حــــول** پڑھی اورآگے بڑھے پھر پتھر سے وہی آواز آئی۔شیخ نے اغوائے شیطان سمجھ کرلاحول پڑھی۔اورآگے بڑھے پھر تیسری مرتبہ غیب سے آواز آئی کہ اے صدرالدین یہ آواز شیطانی نہیں ہے رحمانی ہے واپس جاؤ دیکھوتو سہی کیا ظہور میں آتا ہے۔شیخ جب حضور مہدی علیہ السلام میں آئے تو بالآخر تصدیق وترک دنیا سے مشرف ہوگئے۔(شواہدالوالایت)

بندگی میاں کے بے اختیاری لباس میں اثر:۔ایک روز بندگی میراں سید ابراہیم بن بندگی میراں سید محمد مہدی موعود علیہ السلام کے خسرامیرالامرااعتمادخاں جاگیردارڈونگرپورواقع ملک مالوہ نے نہایت عمدہ زریفت کے دوچغے اپنے داماد کو بھیجے آپ نے ایک چغہ اپنے مرشد بندگی میاں سید خوندمیرؓ کی خدمت میں للہ پیش کیا اورعرض کیا آپ ابھی پہنیں بندگی میاں نے شاندارلباس دیکھ کرپہننے سے انکار کیا صاحبزادہ نے اصرار کے ساتھ عرض کیا اگرآپ نہیں پہنتے تو میں بھی نہیں پہنتا بندگی میاںؓ کو اپنے مرشد کے فرزند کو خوش رکھنا منظور تھا فوراً پہن لیا۔ایک مُلّا جو بندگی میاںؓ سے ثبوتِ مہدیؑ میں بحث کرنے کی غرض سے آپؓ کے گھرآیا ہوا تھا بندگی میاںؓ اسی لباس میں ملّا صاحب کے پاس تشریف لائے مُلّا صاحب حضرت

کے جسمِ مبارک پر یہ لباس دیکھ کراس قدر متاثر ہوئے کہ بے ساختہ بول اٹھے ایسے ہی بے نفس بندگانِ خدا کو یہ لباس زیب دیتا ہے ان کے مہدیؑ بھی سچے اورراہ مہدیؑ بھی سچّی یہ کہکر تصدیق سے مشرف ہوگئے۔

فقیر کے سر پر مندیل:۔ایک روز بندگی میاں شاہ دلاورؓ کے ایک فقیر کو زرّین مندیل اللہ کے نام پر آئی کپڑے کی تنگی کی وجہ سے فقیر نے عندالضرورت وہی باندھلی ایک ملا کے یہ اعتراض کرنے پر کہ اتباع شریعت کا دعویٰ کرتے ہوئے آپ کے فقیر نے خلاف شرع مندیل کیوں باندھ رکھی ہے۔ حضرت نے فرمایا فقیر کپڑے دھونے جارہے ہیں۔تم بھی ان کے پیچھے پیچھے ایسے جاؤ کہ ان کو تمہارے ساتھ آنے کی خبر نہ ہو۔ کپڑے دھوتے وقت دیکھو کہ زرین مندیل معمولی کپڑوں کی طرح دھورہے ہیں یا اس کو بڑی قیمتی سمجھ کر بڑی حفاظت سے دھوتے ہیں۔مُلّا نے آکر بندگی میاں شاہ دلاورؓ سے عرض کیا کہ میاں جی ایسے ہی پاکانِ خدا کے لئے زرین لباس جائز ہے جن کے نزدیک سونا اور مٹی برابر ہے جن کی نظر زیب وزینت سے بالکل اٹھ گئی ہے کیا ہی اچھا کہا ہے مولانا روم نے اپنی مثنوی میں۔

شرع برا اصحاب گورستاں کجا است شرع بہر زندگان و اغنیا است

صحابہؓ کے سر پرسی:۔ سیدنا مہدی علیہ السلام کے سندھ سے روانہ ہوتے وقت آپؑ کے ہمراہ نوسو(۹۰۰) صاحبِ خانہ اور تیرہ سو(۱۳۰۰) مجرد فقیر تھے ان سب کو ذکر اللہ اور حدودِ دائرہ کی پابندی کی سخت تاکید تھی ذرا سے تغافل اور کاہلی پر زجر وتوبیخ ہوتی اور ہر روز ان کی باطنی سیر میں ترقی ہونے نہ ہونے کی خبر گیری کی جاتی آئے دن فاقوں کی شدت اور ضروریات کی تنگی رہا کرتی تھی باوصف اس کے صحابہ اسقدر خوش وخرم رہتے تھے کہ ان کو تکلیف تکلیف نہیں معلوم ہوتی تھی۔ چنانچہ بندگی میاں یوسف جو بارہ مبشر میں داخل ہیں تنگی کی وجہ سے جھاڑوں کے پتے کھاتے تھے جس سے شکم بڑھ گیا تھا بدن پر ورم اور پاوں میں قرحے پڑگئے تھے اور بجز ایک تہ بند کے کوئی کپڑا نہ تھا۔ پاوں سے کانٹا نکالتے وقت آپ نے سیدنا مہدی علیہ السلام سے عرض کیا میراں جی وہ زمانہ کب آئے گا جو کہتے ہیں کہ مہدیؑ سے بیعت کرنے والوں کو بڑی بڑی مشقتیں اور طرح طرح کی زحمتیں اٹھانی پڑیں گی۔سیدنا مہدی علیہ السلام نے فرمایا میاں یوسف وہ یہی وقت ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہارے ظرف بڑے بنائے ہیں اس لئے تم کو معلوم نہیں ہوتا۔(مولود مہدیؑ)

قطب الدین! اللہ اللہ ایسے بڑے صحابہؓ کا لباس دیکھئے کہ سر پرستی اور بدن پر لنگی سیدنا مہدی علیہ السلام کی نظر مبارک کا اثر تھا۔ جو لباس کی طرف ملتفت ہی نہیں ہوتے تھے۔ورنہ کس کا مقدور ہے جو ان باتوں کا متحمل ہوسکے۔

بندگی میاں شاہ نعمتؓ کے سر پرسی اور بدن پر لنگی:۔ایک روز فرہ مبارک میں جبکہ سخت جاڑوں کی وجہ سے دل کانپتا رہتا ہے بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے غسل کیا۔اورصرف ایک لنگی پہن لی اور سر پر سی تکڑا لپیٹ لیا اور ذکر اللہ میں بیٹھ گئے،

جاڑا ایسا سخت اور بدن برہنہ اللہ تعالیٰ کو حضرت کی یہ حالت پسند آئی اور سیدنا مہدی علیہ السلام سے فرمایا اے سید محمد ہمارے خاص بندہ نعمتؒ کو ایمان کی بشارت سے ممتاز کرو اور اپنے قدموں سے ان کو نوازو۔ سیدنا مہدی علیہ السلام فرمانِ خداوندی سن کر بندگی میاں شاہ نعمتؒ کے پاس تشریف لے گئے ذکر اللہ میں محوی کا عالم اس قدر بڑھا ہوا تھا کہ آپ کو حضرت امام کی تشریف کی مطلق خبر نہ ہوئی حضرت مہدیِ موعود علیہ السلام نے کندھے پر ہاتھ لگا کر ہوشیار کیا اور فرمایا تم کو اللہ تعالیٰ نے ایمان کی بشارت دی ہے حضرت شاہ نعمتؒ نے عرض کیا کہ میراں جی خوندکار کے صدقے سے ایمان تو نصیب ہے لیکن آرزو اس بات کی ہے خوندکار کا ایمان نصیب ہو، سیدنا مہدی علیہ السلام نے تبسم کیا اور فرمایا ''میاں نبیؑ مہدیؑ کا ایمان کسی کو نصیب نہیں ہوسکتا لیکن شاہ باش طالب کو ایسی ہی آرزو رکھنی چاہیئے''۔

شاہ خوندمیرؒ کا لباس عریانی:۔ ایک روز جماعت کی نماز ہورہی تھی سیدنا مہدی علیہ السلام نے دیکھا کہ حضرت صدیقِ ولایتؒ موجود نہیں ہیں۔ آپ خود ان کے حجرے کو تشریف لے گئے اور مسجد میں نہ آنے کی وجہ دریافت کی بندگی میاں نے عرض کیا میراں جی بندہ قدمبوس نہ ہونے کی معافی چاہتا ہے ستر عورت اتنا بھی کپڑا پاس نہ ہونے کی وجہ حاضر نہ ہوسکا یہ حالت دیکھ کر سیدنا مہدی علیہ السلام کا دل بھر آیا اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور یوں ہی مسجد کو تشریف لے گئے۔ (دفتر بندگی میاں سید برہان الدینؒ)

قطب الدین! بعض نقلیات میں لکھا ہے کہ حضرت صدیقِ ولایتؒ نے گھر میں کھڈّ اکیا اور اندر بیٹھ گئے تا کہ ستر محفوظ رہے نہیں معلوم یہ حالت کتنے روز رہی۔

شاہ خوندمیرؒ کے سر پر تار تار ٹوپی:۔ بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ ولایتؒ کے سر مبارک پر تاج (قمر نماز ٹوپی) تھا جو پرانا ہوکر اس کا تار تار الگ ہوگیا تھا معلوم ہوتا ہے کہ گھر میں پگڑی بھی نہ تھی جو سر پر لپیٹ لیتے اللہ اللہ باوجود تین لاکھ مریدوں کے پیر ہونے کے آپ کی نظر مشایخانہ لباس پر مطلق نہ تھی۔ (انتخاب الموالید)

جمعہ اور عیدین کا لباس:۔ حضرت صدیقِ ولایتؒ فرماتے ہیں کہ جامع مسجد اور عیدگاہ کو جاتے وقت اچھے لباس اور ہتھیار سے آراستہ ہوکر جائیں تا کہ مخالفوں پر رعب بڑے اور دلوں میں جلیں اور سمجھیں کہ ایسے بہت سے مہدوی ہیں اور مومنوں سے ڈرتے ہیں۔ (انصاف نامہ باب ۸)

سیدنا مہدی علیہ السلام کے لباس کی خواہش:۔ ایک روز سیدنا مہدی علیہ السلام سے کسی نے برکت کے لئے جامہ اور جوتا مانگا حضرت نے فرمایا لو بندہ دیتا ہے پہنو لیکن برکت کے لئے گھر میں رکھ مت چھوڑ و اور بندہ کا پوست بھی پہنا تو دوزخ سے ہرگز نجات نہ ہوگی ہاں بندہ جو کہتا ہے اس پر عمل کرو اسی میں نجات ہے۔

تیرھواں باب

نکاح

سہاگنوں کو اپنے شوہروں کو چھوڑ کر دائرہ میں آجانے کا اختیار:۔ سیدنا مہدی علیہ السلام کے اس فرمان کی بنا پر کہ ہر مرد و عورت پر خدا کے دیدار کی طلب فرض ہے۔ نیز اس فرمان کے لحاظ سے کہ خدا کو دیکھنا ضروری ہے دیکھنا ہی چاہیئے۔ جس طرح عاشق اللہ مرد اپنی بیویوں کو اختیار دے کہ دائرہ میں چلے آتے اسی طرح عاشق اللہ عورتیں بھی اپنے طالب دنیا شوہروں اور اہل نفس والدین کو چھوڑ کر دائرہ میں چلے آنے کی مختار تھیں۔ کیونکہ جب تک مرشد کامل کی صحبت میں آکر فیض باطنی کے ساتھ حدود دائرہ میں پابندی یعنی شریعت کی پیروی اور فرائضِ ولایت کی تعمیل میں سرگرم نہ رہیں۔ دیدار خدا اور باطن کا انکشاف غیر ممکن ہے۔ چنانچہ سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ذکر میں کوشش کروتا کہ باطن کھلے۔ پھر فرماتے ہیں ''ذکر میں کوشش کروتا کہ حال پیدا ہو''۔

دائرہ کی بیٹی سے فقیر دائرہ کے نکاح کرتے وقت خاص شرط:۔ صحابۂ مہدیؑ کا ہمیشہ یہی طریق عمل رہا ہے کہ کوئی شخص ترکِ دنیا اور ہجرت وطن کر کے صحبت صادق یعنی مرشد کامل کی خدمت میں رہنے کی غرض سے دائرہ میں آجاتا تو کامل ایک سال تک اس کے اخلاق و عادات اور شوق ذکر اللہ اور استقامت دیکھی جاتی۔ اگر طالبِ صادق پاتے تو دائرہ کی لڑکی اس سے بیاہی جاتی اور نکاح خوانی کے وقت یہ شرط لگائی جاتی کہ حدود دائرہ کی پابندیوں سے گھبرا کر بالخصوص فقر و فاقہ کی تاب نہ لاکر اگر خود دائرہ سے نکل جانا چاہتے تو اہل نفس کے زمرہ میں آپ اکیلا چلا جائے اپنی بی بی کو اپنے ساتھ دنیا داروں میں نہ لے جائے۔ (انصاف نامہ)

اپنی بیٹیاں کیا دیکھ کر دیں:۔ بندگی میاں شاہ نعمتؓ کے دائرہ کے ایک فقیر نے جس کے والد کو آپ سے رشتہ ناتہ تھا حضرتؓ کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ آپ کی صاجزادی فلاں کے نکاح میں دیں۔ حضرت نے جواب میں کہلایا کہ بندہ اپنی بیٹی اس شخص کو دے گا جس کے پاجامے پر ایک پر ایک تین تین پیوند ہوں۔

قطب الدین! ایک زمانہ وہ تھا کہ بیٹی دیتے وقت فقر و فاقہ توکل اور مرتبۂ دیدار دیکھا جاتا تھا۔ ایک زمانہ یہ ہے کہ مرد کی تنخواہ عہدہ اور زیور دیکھا جاتا ہے اللہ اللہ زمانے کا رنگ لوگوں کے خیالات ماحول اور مقصود میں کتنا عظیم الشان انقلاب ہوگیا ہے۔ بہ بیں تفاوت رہ از کجا است تا بکجا۔ بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے اپنی دو بیٹیاں دائرہ کے فقیروں کو دیں بعض اصحاب نے طعنہ کے طور پر کہا کہ بیٹیاں اٹھا کر غیر کف کو دیدیں حضرت نے فرمایا بندہ نے طالب خدا کو دیں بندہ نے ان کا نسب نہیں

دیکھا ان کا دین دیکھا اور اس آیت پر عمل کیا ہے۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (سورۃ الحجرات۔ آیت ۱۳)

ترجمہ:۔ اللہ کے نزدیک تم میں بڑا وہی ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔

اہل فراغ کو بیٹی دینے میں شاہ نعمتؓ کی ناخوشی:۔ حضرت بی بی کد بانو زوجہ محترمہ حضرت ثانی مہدیؑ نے اپنی بیٹی میاں محمود شاہ (اپنے بھانجے) کو دی بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے فرمایا ان کو مت دو۔ وہ اہل فراغ ہیں یا تو مجھے دو یا کسی اور متوکل اللہ کو دو۔ بی بیؓ نے حضرت کی بات نہ سنی اور کہا وہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ وہ آنکھیں نہیں رکھے گا اس کے چند روز بعد بی بی کی دونوں آنکھیں چلی گئیں (حاشیہ)

بندگی میاں عالم شہ دائرہ سے کیوں نکال دیئے گئے:۔ صحابہ تابعین تبع تابعین کے دائروں میں علی العموم یہ طریقہ رہا ہے کہ دائرہ کی بیٹی دائرہ میں بیاہ دی جاتی کسی نے اپنی بیٹی دائرہ کے باہر اپنے اہل نفس قرابت داروں میں دی تو وہ دائرہ سے نکال دیا جاتا کیونکہ اس نے اپنی بیٹی کی بہتری کھانے پینے اور زر روز یور سے آراستہ پیراستہ رہنے میں دیکھی جس کی نسبت سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں ''دنیا کی زندگی کا وجود کفر ہے اور اس کا طالب کافر ہے''۔

اس فرمان کی بنا پر حضرت صدیقِ ولایتؓ بندگی میاں علم شہ کو اپنی بیٹی کا نکاح کاسب سگے سے کر دینے پر دائرہ سے نکال دیا (انصاف نامہ)

قطب الدین! بعد میں اپنے اس قصور پر سخت نادم ہونے کا سن کر بندگی میاں نے ان کو دائرہ میں بلا لیا۔

میاں قطب الدین کا منہ کیوں نہ دیکھا:۔ اسی طرح میاں قطب الدین بن یعقوب نے اپنی بیٹی غیر تارک یعنی دنیا دار رشتہ دار کو دی جس کا بندگی میاں سید خوندمیرؓ کو اس قدر رنج ہوا کہ کئی روز تک ان سے بات نہ کی بلکہ ایک عرصہ تک ان کا منہ بھی نہ دیکھا (انصاف نامہ باب ۸)

قاعدین کو بیٹی دینے کی ممانعت:۔ سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مہاجروں کو چاہیئے کہ اپنی بیٹی قاعدین کو نہ دیں۔ (ن ش ب)

کاسبوں کی بیٹی سے نکاح:۔ بندگی میاں سید خوندمیرؓ فرماتے ہیں کہ ان کی (کاسبوں) کی بیٹیاں لائیں مگر دنیا نہیں چاہیئے کیونکہ سیدنا مہدی علیہ السلام نے طالبِ دنیا کو کافر فرمایا ہے کاسب کی بیٹی سسرال (دائرہ) میں آتے ہی تارک الدنیا ہو جاتی یا نکاح خوانی سے پہلے ہی دنیا ترک کر دیتی ہے۔ (ن ش ب)

بادشاہ کی بیٹی سے شادی کرنے میں ام المومنین بی بی ملکانؓ کا انکار:۔ سلطان برہان نظام شاہ بن احمد نظام شاہ

بحری بادشاہ احمد نگر بندگی میاں شاہ نعمتؓ کا مرید تھا اس نے حسنِ عقیدت سے صحابۂ مہدیؑ اور تابعین کو مختلف مقامات سے بلوایا اور اپنے ملک میں دائرہ باندھنے کو کہا۔اسی پر اکتفانہ کر کے اس نے کمال اخلاص اور عقیدت سے اپنی شہزادی بندگی میاں شاہ نعمتؓ کے قدموں میں اللہ دیا کہہ کر ڈال دی آپؓ نے شہزادی کو گود میں لے لیا اور فرمایا اب یہ بچی بندہ کی (میری) ہے اور اس کا نام فاطمہ رکھا بے شان وگمان یہ تحفہ آیا ہوا دیکھ کر آپ ام المومنین بی بی ملکان کے پاس بمقام جیور تشریف جہاں بندگی میاں شاہ یعقوب حسن ولایتؓ کا دائرہ تھا آئے۔بی بی اور بندگی میاں سید میراں جی بن بندگی میاں حمید بن ام المومنین بی بی ملکانؓ اسی دائرہ میں رہتے تھے۔

بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے بی بیؓ سے کہا بندہ ایک تحفہ لایا ہے بی بیؓ نے فرمایا یہ تحفہ نہ تو کھانے میں آسکتا ہے نہ پہننے کے لائق ہے نہ اوڑھنے بچھونے کے۔بی بیؓ کا یہ دل خوش کن جواب سُن کر بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے عرض کیا بندہ آپ کے پوتا میاں سید میراں جی کی شادی برہان نظام شاہ کی بیٹی سے کرنے آیا ہے۔بی بیؓ نے فرمایا بندی فرزند مہدیؑ کو دیدہ و دانستہ آگ میں ڈالنا نہیں چاہتی کل میراںؑ کو کیا منہ بتاوں گی بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے کہا اور بندہ شادی کر دیتا ہے۔بی بی بالآخر رضا مندی ظاہر کی۔ بندگی میاں شاہ نعمتؓ شہزادہ اور شہزادی کو اپنے دائرہ واقع احمد نگر لے گئے اور وہاں شادی کر دی گئی ۔تین روز دولھا دولھن کو اپنے دائرہ میں رکھا اور چوتھے روز بندگی میاں شاہ یعقوبؓ کے دائرہ میں بھیج دیئے گئے۔(خاتم سلیمانی ومولود مہدیؑ)

بادشاہ کی شہزادی سے شادی کرنے سے حضرت خاتم المرشدؓ کا انکار:۔ سلطان برہان نظام شاہ بن احمد نظام الملک مہدوی بادشاہ احمد نگر نے عمدہ عمدہ گھوڑے اور بہت سی فتوح گجرات میں بندگی ملک الہداد خلیفہ گروہؓ کی خدمت میں للہ بھیجی اور ایک عریضہ بھی خدمت میں گزرانا کہ جس کا مضمون یہ تھا کہ آپ میاں سید محمود سیدنجی کو میرے پاس روانہ فرمائیں۔ میں اپنی لڑکی ان سے بیاہ دینا چاہتا ہوں تا کہ مجھے دین و دنیا کی سعادت حاصل ہو۔ بندگی ملک الہدادؓ نے عریضۂ سلطان ملاحظہ فرما کر حضرت خاتم المرشدؓ سے فرمایا کہ جایئے شہزادے شہزادی سے شادی کرلیں۔آپؓ نے عرض کیا شہزادی سے شادی کرنے میں بندہ کا بڑا نقصان یہ ہے کہ آپ کی صحبت بابرکت سے دور پڑ جاتا ہوں اس لئے بندہ کو نہ تو اس رجوع فتوح سے غرض ہے نہ شادی سے۔بندہ کو تو آپ کی صحبت فیض بخش ہی کافی ہے۔حضرت خاتم المرشدؓ کا یہ جواب سن کر آپؓ بہت ہی خوش ہوئے۔اور ایسی ایسی بشارتیں دیں جو چیز تحریر میں نہیں آسکتیں (دفتر دوم)

عالم خاں دوازدہ ہزاری کی بیٹی سے میاں سید ولی بن حضرت شہاب الحقؓ کی شادی:۔ ملک بخن ملتانی المخاطب بہ عالم خاں دوازدہ ہزاری جاگیردار دساڑہ وموربی (ملک کاٹھیاواڑ) سلطان محمود بیگڑہ کے امراء سے تھے ان کو اولاد

نہیں ہوتی تھی اس لئے انہوں نے یہ نیت کی کہ اگر خدا مجھے اولاد دے گا تو اللہ کے نام پر اس کو دے دوں گا اللہ نے بیٹی دی، اس کا نام راجے سون رکھا جب لڑکی جوان ہوئی تو عالم خاں نے حضرت شہاب الحق ؒ بن حضرت صدیقِ ولایت ؓ سے معروضہ کہلایا کہ میری بیٹی کی منگنی اپنے صاجزادے سے کردیں۔ حضرت نے جواب میں کہلایا تم امیر اور ہم فقیر کیسے موافقت ہوسکتی ہے۔ جب عالم خاں نے دیکھا کہ بندگی میاں شہاب الحق والدین نسبت پیغام قبول نہیں فرماتے ہیں تو فوراً ان کے ذہن میں یہ بات آئی کہ یہ بیٹی بندگی میاں بھائی مہاجر ؒ کی گودی میں ڈال دی جائے۔ اس وقت حضرت ؒ کا دائرہ دساڑہ میں تھا۔ عالم خاں نے راجے سون کو حضرت کے قدموں میں ڈال دیا اور عرض کیا یہ بیٹی آپ کو اللہ دیا حضرت شہاب الحق ؒ اور حضرت خاتم المرشد ؒ دونوں کی عادت تھی کہ کھانبیل سے سال میں دو مرتبہ بندگی میاں مبارک عرف میاں بھائی مہاجر ؒ کی خدمت میں آتے۔ ایک دن حضرت میاں بھائی مہاجر ؒ نے حضرت شہاب الحق ؒ سے فرمایا بندہ کی (میری) بیٹی راجے سون کی منگنی سید ولی سے کرنا چاہتا ہوں قبول کرو چونکہ راجے سون اب عالم خاں کی بیٹی نہ رہی تھی اس کے علاوہ حضرت کا ادب بھی ملحوظ تھا اس لئے حضرت کا فرمان سر پر اٹھالیا اور میاں سید ولی کی نسبت راجے سون سے ہوگئی۔

کچھ عرصہ بعد کھانبیل سے چند مرد اور بیبیوں کی برأت آئی حضرت شہاب الحق ؒ نے بندگی میاں عمر المبشر بہ کوہ راسخ بن بندگی میاں سید خانجی ؒ شہید سدراسن کو جو بہت فریس اور کارندہ آدمی تھے اتالیق بنا کر بھیجا کہ صاجزادے کے سسرال والے دولت مند ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی کام بدعت کا ہوجائے۔ کھانبیل سے روانہ ہوتے وقت حضرت شہاب الحق ؒ نے صاجزادے سے یہ فرمایا تھا کہ وہاں عمدہ گھوڑے پر سوار نہ ہوں سر میں پھُلیل کا تیل نہ ڈالیں اور مردنگ کا باجا نہ سنیں۔ کیونکہ اس کی آواز سے آدمی مست ہوجاتا ہے بندگی میاں وسید ولی نے اپنے والد بزرگوار کی پند و نصیحت پر عمل کیا اور شادی کے بعد بھی کسی وقت شاندار گھوڑے پر سوار نہ ہوئے بلکہ کہیں جانا ہوتا تو بیل گاڑی میں جاتے اسی طرح خوشبودار تیل بھی نہیں لگایا حالانکہ ان کے خسر عالم خاں ہمیشہ عود کا تیل استعمال کرتے تھے الغرض حضرت کی شادی ہوگئی اور آپ کا دائرہ بھی دساڑہ میں ہوا۔

بندگی میاں شاہ نظام کے صاجزادے کی شادی میں فقر کی دھوم دھام:۔ جن دنوں بندگی میاں شاہ نظام ؓ کا دائرہ احمد آباد میں تھا ایک روز آپ ؓ نے اپنے صاجزادے بندگی میاں شاہ عبدالرحمٰن سے فرمایا جاؤ بوریئے کے نیچے سے پیسے لے کر صابن خرید و اور اپنے کپڑے لے لو اور اپنے سسرے کے دروازے پر جاکر دولھن کے کپڑے بھی مانگ کر دھولاؤ تاکہ آج رات نکاح خوانی کے وقت کام آئیں۔ حضرت اپنے والد بزرگوار کا فرمان سر پر اٹھا کر اپنے خسر بندگی ملک معروف کے دروازے پر گئے اور چند گھنٹوں کے بعد دولھن ہونے والی بی بی مسماۃ خونزا بوا کے کپڑے دھولائے اور دولھن کے گھر

جا کر دیدیئے۔ رات کو فقیرانِ دائرہ جماعت خانہ میں غیر معمولی چراغ دیکھ کر حیرت زدہ ہوئے اور آپس میں ایک دوسرے سے وجہ دریافت کرنے لگے صبح کو معلوم ہوا کہ رات میں ہمارے مرشدزادے کا نکاح ہوا۔

اب میاں بیوی کی خلوت کی کیفیت سنیئے شہزادہ سے دولھن نے کہا کہ ''مجھے تین دن کے فاقے ہیں اور بھوک سے بیقرار ہوں'' بندگی میاں شاہ عبد الرحمٰنؓ نے فرمایا بی بی آج پانچ روز ہوئے ایک دانہ بھی میرے پیٹ میں نہیں گیا۔ صاجزادے کو بی بی کی بیتابی دیکھ کر بہت رنج ہوا اور نماز فجر سے فارغ ہونے کے بعد ہی خلاف عادت اوقات ذکر اللہ کی نشست چھوڑ کر جنگل کو تشریف لے گئے اور راستہ میں چلتے گاڑیوں کے نشانات پر گرے ہوئے دانے چن چن کر ضحیٰ کے وقت (دن کے ساڑھے آٹھ نو بجے) دائرہ میں تشریف لائے۔ بندگی میاں شاہ نظامؓ نے پوچھا سلو نے آج تم پابندی اوقات توڑ کر کہاں گئے تھے اور اس گود میں کیا ہے۔ شہزادے نے عرض کیا ان کے فقر و اضطرار کی حالت دیکھ کر مجھ سے نہ رہا گیا اس لئے صبح ہی صبح ان کے لئے ایک ایک دانہ چن کر پسوّ بھر اٹھالیا تا کہ اُبال کر پھانک لینے سے ذرا تسکین ہو جائے۔ بندگی میاں شاہ نظامؓ نے فرمایا ''سلونے جاؤ جہاں سے یہ اناج لائے ہو وہیں چھوڑ کر آؤ یہ فعل گروہ مہدیؑ کے فقیروں کے لئے جائز نہیں ہے۔

حضرت کا یہ فرمانا بالکل صحیح ہے کس کے دانے؟ آخر اس کا مالک ضرور ہے ملک غیر بے اجازت مالک کیسے اٹھائی جائے اگر اجازت بھی لی تو سوال ہو گیا اور سوال فقیر کے لئے حرام ہے۔

بندگی میاں شاہ عبد الرحمٰنؓ الٹے پاوں تشریف لے گئے اور دانے چھوڑ چھڑا کر واپس آ گئے۔ ادھر بندگی میاں شاہ نظامؓ نے پہلے ہی سے فرمادیا تھا کہ خدا اس دولھن کے طفیل میں دائرہ کے تمام فقیروں کو طعام ولیمہ سے شکم سیر اور شیریں دھن کرے گا کیا ایسے کاملین کی پیشین گوئی غلط ہوسکتی ہے۔ ہرگز نہیں۔ راجے سون اور راجے مرادی ہمشیرگان سلطان محمود بیگڑہ یہ معلوم ہونے پر کہ آج شب تمہارے مرشدزادے کی عقد خوانی ہوئی ہے انہوں نے خیال کیا کہ طعام ولیمہ ہماری طرف سے ضروری ہے لہذا صبح ہی صبح کھانا پکوا کر گرم گرم دیگیں گاڑیوں میں رکھ کر اپنے مرشد (شاہ نظامؓ) کے دائرہ میں للہ بھجوادیں، حضرت نے شکر خدا بجالا کر دائرہ کے تمام مرد عورتوں اور بچوں کو پیٹ بھر کھلایا (خاتم سلیمانی)

قطب الدین! کیا یہ معمولی کام ہے دولہا قبل نکاح دولھن کے کپڑے مانگے اور دولھن والے بھی کسی قسم کا حجاب دل میں نہ لا کر دولھن کے کپڑے اس کے بدن سے اتروا کر دولھے کو دھونے دیں کسی عالم یا کسی مصلح قوم (رِفارمر) سے یہ کام ہو سکے گا۔ کیا آج کل کے لیڈران قوم تمتماتے چراغ کی دھندلی روشنی میں اپنی عقد خوانی کو پسند کریں گے؟ کیا کوئی شخص علم ہدایت ہاتھ میں لے کر اس امر کو گوارا کرے گا؟ اپنے صدہا متعلقین سے جو خود کے مکان کے اطراف و جوانب پڑے ہوئے

ہوں ان سے محض اس خیال سے فعل نکاح خوانی پوشیدہ رکھ کر کہیں مالی امداد کی فکر میں نہ پڑ جائیں صرف فقیروں کی مجلس میں نکاح خانی ہو جائے کیا کوئی ہمدرد قوم حالت فاقہ کشی میں اپنے لئے فعل مذکورالصدر پسند کرے گا؟ کیا صاحب قدرت ہوتے ہوئے محض مشیت الٰہی کو پیش نظر رکھ کر اپنے کشف و کرامات کو کام پر نہ لے کر اور اپنے دائرے کے کل افراد کو اپنے ہی صاجزادے کی شادی کے روز فقر و فاقہ میں رکھنا پسند کرے گا؟ کیا آج کل کے کسی تقدس مآب مرشد سے یہ بات ہو سکے گی کہ اپنے صاجزادے سے کہے جاؤ جہاں سے غلہ چُن چُن کر لائے ہو وہیں چھوڑ کر چلے آو۔ اور کل، پرسوں اور ترسوں کی طرح آج بھی یعنی عین شادی کے روز بھی متوکلاً علی اللہ رہو۔ یہ سب سیدنا مہدی علیہ السلام کی اعلیٰ تعلیم و تفہیم اور آپ کی صحبت بابرکت اور نظر فیض اثر کا نتیجہ تھا۔ جو آپؑ کے صحابہؓ میں پیغمبری اخلاق پیدا ہو گئے اور تابعین و تبع تابعین بلکہ نیچے کے جانشینوں نے بھی حتی الامکان ان ہی پاکانِ خدا کے نقش پا پر چلنے کی کوش کی۔

بی بی فاطمہ ولایتؓ کا نکاح:۔ ایک روز بندگی میاں شاہ نظامؓ نے دیکھا کہ سیدنا مہدی علیہ السلام کے حجرہ مبارک میں خلاف عادت چراغ جل رہا ہے غیر معمولی چراغ دیکھ کر آپؓ نے بعض صحابہؓ کے سامنے ذکر کیا صحابہؓ نے کہا بی بی فاطمہؓ کا نکاح ہے۔ حضرت خلیفۃ اللہ جیسی مقدس ہستی کی صاجزادی کا نکاح ایسی کمال سادگی سے ہونا مذہب کی شان بتلا رہا ہے۔ بی بی فاطمہ ولایتؓ کا یہ پہلا نکاح بندگی ملک برہان الدینؓ سے ہوا پھر ان کے وصال ۹۱۵ھ کے ایک زمانہ بعد حضرت صدیقِ ولایتؓ سے سوا۔

بندگی میاں بھائی مہاجرؓ کا نکاح:۔ بندگی میاں بھائی مہاجرؓ کا نکاح ہوا۔ دولھن آپ کے گھر لا کر آپ کے سامنے بٹھائی گئی۔ کسی نے کہا حضرت مہدیؑ یہاں تشریف لائے ہیں۔ آپ نے اسی وقت اپنی تلوار بی بی کو مہر کے بدل دی اور فرمایا بندہ مہدیؑ کی صحبت میں جاتا ہے۔ بندہ نے اپنا اختیار تم کو دیدیا۔ یہ فرما کر آپ روانہ ہو گئے، متعلقین نے بی بی سے کہا تم دوسری شادی کرلو۔ لیکن بی بی نے انکار کیا اور یوں ہی بیٹھی رہیں آخر بی بی تارک الدنیا ہو کر آپ کی خدمت میں آ گئیں (حاشیہ)

صحابہ کُف کس کو کہتے تھے:۔ جیسا کہ آج کل شادی کرتے وقت حسب و نسب زر و زیور کالج کی ڈگری یا تجارت میں فروغ دیکھتے ہیں ناکح کے مذہبی شوق اور اسلامی اخلاق و اطوار پر چنداں التفات نہیں کیا جاتا لیکن صحابہؓ کے زمانے میں صرف دو باتیں دیکھی جاتی تھیں (۱) ظاہر توکل علی اللہ اور (۲) باطناً مراتب رویت اللہ۔ مہاجرین مہدیؑ کے نزدیک اصل جنسیت یہی تھی۔ یعنی ہم جنس اس کو کہتے تھے جو اپنے ہم عقیدہ، ہم مشرب ہم عرفان اور صاحب دیدار ہو۔ اسی زرین اصول کی بنا پر سیدنا مہدی علیہ السلام نے اپنی صاجزادی بی بی فاطمہ خاتون ولایتؓ بندگی ملک برہان الدینؓ سے بیاہ دی حالانکہ وہ

سیدنہ تھے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے اپنی صاجزادی بوافاطمہ عرف بوافتّان کا نکاح بندگی ملک جی مہریؓ سے کیا دوسری صاجزادی بواہدیۃ اللہ بندگی ملک اسمٰعیل بن بندگی ملک حماد شہید سدراسن سے اور تیسری صاجزادی بواخونزا (خوندکارزادی کا مخفف) بندگی ملک اسمٰعیل کا کریجی سے بیاہ دی گئی حالانکہ یہ تینوں داماد سید نہیں تھے مگر سر تا پا مسلمان نور کا پتلا اور بینائے خدا بدرجۂ اعلیٰ تھے۔اسی طرح بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے اپنی دونوں صاجزادیوں کا نکاح ایسے فقیرانِ متوکل وعزیمت قدم سے کردیا جن کے پائجامہ پر پیوند لگے ہوئے تھے۔ یہ داماد بھی سادات سے نہ تھے مگر رویت میں صاحب کمال تھے اور بنظر اخلاق پیغمبری اوصاف رکھتے تھے۔

چودھواں باب

تعویذطومارگنڈے پلیتے وظیفے تسبیح و
نوافل کی ممانعت۔پسخوردہ کی اجازت

تعویذ طومار گنڈے پلیتے جھاڑا پھونکی فال دیکھنا وغیرہ جو توہمات میں داخل ہیں اور جن کی بنظر شریعت عزیمت تو عزیمت فعل رخصت میں بھی کوئی جگہ نہیں ملتی ہے (دوسرے الفاظ میں فرض واجب سنت مستحب یہ چار درجے کے عمل مذہب میں داخل ہیں) جھاڑا پھونکی مستحب بھی نہیں ہے۔اس لئے خارج مذہب ہے۔حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ نے کسی وقت بھی تعویذ طومار گنڈے پلیتے کا عمل نہیں کیا۔سیدنا مہدی علیہ السلام نے بھی اس عمل سے منع فرمایا ہے یہ چیزیں عزلت خلق اور اوقات ذکر اللہ کی پابندی کو توڑنے کے علاوہ مسبب حقیقی سے نظر اٹھا کر اسباب توہمات اور وسائط مجازی کی طرف مائل کرتی ہیں جس کے باعث اس کا عامل رضا و توکل و تسلیم کے بلند زینے سے گر جاتا ہے اس لئے بجائے تعویذ طومار کے ہر قسم کی بیماری کے لئے پسخوردہ دیا جاتا ہے جو کہ سنت رسول اللہ ﷺ ہے چنانچہ۔

ام المومنین بی بی بھیکیاؓ پر آسیب کا اثر:۔ ام المومنین بی بی بھیکیاؓ کالپی کا چندیری کے راجا کی کنوری تھیں آسیب کے اثر کی وجہ بالکل برہنہ اور خاموش رہا کرتی تھیں۔سیدنا مہدی علیہ السلام کے پان کا پسخوردہ پیتے ہی جن بدن سے نکل گیا کنوری نے کپڑے مانگ کر فوراً پہن لئے اور بالکل اچھی ہوگئی۔راجا اور متعلقین نے کہا اس لڑکی نے ایک مسلمان کا مُکھ جھوٹ (پسخوردہ) پیا ہے اس لئے ہمارے دھرم کی نہ رہی یہ کہہ کر حضرت میراں علیہ السلام کی خدمت میں بھیجدی گئی (خاتم سلیمانی)

قطب الدین! سیدنا میراں علیہ السلام نے نہ پلیتے سلگائے نہ رکابیاں پلائیں نہ تعویذ بندھوایا۔صرف حدیث سور المومنین شفاء پر عمل کیا اور یہی عزیمت ہے اور عزیمت ہی دین ہے۔

بھائی کالو پر سانپ کا اثر:۔ سیدنا مہدی علیہ السلام کے اثناءِ سفر میں ایک کالا کتّا ساتھ ہوگیا۔اس کو سیدنا مہدی علیہ السلام نے ذکر خفی کی تعلیم دی تھی اول فجر سے پاؤ دن چڑھے تک یعنی نو بجے تک قبلہ کی طرف منہ کرکے ذکر اللہ میں بیٹھا رہتا اس عرصہ میں اگر کوئی شخص اس کے سامنے کھانا یا پانی رکھتا تو ترچھی نظر سے بھی نہ دیکھتا اصحابِ کہف کے کتّے کی طرح اس کو آپ نے انسان بن کر بہشت میں جانے کی بشارت دی ہے۔کتّے کے اوصاف حمیدہ دیکھ کر مہاجرینؓ اس کو بھائی کالو کہہ کر پکارتے۔

ایک روز بھائی کالو کی زبان کو سانپ نے کاٹا، کتا بھاگتا ہوا حضور میں مہدی علیہ السلام میں گیا آپؑ نے پوچھا کتے کو کیا ہوا ہے صحابہؓ نے عرض کیا سانپ نے کاٹا ہے کتے پر سانپ کے زہر سے سکرات کی حالت طاری ہوگئی آپؑ نے پسخوردہ کر کے اپنے دست مبارک سے اس کے منہ میں ڈالا حلق میں پہنچتے ہی اچھا ہوگیا۔(انصاف نامہ)

قطب الدین! سانپ کاٹے پر بھی سیدنا مہدی علیہ السلام نے جھاڑ اپھونکی نہ کی اتباع شریعت ملحوظ رکھ کر اس کو پسخوردہ پلایا۔

ایک امیر کی گردن تیڑھی ہوگئی:۔ جس زمانے میں بندگی میاں شاہ نعمتؓ کا دائرہ چاپانیر میں تھا ایک روز ایک امیر نمازِ ظہر کے بعد آپؓ کی خدمت میں آیا اور عرض کرنے لگا میری گردن تیڑھی ہوگئی ہے آپ کچھ پڑھ کر اس پر پھونک دیں حضرتؓ نے فرمایا بندہ پڑھنا پڑھانا نہیں جانتا تم کسی ملا کے پاس جاؤ وہ پڑھکر پھونک دے گا۔ اگر تمہارا دل چاہے تو پسخوردہ دوں اگر خدا کو منظور ہے تو اچھے ہو جاؤ گے امیر نے پسخوردہ پیا اور کچھ گردن پر بھی لگایا فوراً گردن اچھی ہوگئی۔

کان میں کنکھجورا گھس گیا:۔ ایک شخص بندگی میاں شاہ نظامؓ کے حضور میں آیا۔ اور عرض کرنے لگا میرے کان میں کنکھجورا (گوم ہزار پا) گھس گیا اور بڑی تکلیف دے رہا ہے آپؓ نے پسخوردہ دیا پیتے ہی نکل گیا۔

میاں کرم اللہ دائرہ سے نکالدیئے گئے:۔ میاں شیخ محمد دہلوی مہاجر مہدیؑ کو جھاڑ اپھونکی اور آسیب کا علم یاد تھا انہوں نے میاں کرم اللہ کو اس فن کی تعلیم دی یہ صاحب بندگی ملک الہداد خلیفہ گروہؓ کے دائرہ میں رہتے تھے۔ حضرت خلیفہ گروہؓ کو معلوم ہونے پر دھمکایا اور فرمایا کہ یہ طریقہ حضرت میراں علیہ السلام اور آپؑ کے یاروں کا نہیں ہے انہوں نے کہا خوندکار بندہ محض خدا واسطے کرتا ہے پیسے لینے کی غرض سے نہیں۔ اور اس سے لوگوں کو فائدہ بھی ہوتا ہے آپؓ نے فرمایا جب میراں علیہ السلام سے اس کی ممانعت ہے تو خواہ کسی سبب سے کریں جائز نہیں ہے۔ انہوں نے حضرت کا کہا نہ مانا اور عمل جاری رکھا حضرتؓ نے ان کو دائرہ سے نکال دیا (خاتم)

انصاف نامہ کے بیسویں باب میں لکھا ہے کہ زیادہ ھمکائے جانے سے دائرہ سے نکل گئے۔

قطب الدین! افسوس کہ آج کل تعویذ طومار اور جھاڑ اپھونکی کا عمل بیہوری خلائق سمجھا جاتا ہے اور زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ بعض فقیران گروہ مہدیؑ بھی فرمانِ مہدیؑ کے خلاف اس کے عامل ہیں اور بعض نے حکمت کا پیشہ اختیار کرلیا ہے۔

مطب:۔ ایک حد تک دوا کرنا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے لیکن دوا کے پیچھے پڑنا توکل علی اللہ کے خلاف ہے

فقیر کی نظر ہر امر میں اللہ پر ہی رہے اور ظاہری اسباب سے اٹھالی جائے۔

مطب لگانے یا یوں ہی علاج معالجے کرنے سے اوقات ذکر اللہ کی پابندی قائم نہیں رہ سکتی اس کے علاوہ عزلت خلق کے بھی خلاف ہے جو فرائض ولایت کا ایک فرض ہے۔حکمت کا پیشہ اختیار کرنے سے ہر قسم کے لوگوں سے میل جول بڑھ جاتا ہے مثلاً حضرت صبح کو ذکر اللہ میں قبلہ رُخ بیٹھے ہوئے ہیں ایک عورت آئی اور کہنے لگی میرے پیٹ میں سخت درد ہو رہا ہے۔ حضرت کا منہ جو اس وقت قبلہ کی جانب تھا اس عورت کی طرف ہو گیا مصلے پر سے اٹھ گئے اور عورت کی طرف ملتفت ہوئے۔ شام کو بھی حضرت یادالٰہی میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا بخار کی وجہ سے بیقرار ہوں حضرت مصلّے مسجد اور ذکر اللہ چھوڑ کر گھر میں گئے اور گولیاں لاکر مریض کو دیں اور فرمایا کل قارورہ لے کر اؤ عورت سے بھی کہا کہ کل آکر خبر دے کہ اجابت صاف ہوئی قبض رہا حضرت نے ایک ہفتہ علاج کیا آٹھویں روز دونوں مر گئے محنت برباد گناہ لازم ذکر اللہ چھوٹا عزلت خلق توٹی حدودِ دائرہ کی پابندی گئی اور الٹے مہدیؑ کی ناخوشی میں آگئے۔مثل مشہور ہے کہ لینے گئی پوت اور کھوآئی خصم۔ ترک دنیا کر کے دائرہ میں آئے تھے دیدار حاصل کرنے اور پھنس گئے پھر دنیا میں

گر بعد فقر پھر سگِ دنیا ہوا فقیر کم بخت پاک ہو کے پلیدوں میں مِل گیا

بندگی میاں سید نور محمد خاتمِ خار آخری حاکم ستونِ دین رضی اللہ عنہ ایسے ہی بے حدے فقیروں کی نسبت فرماتے ہیں ''لا دین ولا دنیا''

ام العلاج پسخوردہ:۔ دردسر درد شکم درد زہ۔ بیٹا ہونے کی آرزو۔اولاد کے مرنے یا مصیبت کے وقت دل کو صفائی اور عطیۂ فیض وغیرہ کے لئے علی العموم پسخوردہ دیا جاتا اسی طرح کھارے کنوویں کو میٹھا کرنے کے لئے کلی ڈالی جاتی۔صحابہؓ تابعین ،اور تبع تابعین کے پسخوردہ میں اللہ نے وہ اثر دیا تھا کہ اِدھر پسخوردہ پیا اُدھر مرض کا ازالہ ہو گیا موالیہ مہدیؑ اور نقلیات گروہ مقدسہ کے اوراق پسخوردہ کے زرین واقعات سے درخشاں ہیں لیکن یہاں صرف ایک دو مثالوں پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

ہندورانی زچّہ جلی نہیں:۔ سیدنا مہدی علیہ السلام کے حضور ایک ہندو آیا اور عرض کرنے لگا فلاں عورت دردِ زہ کی تکلیف سے بہت بیقرار ہے۔آپ نے پسخوردہ پان عنایت کیا عورت حضرت موعود علیہ السلام کا پسخوردہ کھاتے ہی مر گئی۔ ہندو اپنے مذہبی آئین کے موافق اس کی میت سمشان (ہندووں کا قبرستان) لے گئے اور حسب دستور چِتا (لکڑیوں) پر رکھ کر آگ روشن کی لکڑیاں جل گئیں لیکن میت کے ایک بال کو بھی آنچ نہ لگی آخر مجبور ہو کر حضرت کی خدمت اقدس میں بھیجدی

گئی آپؑ نے فرمایا ''وہ کیسے جل سکتی تھی اس نے بندہ کا پسخوردہ پیا ہے'' زہے قسمت زچّہ کے کہ حضرت امام علیہ السلام کے پسخوردہ سے اس کارواں رواں اور بال بال مسلمان ہوگیا اور سیدنا مہدی علیہ السلام کے اس فرمان کی عملی تاثیر کہ ''کوئی مومن دوزخ میں نہیں جائے'' اس دار دنیا میں ہندوؤں عام مسلمان اور صحابہؓ خدا میں داخل ہوگئی ذالک فضل اللّٰہ یُوتیہ من یشآء۔

سروہی کے راجا کی میت جلانے سے نہیں جلی:۔ سیدنا مہدی علیہ السلام کے صدقہ سے ایسا ہی واقعہ حضرت خلیفہ گروہؓ کے تذکرے میں پایا جاتا ہے چنانچہ نقل ہے شہر سروہی (واقع ملک مارواڑ) کا راجا راؤ جگمان بندگی میاں شاہ نعمتؓ کا مرید تھا اور حضرت خلیفہ گروہؓ سے بھی بہت عقیدت رکھتا تھا۔ جب کبھی حضرت کی خدمت میں آتا پسخوردہ پی کر جاتا۔ ایک روز اپنے مصاحبین کے ساتھ آیا اور ہمیشہ کی عادت کے موافق حضرت کا پسخوردہ پینے لگا۔ ایک مصاحب نے غم وغصہ میں آکر کہا مہاراج یہ کیا کرتے ہیں ایک مسلمان کا جھوٹا پی رہے ہیں۔ راؤ نے کہا مجھے ان کی ذات میں ساکشات پرمیشور کا درشن ہورہا ہے اسلئے ان کی پرسادی (تبرک) پی رہا ہوں۔ غرض راؤ کا انتقال ہوگیا اس کی میت جلانے سے نہ جلنے پر ہندوؤں نے کہا اگنی دیوی کیسے سویکار کرسکتی تھی راؤ کا شریرا ناڑی کے ملکھ (جھوٹ) سے اپوتر ہوگیا تھا اس لئے جلا نہیں یعنی آگ ماتا کیسے قبول کرسکتی تھی۔ راؤ کا جسم غیر مہذب (مجازاً مسلمان) کے پسخوردہ سے ناپاک ہوگیا تھا اس لئے جلا نہیں۔ حضرت نے اس کی میت دائرہ میں منگوالی راؤ بھی مہدیؑ کے صدقہ سے جنت میں داخل ہوگیا۔

حضرت خاتم المرشدؓ کا پسخوردہ اس وقت بھی موجود:۔ حضرت خاتم المرشدؓ کا پسخوردہ جو آپ نے اپنے وصال کے روز بنا کر اپنے دائرہ کے کُل فقیروں کو عنایت کیا تھا اس وقت راقم اوراق ہذا (فقیر سید قطب الدین خوندمیری) کے پاس موجود ہے اسی طرح آپ کی داڑھ مبارک جو آپؓ نے اپنی صاجزادی امت العزیز (عرف بوا) آجے صاحب بی بی (عزیز کا بگڑ کر عازے ہوا اور عازے کا آجے) اور داماد ملک شرف الدین کو تھراد جاتے وقت ضرورت پسخوردہ بنانے کیلئے مرحمت کی تھی۔ اس داڑھ کی خاکسار نے پالن پور میں زیارت کی ہے اور اس کا پسخوردہ بھی پیا ہے۔

نوٹ:۔ یہ داڑھ دست بدست کیسے منتقل ہوتی رہی اور بالآخر ہسترہ سے آج سے تیس سال قبل مولانا مولوی رحمت میاں صاحب کے مکان میں کس طرح آئی اس کی تاریخ رہنمائے زائرین گجرات میں تفصیل سے لکھی گئی ہے مگر افسوس کہ چھ سات سال پہلے مولوی صاحب کے پوتے نے داڑھ کی ڈبیا کو حالت ناپا کی میں ہاتھ لگایا اس لئے صندوق میں سے غائب ہوگئی داڑھ کے گم ہوجانے کا ماں کو بہت رنج ہوا اور مارے ندامت کے کسی کے سامنے ایسی متبرک چیز کے چلے جانے کا ذکر بھی نہیں کرتی تھیں لیکن یہ بات چھپ سکتی تھی۔ آخر ظاہر ہوگئی۔ کل شئی یرجع الیٰ اصلیہ بس اس کا وقت آیا اور وہ

بھی ہماری بدقسمتی سے چلی گئی۔

ورد وظیفے اور نفلوں کی مناہی:۔ ورد وظیفے پنجسورہ ہفت سورہ پڑھنا تسبیح پھرانا چلہ بیٹھنا نفل روزے رکھنا نفل نمازیں پڑھنا وغیرہ کسی قسم کی قید کے ساتھ کوئی مستحب فعل کرنا منع ہے کیونکہ ایسے افعال سے حصر پیدا ہوتا ہے جو کہ آیت فاذکرو اللّٰہ ذکراً کثیراً کے خلاف ہے اور شان بے اختیاری سے بعید ہے اولیائے پیشین کی نسبت سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''بھائیوں نے کس کام کے لئے تمام عمر کے روزے رکھے اور حلال چیزوں کو چھوڑ دیا اور چلّے کئے اور کنوویں میں الٹے سر لٹکے اور اس قسم کے عمل جو خدا نے نہیں فرمائے تھے اختیار کر کے گردش میں پڑے انہوں نے بے اختیار ہو کر شریعت محمدیؐ کے موافق عمل کیوں نہیں کیا یہی راستہ نزدیک تو تھا اپنے اختیار سے بے اختیار ہو جانا یہی نزدیک کا راستہ ہے اقرب الطریق کو گروہ پاک میں اوپر واڑے کا راستہ کہتے ہیں دوسرے یہ کہ اوراد وظائف پنجسورہ پڑھنا تسبیح پھرانا چلّہ بیٹھنا نفل روزے رکھنا نفل نمازیں پڑھنا وغیرہ مستحب افعال کثرت سے کرنے سے بہشتی بن جاتا ہے چنانچہ۔

میاں زیرک کو بندگی میاںؓ کی بشارت:۔ ایک روز بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ ولایتؓ کے غلام میاں زیرک نے بندگی میاںؓ سے عرض کیا اگر آپ مجھے آزاد کر دیں تو میں خدا کی بہت ہی عبادت کروں بندگی میاںؓ نے اس کو اسی وقت آزاد کر دیا۔لیکن ساتھ ہی فرمایا کہ میاں زیرک کو زیادہ عبادت کرنے سے جنت حور وقصور مل جائے گی دیدار نصیب نہ ہوگا۔ یہ تو مرشد کی صحبت اور ذکر اللہ سے حاصل ہوتا ہے (دفتر بندگی میاں سید برہان الدینؒ) سیدنا مہدی علیہ السلام کا آنا خدا کا دیدار دکھانا کی غرض سے ہوا ہے۔جس کی طلب ہر مرد و زن پر فرض ہے کیونکہ ہر شخص کی زندگی کا مقصود اصلی معرفت الٰہی ہے اور معرفت الٰہی کا ثمرہ رویت اللہ ہے۔

ما را برائے دیدن یار آفریدہ اند ورنہ وجود ما بچہ کار آفریدہ اند

چار نفل نمازوں کی اجازت:۔ دوگانہ تحیۃ الوضو نماز اشراق، نماز ضحیٰ، نماز تہجد وغیرہ کئی نفل نمازوں میں صرف ان چار نفل نمازوں کے پڑھنے کی آپؑ نے اجازت دی ہے نماز تہجد کی نسبت سیدنا مہدیِ موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''اگر ولایت کا فیض حاصل کرنا ہو تو تہجد پڑھا کرو''۔فقیر تو فقیر لیکن کون ایسا کا سب بھی ہوگا جو فیض ولایت کا خواہاں نہ ہو۔کیونکہ فیض ولایت کا ثمرہ دیدارِ خدا ہے اسی لئے بندگی میاں سید برہان الدینؒ اپنی تصنیف شواہد الولایت میں نماز تہجد کو سنت موکّدہ بتاتے ہیں۔ایک اور نماز ہے جس کو سنت الحاجات کہتے ہیں روایت ہے کہ بندگی میاں شاہ نظامؓ کے عرض کرنے پر حضرت مہدی علیہ السلام نے آپؓ کو اس نماز کی اجازت دی ہے اولاد صدقہ خواہاں بندگی میاں شاہ نظام یہ نماز فرض عشاء کے بعد

پڑھتے ہیں۔

پنجسورہ نہ پڑھنے کی وجہ:۔ سیدنا مہدی علیہ السلام پنجسورہ کی نسبت فرماتے ہیں۔ اگر پنجسورہ پڑھتے رہے تو کلام اللہ کی باقی سورتیں پڑھنے والے کے نزدیک بیکار ہوگئیں حالانکہ الٓمٓ سے والنّاس تک قرآنِ پاک کا ایک ہی حکم ہے اس لئے تخصیص اور قید کے ساتھ پڑھنے کی ممانعت ہے۔

چلّہ کشی کی ممانعت:۔ چلّہ کشی کی ممانعت بھی اس وجہ سے ہوئی کہ اول تو گنتی سے حصر پیدا ہوتا ہے خواہ لاکھ مرتبہ ہی کیوں نہ ہو، اور جب حصر پیدا ہوا تو عمل نظر میں آیا جس کی نسبت سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''جو عمل نظر میں آئے وہ مردود ہے'' پھر فرماتے ہیں کہ

شعر

خدا از عارفاں آں را گزیند کہ در راہ خدا خود را نہ بیند

عمل نظر میں آنے سے عبادت کا گھمنڈ پیدا ہوتا ہے گھمنڈ پیدا ہوتے ہی شیطان سر پر سوار ہوگا جس کی نسبت سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''ہر کس فرعونِ سامان باقی'' اسی وجہ سے کسی قسم کے تعین اور قید کے ساتھ ذکر اللہ کرنے کی ممانعت ہوئی پس ذکر اللہ بلا قید اور مطلق کیا جائے دوسرا یہ کہ تسبیح وتہلیل اور ورد وظائف کثرت سے پڑھنے سے حسب قول حضرت صدیقِ ولایتؓ جنت حور قصور نصیب ہوجاتی ہے۔ جنتِ دیدار تو ذکر اللہ سے ہی ملتی ہے سیدنا مہدی علیہ السلام مولانا روم کے یہ اشعار اپنی زبانِ مبارک سے فرماتے ہیں۔

ہشت جنت گرد ہندت سر بسر تو مشو راضی ازانہا ر گزر
عالی ہمت باش و دل باحق بہ بند تو ہُمائے قافِ قربی روبلند

روبلند روبلند روبلند آپ نے تین بار فرمایا اس میں دیدار کے تین بڑے بڑے مرتبوں کی طرف اشارہ ہے سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ''تصدیقِ بندہ بینائی خدا'' ہر مہدوی کا مقصودِ اصلی وعلت نمائی بینائی خدا ہونا چاہیئے۔ پس جو بندہ خدا مقصود اصلی کے حصول سے لاپرواہ اور محروم ہے وہ اندھا ہے جس کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ (سورۂ بنی اسرآئیل۔آیت ۷۲) ترجمہ:۔ جو شخص اس دنیا میں اندھا ہے (یعنی دیدار سے بے بہرہ ہے) وہ آخرت میں بھی اندھا ہے اور راہ رویت اللہ سے بہت دور بھٹکا ہوا ہے۔ پس حقیقتاً مصدق وہی

ہے جو بینائے خدا ہے بینائے خدا کے بلند زینے پر پہو نچنے کیلئے ورد وظائف اور تسبیح وتہلیل کی رسیاں کام نہیں دیتیں ان کی رسائی صرف جنت حور وقصور تک ہے اس کے لئے تو حبل اللہ کی خاص ضرورت ہے اللہ کی رسّی تعلیمات مہدیؑ اور عمل صالح ہے جس کو مضبوط پکڑنے سے طالبِ مولا بینائے حق بن جاتا ہے۔

پندرھواں باب

معاملات

مہاجرین مہدی علیہ السلام کو جب کبھی سویت میں کچھ مل جاتا بازار کو جاتے سودا خرید تے اور سر پر اٹھا کر لاتے کسی قسم کا عار نہیں کرتے تھے (جیسا کہ آج کل سر پر اٹھا کر لانا یا ہاتھ میں بڑی پوٹلی پکڑنا عیب میں داخل ہو گیا ہے) دوسرے پہلو پر فقر وفاقہ کے وقت کچھ برتن یا کوئی اور چیز گھر میں ہوتی تو بیچتے اور قوت لایموت سے سکوت حاصل کرتے۔

مکہ میں معاملہ:۔ سیدنا مہدی علیہ السلام معہ فقرائے مہاجرین ۹۰۰ھ میں حج بیت اللہ کے لئے مکہ معظّمہ تشریف لے گئے۔اس وقت فقیروں پر بہت فاقہ پڑا بعض فقرا منافعہ لے کر چیزیں فروخت کرنا چاہے۔کیونکہ بعض چیزیں ہندوستان میں بہت سستی اور مکّہ میں بہت مہنگی ملتی ہیں سیدنا مہدی علیہ السلام نے فرمایا چیزیں اسی دام سے بیچو جس دام سے ہندوستان میں ملتی ہیں منافعہ مت لو کیونکہ منافع لینا تدبیر میں داخل ہے۔جس کی نسبت سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ '' ترک دنیا ترک تدبیر ہے'' حضرت ثانیِ مہدیؓ فرماتے ہیں کہ '' نزدیک کی دوکان چھوڑ کر سستے کے خیال سے یا اچھا ملنے کے ارادے سے آگے بڑھا تو یہی دنیا ہے'' کیونکہ سستا خرید نے میں پیسے کی بچت پائی جاتی ہے اور اچھا ملنے میں لذت کی خواہش اور نفس کا لگاؤ بڑھتا ہے اس لئے تارک الدنیا کو یہ دونوں غرض ترک سے گرا دیتی ہیں''۔

دو پیسے کی کٹوری:۔ سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر تمہارے پاس دو پیسے کی کٹوری ہے اس کو بیچ کر نہ کھایا یوں ہی فاقہ کرتے رہے تو یہ فاقہ عین دنیا ہے۔

پیسہ دو پیسہ کے معاملے میں بھی انصاف:۔ اکثر دائروں کے سامنے سیدھے کی دوکان کے علاوہ علی العموم جنگلی میوں مثلاً کھِرنی سیتا پھل بیر گیناں کروندے گولر صابون گھولنے کو ٹھمرے وغیرہ کے ٹوکرے بھی لگتے تھے بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ ولایتؓ کے دائرہ عالیہ کے فقیر میاں عالم شہ جالوری نے پیسہ دو پیسہ کی کھرنیاں خریدیں اور اپنے حجرے میں لا کر کچی کچی الگ کر کے بنئے کے پاس گئے اور کہنے لگے لے یہ ہری ہری کھرنیاں اور ان کے عوض پیلی پیلی پکی ہوئی دے۔ بنیئے نے دائرہ میں آکر حضرت صدیقِ ولایتؓ سے فریاد کی حضرتؓ نے کہا میاں عالم شہ تم سے یہ حرکت ،ابھی تک تم میں نفس اس قدر غالب ہے خیر بنیئے سے فرمایا جنا لفاظ میں فقیر نے تجھ کو برا بھلا کہا اور جس قدر مارا تو بھی ان ہی الفاظ میں اس کو برا بھلا کہہ اور اتنا ہی مار یہ سن کر میاں عالم شاہ کو غصہ آیا اور کہنے لگے کہ اس سیٹّے (بنیئے کو حقارت سے سیٹیا کہتے ہیں) کا کیا مجال ہے جو مجھے برا بھلا کہے اور مجھ پر ہاتھ اٹھائے حضرتؓ نے فرمایا اُسے درّے لگاؤ۔ درّے لگانے پر فقیر نے کہا مجھ پر ظلم ہوا۔

حضرت نے فرمایا اور بھی درّے لگاؤ پھر کہنے لگے کہ مجھ پر ظلم ہوا، حضرتؓ نے ان کو اسی وقت دائرہ سے نکال دیا۔ لیکن بعد میں ان کو (میاں علم شہ کو) ندامت ہوئی صدق دل سے رجوع کیا اور پھر دائرہ میں آ گئے۔ یہی میاں علم شہ آگے چل کر حضرت صدیقِ ولایتؓ کے ساتھ سدراسن میں شہید ہوئے۔

قطب الدین! سبحان اللہ اس کا نام تو انصاف العین بالعین ۔۔۔ والجروح القصاص۔ حضرت صدیقِ ولایتؓ نے فقیر دائرہ کی ایک مشرک کے مقابلے میں بالکل رعایت نہ کی۔ جو عین انصاف تھا۔

گناہ شرعی کی سزا:۔ بندگی میراں سید محمود ثانیِ مہدیؓ کے دائرہ میں اگر کسی فقیر سے گناہ شرعی ہو جاتا تو مہاجرین کی مجلس مشورہ میں اس کی تحقیق ہوتی گواہ طلب کئے جاتے اور گناہ کے ثابت ہونے پر حضرت ثانیِ مہدیؓ دریافت کرتے کہ اس کے لئے کیا سزا ہے مجلس میں جو سزا قرار پاتی اس پر عمل کیا جاتا بجز صلاح ومشورے کے آپ اس قسم کے کام خود مختاری سے نہیں کرتے تھے۔ (حاشیہ)

فقیر دائرہ کا فیصلہ:۔ بندگی میاں شاہ دلاورؓ فرماتے ہیں کہ اگر دائرہ کے کسی فقیر کو کسی فقیر سے اختلاف ہو جائے اگر اس نے اپنے دائرہ ہی کے فقیروں سے داد خواہی کی تو وہ مومن ہے اگر کاسبوں سے فیصلہ کرایا تو منافق ہے اور اگر کچہری فریاد کی تو وہ مشرک ہے۔

حضرت ثانیِ مہدیؓ کا کتا محافظ دوکان:۔ دائرہ بھیلوٹ شریف کے دائرہ کے باہر ایک بنیئے کی دوکان تھی حضرتؓ کے فقیر اسی دوکان سے سودا سلف خرید لیتے ان کو شہر رادھن پور (بھیلوٹ سے ساڑھے چار میل) جانے کی بہت کم ضرورت پڑتی۔ یہ سلسلہ ایک زمانہ تک جاری رہا ایک روز بنیئے نے حضرت ثانیِ مہدیؓ کی خدمت میں آ کر عرض کیا خوندکار آپ جانتے ہیں کہ میرا جوان بیٹا جو بیوپار میں میرا ہاتھ بٹاتا تھا مر گیا۔ اب مجھے سودا لانے کے لئے خود رادھن پور جانا پڑتا ہے۔ اور دوکان پر کوئی نہیں ہے۔ اس کے علاوہ بوڑھاپے کی وجہ سے کام ہو بھی نہیں سکتا اس لئے دوکان بند کر دینا چاہتا ہوں۔ حضرتؓ نے فرمایا سیٹھ جی تمہاری دوکان سے فقیروں کو بہت آرام ہے اور کوئی شخص دوکان پر بیٹھنے والا نہیں ہے تو بھائی لالو (آپ کے کتے کا نام) کو لے جاؤ وہ تمہاری دوکان سنبھالے گا۔ بنیا خوش ہوا اور حضرتؓ کے فرمان سے بھائی لالو دوکان کی حفاظت کرنے لگا۔

فقیر کے مال کا وارث فقیر:۔ فقیر دائرہ کے انتقال پر اگر مرحوم کے پاس کچھ پیسے نکل آئے تو دائرہ ہی میں سویت کر دیئے جاتے اس کے کاسب سگوں کو اس کے وطن ہرگز نہ بھیجے جاتے کیونکہ وہ ترک دنیا ہجرت وطن صحبت صادقان سے بے بہرہ رہنے سے وارث حقیقی نہیں سمجھے جاتے تھے۔ سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں۔ **نحن معاشر الانبیاء لا نرث**

ولا نورث

ترجمہ:۔ہم انبیاءؑ کی جماعت سے ہیں نہ کسی کے وارث ہوتے ہیں اور نہ کسی کو اپنا وارث بناتے ہیں۔حضرت میراں علیہ السلام کے اس فرمان پر حضرت ثانیِ مہدیؓ نے آپ کا ورثہ نہ لیا بلکہ جو کچھ نکل آیا دائرہ میں سویت کر دیا گیا۔جن دنوں بندگی میاں شاہ نعمتؓ کا دائرہ ناگور میں تھا آپؓ کے دائرہ کے فقیر مسمی علی دھولکیہ کا انتقال ہوگیا ترکہ میں پچاس فیروزیاں نکلیں آپ نے فرمایا دائرہ کے فقیروں (مہاجروں) میں سویت کردو۔ یہ ان ہی کا حق ہے اور آپؓ نے یہ آیت پڑھی۔
وَا لَّذِیْنِ ا مَنُوْ ا وَلَمْ یُھَا جِرُوْ امَا لَکُمْ مِّنْ وَّ لَا یَتِھِمْ مِّنْ شَیْ ءٍ حَتّٰی یُھَا جِرُوْا (سورۃ الانفال۔آیت ۷۲)۔

ترجمہ:۔اور جولوگ ایمان تو لائے اور ہجرت نہیں کی تمہارا ان سے میراث کا کوئی تعلق نہیں ہے جب تک کہ وہ ہجرت نہ کریں (سورۂ انفال) حالانکہ میاں علی مرحوم کا بیٹا بیٹی دھولکہ (ملک کاٹھیاواڑ) میں زندہ موجود تھے۔

قطب الدین! گروہ مقدسہ میں مرشد جو اپنے فقیر کا وارث فقیر، اور کا سب کا وارث کا سب، ہدواڑ بھی اسی اصول پر ہوتی تھی جس کا ذکر آگے چل کر آئے گا۔

گھوڑے کی قیمت واپس کردینے کو فرمایا:۔میاں درویش محمد نے بندگی میاں سید نور محمد خاتمِ کارؓ کے دائرہ عالیہ میں اللہ کے نام گھوڑا بھیجا۔حضرت فرمایا فروخت کرڈالو۔گھوڑا دھاراسن (اب عثمان آباد کہتے ہیں)، میں فروخت ہوا کسی نے حضرت خاتمِ کارؓ سے عرض کیا گھوڑا فروخت ہوگیا ان روپوں سے ایک بچھڑا خریدا گیا۔بچھڑا اور باقی ماندہ روپئے دائرہ میں آجائیں گے حضرتؓ نے فرمایا روپے دائرہ میں نہ آنے پائیں جہاں سے آرہے ہیں واپس کردو۔

قطب الدین! اگر گھوڑے کی خالص قیمت آگئی ہوتی تو حضرت لے لیتے لیکن جو بچھڑا خریدا گیا یہ عمل فرمانِ مہدیؑ کے خلاف تھا کیونکہ ترکِ دنیا ترک تدبیر ہے۔ یہ تو خاصہ تجارتی معاملہ ہوگیا۔اس لئے بچھڑا دس پندرہ روپے میں خریدا گیا جوان ہونے کے بعد ساٹھ ستّر روپے میں فروخت ہوتا اس کے علاوہ منافعہ حاصل ہونے کی غرض سے جوان ہونے تک اس کی خدمت کرنا یہ بھی تو دنیا ہے اس لئے روپیہ اور بچھڑا لینے سے قطعاً انکار کردیا۔

بیل فروخت کردیئے گئے:۔ بندگی میاں سید نور محمد خاتمِ کارؓ نے سفر کیلئے بیل خریدے کسی وجہ سے سفر موقوف ہوگیا آپ نے فرمایا جس قیمت پر بیل خریدے گئے ہیں اسی قیمت پر فروخت کردو۔کسی نے عرض کیا قیمت زیادہ آتی ہے فرمایا مصدقوں کو بیچو تاکہ وہ فائدہ اٹھائیں۔

سولھواں باب

فرائض ولایت محمدیہؐ

(ترک دنیا ترک علائق ہجرت وطن وغیرہ)

اس کتاب کے ابتدائی اوراق میں ترک دنیا کی نسبت مجمل ذکر کیا گیا ہے لیکن بعض ناواقف بھائیوں کے لئے ناکافی سمجھ کر یہاں اورصراحت کر دی جاتی ہے۔ راقم آثم کی تصنیف ''شرح عقیدہ سید خوندمیر'' میں ترک دنیا ترک علائق یا ہجرت وطن صحبت صادقاں عزلت عزلت خلق ذکر کثیر وغیرہ کئی عنوان تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں۔ شائقین مضامین شرح عقیدہ ملاحظہ فرمائیں۔

ترکِ دُنیا

ذیل کی بارہ چیزوں کو چھوڑنے کا نام ترک دنیا ہے۔ ترکِ خودی، ترکِ عزت، ترکِ لذت، ترکِ شرک خفی وجلی، ترکِ کفر ظاہری و باطنی، ترکِ نفاق، ترکِ رسم، ترکِ بدعت، ترکِ عادت، ترکِ ریا، ترکِ اخلاق ذمیمہ، شرک گناہ ظاہری و باطنی۔

ان پانچ چیزوں کو چھوڑنا ترکِ حیات دنیاہ (۱) کھیل (۲) تماشہ (۳) زینت (۴) باہمی فخر (۵) کثرت اولاد ومال یہ سات چیزیں متاعِ حیاتِ دنیا میں داخل ہیں۔ (۱) عورتیں (۲) بیٹے (۳) چاندی کے ڈھیر (۴) سونے کے خزانے (۵) گھوڑے (۶) چوپائے (۷) کھیتی (ملاحظہ ہو تیسرا پارہ، دسواں رکوع) اوران کا ترک کرنا ترک متاع حیات دنیا ہے۔

بارہ چیزوں پانچ چیزوں اورسات چیزوں (جملہ ۲۴ چیزوں) کے چھوڑنے کا نام ترکِ دنیا ہے [۱]۔ سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں ''ورائے ترکِ دنیا ایمان نیست'' (ترکِ دنیا کے سوا ایمان نہیں ہے) پھر فرماتے ہیں کہ ''دنیا کی طلب کفر

---

[۱] مولف علیہ الرحمتہ اپنی کتاب عرفانی پھولوں کا ہار میں کہتے ہیں۔ ترک دنیا ک پہلے آٹھ ترک ہیں۔

۱۔ترک شرک، ۲۔ترک کفر، ۳۔ترک نفاق، ۴۔ترک بدعت، ۵۔ترک عادت، ۷۔ترک بداخلاقی، ۸۔رک گناہ کبیرہ وصغیرہ، ......اورترک دنیا کے بعد بارہ ترک ہیں۔ ۱۔ترک وطن، ۲۔ترک لواحقین، ۳۔ترک لذت، ۴۔ترک عزت، ۵۔ترک شکم پری، ۶۔ترک خواب (چھ گھنٹے یکساں مسلسل نہ سوئے)، ۷۔ترک خود بینی، ۸۔ترک بد بینی، ۹۔ترک محبت؟؟؟ مال و زر، ۱۰۔ترک دوست دشمن (نہ کوئی دوست نہ کوئی دشمن)، ۱۱۔ترک لباس مفیدہ (جو کپڑا اللہ کے نام پر آئے پہن لے)، ۱۲۔ترک شوق جنت (یعنی عبادت شوق جنت میں نہیں اللہ کے لئے کرے)۔

اور دنیا کا طالب کافر'' حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث الدنیا لکم آپ نے اس طرح بیان فرمائی۔

الدنیا لکم ایھا الکافرون والعقبیٰ لکم ایھاالمومنون النّاقصون والمولیٰ ولمن اتبعنی۔

ترجمہ:۔اے کافرو دنیا تمہارے واسطے ہے اوراے ناقص مومنو آخرت تمہارے لئے ہے اور خدا میرے لئے اور اس شخص کے لئے ہے جس نے میری پیروی کی۔ترکِ دنیا کی نسبت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

حُبّ الدنیا راس کل خطئۃٍو ترک الدنیا راس کل عبادۃٍ۔

ترجمہ:۔''دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے، اور ترکِ دنیا تمام عبادتوں کا سر ہے'' طالبِ دنیا کی نسبت فرماتے ہیں کہ ''**الدنیا جیفۃٌ و طالبھا کلاب**''۔

ترجمہ:۔دنیا مردار ہے اوراس کے طالب کتّے ہیں

پھرفرماتے ہیں **الدنیا سجن المومنین وجنۃ الکافرین۔**

ترجمہ:۔دنیا مومنوں کے لئے قیدخانہ اور کافروں کے لئے جنت ہے۔

حضرت سیدنا مہدیِ موعود علیہ السلام نے احمد آباد کی شاہانہ رونق اور زیب وزینت (دینی لاپرواہی) دیکھ کر اس کی تعریف میں فرمایا۔**جنۃ الحمار** یعنی گدھوں کی جنت اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں دنیاداروں کی نسبت فرماتا ہے۔ **اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَاطْمَاَنُّوْا بِھَا وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ اٰیٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ہ اُولٰٓئِکَ مَاْوٰھُمُ النَّارُ بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ہ** (سورۂ یونس۔آیت ۷،۸)

ترجمہ:۔جن لوگوں کو ہمارے دیدار کی آرزو نہیں ہے اور خطر عاقبت سے فارغ ہو کر باطمینان زندگی بسر کرتے ہیں اور جولوگ ہماری آیتوں (یعنی بجا آوری احکام الٰہی) سے غافل اور بے پرواہیں یہی ہیں جن کے کرتوت کا بدلہ یہ ہوگا کہ ان کا آخری ٹھکانہ دوزخ ہے۔

سیدنا مہدی علیہ السلام کا مُلّا رکن الدین پٹنی سے مباحثہ:۔جن دنوں سیدنا مہدی علیہ السلام کا دائرہ پٹن شریف میں تھا ایک مشہور عالم ملارکن الدین بندگی میراں سید محمد مہدیِ موعود علیہ السلام کی ملاقات کو آیا حضرت امام علیہ السلام کی عادت مبارک تھی جب کوئی عالم ملاقات کو آتا آپ بیانِ قرآن شروع کرتے اس وقت بھی حسب عادت مستمرہ اس آیت کا بیان شروع کیا۔

مَنْ کَانَ یُرِیْدُ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَھَا نُوَفِّ اِلَیْھِمْ اَعْمَالَھُمْ فِیْھَا وَھُمْ فِیْھَا لَا یُبْخَسُوْنَ ہ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ لَیْسَ لَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِیْھَا وَبٰطِلٌ مَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ہ (سورۂ ہود۔آیت

(۱۶،۱۵)

ترجمہ:۔ جولوگ دنیا کی زندگی اوراس کی زینت کی خواہش رکھتے ہیں۔ہم ان کے عملوں کا بدلہ یہیں دنیا میں پورا پورا بھردیتے ہیں اوروہ دنیامیں کسی طرح گھاٹے میں نہیں رہتے لیکن یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں دوزخ کے سوااور کچھ نہیں۔اور جو(نیک)عمل ان لوگوں نے دنیامیں کئے۔آخرت میں سب گئے گذرے ہوگئے اوران کا کیا دھرا سب لغو‘‘ (۱۲/۲)

یعنی ایسی صفتیں رکھنے والے شخص کے لئے وعیدوارد ہے آیت مــن کــان یعنی جوشخص کوآپ نے عام رکھاملا صاحب نے کہامفسروں نے اس من کومخصوص کافروں کی شان میں لیاہے۔حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایااللہ تعالیٰ نے جو مــن فرمایاہے کافروں کے سوایہ صفت کسی میں نہیں ہوسکتی پس جس شخص میں یہ صفت پائی جائے وہ بیشک کافر ہے۔ملارکن الدین نے کہایہاں کے قاضی اورعلماء میں یہ صفت موجود ہے حضرت امام علیہ السلام نے فرمایااللہ تعالیٰ نے مــن فرمایاہے بندہ بھی من کان کہتاہے کسی کے نام کے ساتھ مقید نہیں کرتا۔ملا صاحب نے کہایہ صفت مجھ میں موجود ہے حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایامسلمان میں یہ صفت کیسے ہوسکتی ہے۔ملا صاحب نے دوسری مرتبہ یہی کہا کہ مجھ میں یہ صفت موجود ہے۔حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایاکلمہ رسول اللہ ﷺ کاپڑھتے ہوتم میں یہ صفت کیسے ہوسکتی ہے۔ملا صاحب نے تیسری مرتبہ بھی یہی بات دہرائی حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایااگرتم میں یہ صفت موجود ہےاورتم اس کا اقرار کرتے ہوتو اللہ تعالیٰ تم کو کافرکہتاہے(انصاف نامہ)

غرض دنیاداروں کے لئے قرآن کریم میں کئی جگہ وعیددوزخ آئی ہےاور جب تک دنیاکے دلدل سے گھوسے کی طرح پاک وصاف نہ نکل جائیں وعیددوزخ سے فلاح نہیں پاسکتے اللہ تعالیٰ پارہ عم میں فرماتا ہے۔

فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ہ وَ اٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ہ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ط ہ وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ہ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ط ہ(سورۂ نازعات۔آیت ۳۷-۴۱)

ترجمہ:۔پس جس شخص خدااوررسول ﷺ ومہدیؑ کے فرمان سے روکشی کی اوردنیا کی زندگی کواختیارکیاتو دوزخ ہی اس کاٹھکانہ ہےاور جوشخص اپنے پروردگار کے روبروکھڑاہونے سے ڈرااوراپنے نفس کوخواہش سے روکا تواس کامسکن جنت ہے۔

۲۔ترکِ حیاتِ دنیا

حیاتِ دنیا کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّ زِيْنَةٌ وَّ تَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ

وَ تَکَا ثُرٌ فِی الْاَ مْوَا لِ وَالْاَ وْ لَا دِ (سورۂ حدید۔آیت۲۰)۔

ترجمہ:۔لوگو جانے رہو دنیا کی زندگی (۱) کھیل (۲) تماشا (۳) ظاہری طمطراق (۴) آپس میں ایک دوسرے پر فخر کرنا (۵) اور ایک دوسرے سے بڑھ کر مال و اولاد کا خواستگار ہونا (ان پانچ چیزوں کا نام ہے)۔حیاتِ دنیا کی مثال برسات کی سی ہے کہ زمین پر پانی برستا ہے اور اس سے کھیتی لہلہانے لگتی ہے اور کاشتکار کھیتی کو دیکھ کر خوشیاں کرنے لگتے ہیں۔ پھر پک کر خشک ہو جاتی ہے تو (اے مخاطب اس وقت) تو اس کو دکھئے گا کہ پیلی پڑگئی ہے پھر (آخر کار) روندن میں آجاتی ہے (غرض دنیا کی زندگی چند روزہ رونق ہے) اور آخرت میں اہل دنیا کو عذاب سخت ہے اور مومنوں کو خدا کی طرف سے گناہوں کی معافی اور خوشنودی ہے اور دنیا کی زندگی تو زی دھوکے کی ٹٹی ہے (۲۷/۱۹)۔

حضرت میراں علیہ السلام فرماتے ہیں کہ دنیا کی زندگی کا وجود کفر ہے۔یعنی جان کے ساتھ جینا کہ جس کو ہستی اور خودی کہتے ہیں چونکہ (۱) کھیل (۲) تماشہ (۳) زینت (۴) آپس میں ایک دوسرے پر فخر کرنا اور (۵) مال و اولاد کی خواستگاری پانچ چیزیں خودی سے پیدا ہوتی ہیں۔اور خودی سے ہی ان کی پرورش ہوتی ہے اس لئے سیدنا مہدی علیہ السلام نے حیاتِ دنیا کو حرام فرمایا اور جس میں یہ صفتیں پائی جائیں اس کو آپؑ نے دنیادار اور کافر کہا۔

۳۔ترکِ متاعِ حیاتِ دنیا

متاعِ حیاتِ دنیا کی نسبت سیدنا مہدی علیہ السلام نے یہ آیت بیان فرمائی۔

زُیِّنَ لِلنَّا سِ حُبُّ الشَّھَوٰتِ مِنَ النِّسَآ ءِ وَالْبَنِیْنَ وَ الْقَنَا طِیْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الزَّھَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَیْلِ الْمُسَوَّ مَةِ وَالْاَنْعَا مِ وَالْحَرْ ثِ ط ذٰلِکَ مَتَا عُ الْحَیٰو ةِ ا لدُّنْیَا وَ اللّٰہُ عِنْدَ ہٗ حُسْنُ الْمَاٰ بِ ہ (سورۂ آل عمران۔آیت۱۴)

ترجمہ:۔لوگوں مرغوب چیزوں یعنی بیبیوں بیٹیوں اور سونے کے خزانوں اور چاندی کے ڈھیروں اور عمدہ عمدہ گھوڑوں اور مویشیوں اور کھیتی کے ساتھ وابستگی بھلی معلوم ہوتی ہے (حالانکہ) یہ تو دنیا کی زندگی کے چند روزہ فائدے ہیں اور ہمیشہ کا اچھا ٹھکانہ تو اللہ کے پاس ہے۔ (۳/۱۰) ان سات چیزوں کے ساتھ بقدر ضرورت تعلق رکھنا مباح ہے۔آگے حرام اور باعث کفر چنانچہ بندگی حضرت مہدیؑ فرماتے ہیں جو شخص اس کی (یعنی متاع حیات دنیا کی خواہش رکھے اور اس میں مشغول رہے وہ کافر ہے۔پھر فرماتے ہیں ایسے شخص سے (جو ان سات چیزوں سے وابستگی رکھتا ہو جو (فقیر دائرہ) صحبت کرے یا اس کے گھر کو جائے یا اس سے محبت کرے وہ ہمارا نہیں محمدؐ کا نہیں اور خدا کا بھی نہیں ہے۔(انصاف نامہ باب ۸)

۴۔ترکِ علائق و ہجرت وطن

ترکِ علائق اور ہجرت وطن اکثر باتوں میں ایک ہی معنی لئے ہوئے ہیں۔ جب وطن چھوڑا تو سگے از خود چھوڑ گئے اور جب سگے چھوٹے وطن کہاں رہا؟ وطن حقیقی معنوں میں ملک اور شہر اور محلّہ کا نام نہیں ہے بلکہ تعلقات کا نام ہے محلّہ میں ہندو شیعہ سنّی سب ہی لوگ رہتے ہیں لیکن ہم کو ان کے ساتھ کسی قسم کا تعلق نہ ہونے سے نہ ان کی میت میں شریک ہوتے ہیں نہ شادی میں ہر شخص کو حقیقتاً گنتی کے گھروں سے تعلق ہوتا ہے۔ وہی اس کی دنیا اس کا وطن اور وہی اس کے علاقے ہیں ان ہی علاقوں کو چھوڑنا فرض ہے۔ اگر مرشد اسی محلے میں رہتا ہے اور طالب صادق علاقے چھوڑ کر مرشد کی خدمت میں آ گیا تو اس کے لئے ہجرت وطن ہو گئی لیکن اسکے لئے شرط یہ ہے کہ وہ اپنے سگوں کے گھر نہ جائے۔ چاہے ان کا گھر پچیس قدم کے فاصلے پر ہی کیوں نہ ہو۔ سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں دائرہ کی باڑ کے باہر جلتی ہوئی آگ سمجھ کر کہیں نہ جائے۔ اس زمانے میں دائرہ مرشد کی مسجد اور عند الضرورت مرشد کا مکان رہ گیا ہے۔

ہجرت وطن ہجر باطنی کا سنگِ بنیاد:۔ سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہجرت ظاہری کئے بغیر ہجرت باطنی نصیب نہیں ہوتی گھر بار چھوڑے بغیر شاذ و نادر ہی ہجرت باطنی حاصل ہوتی ہے جو کہ النادر کالمعدوم ہے اس لئے ترک دنیا کے ساتھ ہی ترک علائق کی فرضیت ادا کر لی جاتی اور ہجرت وطن کر کے مرشد کی صحبت میں جا رہتے۔

۵۔ صحبت صادقاں

قاعدہ کلیہ ہے کہ علم دین ہو یا علم دنیا صنعت و حرفت ہو یا تجارت کوئی کام بغیر صحبت ماہر فن کے نہیں آتا اس لئے جس قابلیت کا استاد ہو اور جس پایہ کے اس کے شاگرد ہوں گے کم و بیش اسی حد تک طالب خدا ترقی کر سکے گا یہاں لفظ صادق ذرا غور طلب ہے صحب عابداں یا محبت زاہداں نہیں فرمایا گیا کیونکہ ان دونوں سے صحبت کا مقصود جو کہ دیدار خدا ہے حاصل نہیں ہو سکتا دیدارِ خدا تو صادق کی صحبت سے ہی حاصل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے کلامِ پاک میں فرماتا ہے۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ۝ (سورۂ توبہ۔ آیت ۱۱۹)

ترجمہ:۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو اور صادقوں کی صحبت میں ہو جاؤ۔ صادق کو دوسرے الفاظ میں مرشد کامل یا مرشد خدا بیں و خدا نما کہتے ہیں۔ ایسے مرشد کی جوتیاں سیدھی کئے بغیر نہ ترکیب ذکر اللہ جان سکتے ہیں نہ علم معرفت حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس راستہ میں ہزاروں گھاٹیاں ہیں کئی مقامات پر شیطان گھات لگائے بیٹھا ہوا ہے کئی مقام پر نفس مغالطے میں ڈالتا ہے مرشدِ کامل ہی طالب دیدار کو قدم قدم پر سنبھالتا ہوا منزل مقصود کو پہونچاتا ہے۔ ورنہ یہ راستہ ایسا کٹھن ہے جس کی نسبت سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں ''ہزاروں طالبوں میں ایک خدا کو پہونچتا ہے'' اس لئے مرشد رسمی و مجازی نہیں بلکہ ایسے مرشد کی صحبت فرض ہے جو عارف ہو اور عارف ہونے کے علاوہ حدودِ دائرہ پر قائم ہو تا کہ اس

کی صحبت میں آئے ہوئے فقیروں کے دل میں فرائض ولایت کی عظمت پیدا ہوکران کی ادائی میں سرگرم رہیں۔سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''ہمارا گروہ مہاجرین کے سوانہیں ہے''۔پس گروہ مہدیؑ وہی ہے جس کا ایک ایک فرد مہاجر ہے اور یہی پاکانِ خدا مہدیؑ کے دائرہ کی باڑ میں داخل ہیں،اُدھر طالبانِ خدا کوحکم ہوتا ہے کُوۡ نُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ ادھر مرشدان خدا بیں کوارشاد خداوندی ہے۔

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسۡبُکَ اللّٰهُ وَ مَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الۡمُؤۡ مِنِیۡنَ ہ (سورۂ انفال۔آیت ۶۴)

ترجمہ:۔اے نبیؑ (تبعاً اولی الامر یعنی مرشد) تم کو اللہ اور مومنین جو دائرہ میں رہ کر تمہاری پیروی کرتے ہیں۔کافی ہیں۔مندرجہ بالا آیتوں میں فقیروں کے اپنے مرشدوں کے ساتھ ان کی صحبت میں ہمیشہ رہنے کی اور خدمت کرنے کی اور مرشدوں کو اپنے دائرہ کے فقیروں کے ساتھ ہمیشہ رہنے اور ارتباط ظاہری و باطنی رکھنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

۶۔عزلت خلق یعنی ماسویٰ اللہ سے پرہیز

ذکراللہ میں یکسوئی پیدا کرنے اور لذت استغراق چکھنے کے لئے عزلت خلق نہایت ضروری ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

واذکُرِسم ربّکم و تبتل الیه تبتیلاً (۷۳مزمل ۱/۸)

ترجمہ:۔اوراپنے پروردگار کا نام لیتے رہو اور سب سے توٹ کر اسی کے ہور ہو۔سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں'' نہ کسی سے کام نہ پیٹھ پر بوجھ نہ کوئی شمار وحساب میں'' (انصاف نامہ)

۷۔ہجرت باطنی کی اہمیت

ہجرت ظاہری کے ساتھ ہجرت باطنی اور اس کا تحفظ نہایت ضروری سمجھا جاتا۔سیدنا مہدی علیہ السلام کو بارگاہ خداوندی سے حکم ہوا کہ یہاں سے روانہ ہوجاؤ۔اور آپؑ روانہ ہوئے اور فقیروں سے فرمایا جلدی آؤ بعضوں کو نکلنے میں ذرا دیر ہوئی حضرتؑ نے فرمایا خانۂ گل و چوبین سے تو نکلے خانہ استخوان سے نہیں نکلے۔

دوسرے موقعہ پر فرمایا کوئی شخص گجرات سے ہجرت کر کے خراسان جائے لیکن اس کا دل گجرات میں اپنے سگوں میں پھنسا ہوا ہے تو وہ شخص ظالم ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔وَ عَلَی اللّٰهِ فَتَوَ کَّلُوۡ ا اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡ مِنِیۡنَ (سورۂ مائدہ۔آیت ۲۳)

ترجمہ:۔اوراگرتم مومن حقیقی ہوتو اللہ ہی پر توکل کرو۔(۶/۸) پھر فرماتا ہے۔

فَتَوَ كَّلْ عَلَى اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَ كِّلِيْن (سورۂ آل عمران ۔آیت ۱۵۹)

ترجمہ:۔اور اللہ پر توکل کرو (اسی کو اپنا کارساز بناؤ) اور اسی کا آسرا لو، بیشک اللہ توکل کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ان دونوں آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے توکل کو مقام محبت اور مقام رویت بتلایا ہے جو کہ عین مقصود طالب صادق ہے۔امام الانام سیدنا مہدی علیہ السلام توکل کے عام مفہوم سے آگے بڑھ کر فرماتے ہیں ''روٹی پر توکل کرنا توکل نہیں ہے روٹی کا تو اللہ نے وعدہ فرمایا ہے۔وَ مَا مِنْ دَ آ بَّةٍ فِی ا لْاَ رْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِ زْقُهَا (سورۂ ہود۔آیت ۶) ترجمہ:۔زمین پر کوئی ایسا جانور نہیں ہے جس کا رزق اللہ نے اپنے پر لازم نہ کرلیا ہو۔یہ اللہ کا وعدہ ہے اگر مجھے اس وعدہ پر یقین ہے تو مومن ہے نہیں تو کافر ہے۔آپ تمثیل کے طور پر فرماتے ہیں اگر کوئی کافر تجھے دعوت دے کہ آج تم میرے گھر مہمان ہو تو دن بھر اس کے وعدے پر رہے گا اور کچھ نہیں کھائے گا، پھر فرماتے ہیں توکل غیب پر ہے۔الغیب هو اللّٰه بس رات دن اسی طلب میں رہے کہ خدا کو کب حاصل کروں، حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ''من لا يقين له لا دين له'' ترجمہ: جس کو اللہ پر یقین نہیں ہے اس کو دین بھی نہیں ہے۔پھر فرماتے ہیں جو شخص فتوح کا منتظر ہو وہ متوکل نہیں ہے (حاشیہ)۔

پھر فرماتے ہیں اگر کوئی شخص اپنے حجرہ میں بیٹھا ہوا ذکر اللہ میں مشغول ہے اس نے کسی کے پاوں کی آہٹ سنی اس وقت دل میں یہ خیال آیا کہ شائد مجھے کچھ دینے کو آتا ہے تو توکل نہ رہا۔ثانیِ امیر بندگی میاں سید خوندمیرؓ فرماتے ہیں طالبانِ دنیا کے ساتھ میل جول رکھنا یہی روٹی ہے نہ کہ دین، بندگی میاں شاہ نعمتؓ مقراض بدعت کے حضور اگر کوئی شخص خبر لاتا کہ فلاں فقیر پر فاقے گزر رہے ہیں تو آپؓ اُسے دھمکا کر فرماتے یہ کیا خبر ہے کوئی بات خواب یا معاملے کی سناؤ (انصاف نامہ۶)۔حضرت خلیفہ گروہؓ آیت۔وَ مَنْ يَّتَّقِ ا للّٰـهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَ جًا ہ وَّ يَرْ زُ قْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ط وَ مَنْ يَّتَوَ كَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُه (سورۃ الطلاق۔آیت ۲،۳)۔کے ترجمہ کے معنی اس طرح بیان فرماتے ہیں جو شخص اللہ سے ڈرے (یعنی متقی بن کر ماسوی اللہ سے پرہیز کرے اور ہر طرف سے منہ پھیر لے) تو اسکے لئے اللہ (قید ہستی وخودی سے نکلنے کی) جگہ پیدا کر دے گا۔اور اس طرح دولت دیدار عطا کرے گا کہ وہ حساب میں نہ لاسکے اور جو شخص اللہ پر توکل کرے اور خود (بچہ بن کر) اسی کو کارساز بنالے تو وہی ذات پاک وصال کے لئے اس کو کافی ہے (۲۸/۱۷) (شواہد الولایت)۔كَلَّا بَلْ رَا نَ عَلٰى قُلُوْ بِهِمْ مَّا كَا نُوْ ا يَكْسِبُوْ نَ ہ (سورۃ المطففین۔آیت ۱۴)

ترجمہ: ایسا نہیں بلکہ ان کے دلوں پر ان ہی کے اعمال (پر) کے زنگ بیٹھ گئے ہیں (۳۰/۸)

فائدہ:۔ سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں ان دونوں آیتوں کو اپنی ذات پر صادق کر کے کہے مجھے کچھ بھی اختیار نہیں ہے پھر کہے میرے دل پر میرے ہی کرتوت سے زنگ چڑھ گیا ہے (تفصیلی مضمون کیلئے ملاحظہ ہو شرح عقیدہ سید

خوندمیرؓ)

سیدنا مہدی علیہ السلام کے دائرہ میں دو بھائی:۔سیدنا مہدی علیہ السلام کے دائرہ میں دو جوان بھائی بڑے عالی ہمت تھے۔ایک وقت دائرہ میں بہت اضطرار تھا اور بھائیوں کے پاس کپڑا نہ تھا سیدنا مہدی علیہ السلام کے دل میں خیال آیا۔ جب خدا دے گا پہلے ان کو دوں گا خدا نے دیا بھی مگر سویت کے وت بھول گئے ۔سیدنا مہدی علیہ السلام کو فرمانِ خدا وندیٰ ہوا۔حضرت امام علیہ السلام نے دونوں کو بلا کر یہ کیفیت سنائی وہ بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے ہمارے لئے یہی اچھا ہے پھر چند روز کے بعد اللہ تعالیٰ نے کپڑا دیا حکم خداوندی ہوا ان دونوں کو بلا کر دو۔حضرت امام علیہ السلام دونوں کو بلا کر دینے لگے انہوں نے کہا ہم کومت دو،حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا خدا کے حکم کے تسلیم ہو جاؤ۔(حاشیہ) سچ ہے طالبِ خدا کے لئے ہر حالت میں بے اختیاری اور تسلیمی بہتر ہے۔

۱۲۔ذکر کثیر وذکر دوام

خدائے تعالیٰ فرماتا ہے فَا ذْ كُرُو ا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْ دًا وَّ عَلٰى جُنُوْ بِكُمْ (سورۃ النسا۔آیت ۱۰۳)

ترجمہ:۔کھڑے بیٹھے لیٹے ہر حالت میں خدا کا ذکر کرو' سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

ہر آں کو غافل ازوے یک زماں است ران دم کافر است امّا نہاں است
کیسے کو غافل پیو ستہ باشد دراسلام بروے بستہ باشد

ذکر کثیر کے متعلق خدائے تعالیٰ فرماتا ہے۔يٰٓاَ يُّهَا الَّـذِ يْـنَ اٰمَنُوا اذْ كُرُو االلّٰهَ ذِ كْرًا كَثِيْرًا ہ وَّ سَبِّحُوْ هُ بُكْرَ ةً وَّ اَ صِيْلًا ہ (سورۂ احزاب۔آیت ۴۱،۴۲)

ترجمہ:۔اے مومنو خدا کا ذکر کثرت سے کرو اور صبح وشام اس کی تسبیح بیان کرتے رہو۔

ذکر دوام کی نسبت حضرت صدیقِ ولایتؓ کیا فرماتے ہیں:۔ بندگی میاں سید خوندمیرؓ اپنے رسالہ عقیدۂ شریفہ میں تحریر فرماتے ہیں ذکر اللہ فرض دوام ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَا ذْ كُـرُو ا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْ دًا وَّ عَلٰى جُـنُـوْ بِـكُمْ (سورۃ النسا۔آیت ۱۰۳) ترجمہ: کھڑے بیٹھے اور لیٹے ہر حالت میں اللہ کی یاد کرتے رہو (۵/۱۲) ذکر دوام ایسا فرض ہے جو نفس کی پاسداری کئے بغیر ادا ہو ہی نہیں سکتا اور نفس ناک سے مقید نہیں ہے بلکہ وہ تو بدن کے تمام اعضاء میں ساری و جاری ہے منجملہ دیگر وجوہات کے یہ بھی ایک وجہ ہے کہ سالکان راہ حق و طالبانِ ذاتِ مطلق نے ذکرِ خفی کو سب قسم

کے اذکار سے افضل بتایا ہے کیونکہ ذکرِ خفی اور پاس انفاس کے بغیر ذاکر کا وجود ریا اور خود بینی سے نہ تو پاک ہوسکتا ہے اور نہ ذکر دوام حاصل ہوسکتا ہے کیونکہ اگر ذکر اللہ محض زبان سے کیا جائے تو ذاکر جب کبھی بات کرنے اور کھانے پینے میں مشغول ہوجاتا ہے اور جب کسی کام میں مشغول ہوا تو یادِ الٰہی نہیں کر سکے گا پس بے خدا رہنے سے اس کا شمار غافلوں میں ہوگیا حالانکہ غفلت مومن کی صفت نہیں ہے بلکہ ان لوگوں کی صفت ہے جن کی نسبت اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے۔ وَ لَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا وَ لَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا وَ لَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ط اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ط اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ہ (سورۂ اعراف۔آیت ۱۷۹)

ترجمہ: ہم نے بہت سے جنّات اور آدمیوں کو دوزخ کے لئے پیدا کیا ہے ان کے دل تو ہیں لیکن کسی حقیقت کو پانہیں سکتے اور ان کو آنکھیں ہیں لیکن دیدار خدا دیکھ نہیں سکتے اور ان کو کان ہیں مگر ان سے (حق بات) سن نہیں سکتے۔ یہ لوگ چوپایوں کے جیسے ہیں بلکہ (حیوانوں سے بھی زیادہ) گمراہ ہیں یہی لوگ غافل اور بے خبر ہیں (اعراف ۷/۱۷۹)

ذکر کثیر کے اوقات:۔ سیدنا مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ذکر کثیر سے ذکر دوام عطا فرمائے گا اور ذکر کثیر کو آپؑ نے اس ترتیب سے بیان فرمایا ہے کہ ''اوّل فجر سے دیڑھ پہر دن چڑھے تک (۲/۱۰۱ بجے تک) اور ظہر سے عشاء تک یادِ الٰہی میں بیٹھے اور شب کو ایک پہر (۳ گھنٹہ) نوبت میں شریک رہے۔

مدارج ذاکرین:۔ سیدنا مہدی علیہ السلام نے آٹھ پہر کے ذاکر کو مومن کامل فرمایا ہے اور پانچ پہر کے ذاکر کو مومنِ ناقص اور چار پہر کے ذاکر کو مشرک اور تین پہر کے ذاکر کو منافق فرمایا ہے۔

۱۳۔ طلب دیدارِ خدا

خدائے تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ہ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ہ (سورۂ یونس۔آیت ۷،۸) جو لوگ ہمارے دیدار کی آرزو نہیں کرتے اور دنیا کی زندگی سے خوش ہیں۔ اور اطمینان سے دن گزار رہے ہیں یہی لوگ ہماری آیتوں سے غافل ہیں اور ان کے کرتوت کا بدلہ جہنم ہے۔ نیز فرماتا ہے۔ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا (سورۂ کہف۔آیت ۱۱۰) ترجمہ:۔ جو شخص اپنے پروردگار کے دیدار کا آرزومند ہو اس کو چاہیئے کہ عمل صالح کرے اور خدا کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔ ونیز خدائے تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ہ (سورۂ ذاریات۔آیت ۵۶)

ترجمہ: ہم نے جنوں اور آدمیوں کو اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے۔

حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ایں، **لیعرفون** (یعنی معرفت کیلئے) کیونکہ بغیر معرفت کے عبادت ہو ہی نہیں سکتی اس میں بھی جتنی معرفت زیادہ ہو عبادت الٰہی میں اخلاص بڑھا اور کفر وشرک باطنی سے نکلا ہوا اور جس قدر توحید واخلاص میں قدم بڑھا ہوا ہوگا اتنا ہی تقرب الٰہی فیضان ولایت اور دیدارِ خدا میں کامل ہوگا پس معلوم ہوا کہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، ترک دنیا، ترک علائق، ہجرت وطن، صحبت صادقاں، عزلت خلق، ذکر کثیر، توکل تسلیم ورضا، نوبت سویت اجماع وغیرہ جمیع احکام شریعت اور فرائض ولایت کی علّت غائی اور آفرنیش انسان میں اللہ تعالیٰ کا مقصد اصل یہی ہے کہ دیدارِ خدا سے مشرف ہوں۔ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ (سورۂ بنی اسرائیل۔ آیت ۷۲)

جو شخص اس دنیا میں اندھا ہے دیدارِ خدا سے بے بہرہ ہے وہ آخرت میں اندھا ہے اور راہ رویت سے بہت بھٹکا ہوا ہے۔ اور اہل رویت کے لئے یہ آیت وارد ہے۔

فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ (سورۂ ق۔ آیت ۲۲)

پس کھول دیا ہم نے تجھ سے ترا پردہ اس لئے تیری آنکھ آج کے روز بہت تیز ہے۔

سیدنا مہدی علیہ السلام نے گروہ کی شان میں یہ آیت پڑھی ہے۔ **ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۝** (سورۂ طافر۔ آیت ۳۲)

ترجمہ:۔ ہم نے اپنے بندوں میں سے ان لوگوں کو اس کتاب کا وارث ٹھہرایا جن کو ہم نے اس کی خدمت کے لئے منتخب کیا پھر تو ان میں سے بعض اپنے نف پر سختی کرنے والے ہیں۔

بضحوائے حدیث **موتوا قبل ان تموتوا** کے مدارج میں کوشش کرنے والے اور بعض ان میں سے بیچ کی چال چلنے والے اور بعض ان میں سے ایسے ہیں جو خدا کے حکم سے (نیکیوں میں) اوروں سے آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ یہی تو خدا کا بڑا فضل ہے انصاف نامہ باب دوازدہم میں لکھا ہے کہ سابق بالخیرات مقامِ ذات یعنی لاہوت ہے۔ اور مقتصد مقام جبروت ہے اور ظالم نفس مقام ملکوت ہے۔

طالبِ صادق کی صفات:۔ بندگی میاں سید خوندمیرؓ اپنی تصنیف عقیدہ شریفہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت میراں علیہ السلام نے حکم کیا ہے ''ہر مرد اور عورت پر خدا کے دیدار کی طلب فرض ہے'' جب تک کہ چشم سر سے یا چشم دل سے یا

خواب میں خدا کو نہ دیکھے مومن نہ ہوگا مگر طالبِ صادق جس نے (۱) اپنے دل کی توجہ غیر حق سے ہٹالی ہے اور (۲) اپنے دِل کو خدا کی طرف لالیا ہے اور (۳) ہمیشہ خدا میں مشغول ہے اور (۴) اور دنیا (۵) اور خلق اللہ سے الگ ہوگیا ہے اور (۶) اپنے سے باہر نکل جانے کی ہمت کرتا ہے (انصاف نامہ باب ۱۱)

عشق کسب سے حاصل ہوتا ہے:۔ ایک روز سیدنا مہدی علیہ السلام بیان فرما رہے تھے اس میں عشق کا ذکر آ گیا ملا درویش خراسانی نے نعرہ مارا اور روتے ہوئے اپنا پیرہن پھاڑ ڈالا اور کہنے لگے میراں جی عشق کہاں سے لاؤں، حضرت نے فرمایا بندہ یہی کہتا ہے۔ کچھ بھی کام کرو جس کے واسطے سے تم کو عشق حاصل ہو۔ عشق صرف پیغمبروں کو عطا ہے بغیر کسب کے ان کو حاصل ہے دوسروں کو کسب سے حاصل ہوتا ہے۔

تصدیق مہدیؑ سے کیا تبدیلی ہوتی ہے:۔ سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''بندہ کی تصدیق کی علامت یہ ہے کہ نامرد مرد ہوجائے یعنی دنیا کا طالب ذاتِ خدا کا طالب ہوجائے۔ (۲) بخیل سخی ہوجائے یعنی جو شخص خدا واسطے ایک دینار بھی نہیں دے سکتا تھا راہ خدا میں اپنی جان تسلیم کردے۔ (۳) اُمی عالم ہوجائے یعنی جو شخص ایک حرف بھی نہیں جانتا تھا وہ قرآن کے معنی بیان کرے (حاشیہ)۔

تصدیق حقیقی حاصل کرنے کی اشد تاکید:۔ جب تک کوئی شخص ترک دنیا کرکے دائرہ میں نہ آتا یا مہدی علیہ السلام کے نام پر سر نہ کٹا دیتا بندگی میاں سید خوندمیرؓ اس کو بلکہ اپنے سگے باڑی والوں کو بھی مصدق نہ کہتے۔ آپ فرماتے ہیں (حقیقی) مصدق وہی ہیں جن کا قول و فعل و حال ایک ہو۔ سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں ''تصدیقِ بندہ بینائی خدا'' پس درحقیقت مصدق وہی ہے جو رویتی ہو، اور اہل رویت ہی کا قول و فعل و حال ایک ہوتا ہے، عام لوگ لسانی مہدوی ہیں۔ لسانی مہدویوں کی نسبت حضرت بندگی میاں شاہ قاسم مجتہد گروہؒ نے اپنے رسالہ صحبت صادقاں میں بہت کچھ تحریر فرمایا ہے اور مرنے کے بعد ان کا مقام دوزخ بتلایا ہے۔ **فاعتبروا یا اولوا الابصار** پس رات دن اس امر کی ہدایت ہوتی رہتی تھی کہ دنیائے فانی کی فانی لذتوں کو چھوڑ کر مرشد کامل کی صحبت میں بینائی خدا حاصل کریں تاکہ آیت وَمَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ (سورۂ بنی اسرآئیل۔ آیت ۷۲) ترجمہ:۔ جو شخص اس دنیا میں اندھا ہے (یعنی دیدارِ خدا سے بے بہرہ ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہے) کے زیرِ عتاب نہ آ جائیں۔

۱۴۔ جہاد فی سبیل اللہ

سیدنا مہدی علیہ السلام نے یہ آیت اپنی گروہ کی شان میں پڑھی ہے۔

فَالَّذِيْنَ هَا جَرُوْ اوَ اُخْرِ جُوْ امِنْ دِيَارِ هِمْ وَ اُوْ ذُوْ ا فِیْ سَبِيْلِیْ وَ قٰتَلُوْا وَ قُتِلُوْ ا (سورۂ آل عمران۔آیت ۱۹۵) ترجمہ:۔جن لوگوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور خدا کے راستہ میں ایذائیں سہیں اور مارا اور مارے گئے۔

بندگی میاں شاہ دلاورؓ کیا فرماتے ہیں:۔ بندگی میاں شاہ دلاورؓ فرماتے ہیں آگ تین قسم کی ہے (۱) آتش شمشیرفقر (۲) آتش شمشیر آہین (۳) آتش دوزخ۔پس جوشخص راہ خدامیں دشمنان ظاہری سے یعنی کفار سے آتش شمشیر سے یادشمنان باطنی یعنی نفس وشیطان کے ساتھ شمشیرفقر سے نہیں جلااس کے لئے تیسری آگ یعنی آتش دوزخ تیار ہے۔

خدابندہ کوکب یادکرتاہے:۔ سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں اگرتم کودشمنوں سے ایذاوتکلیف پہونچے توسمجھو کہ خدانےتم کو یادکیاہےاورتم بندہ کے ہو،لیکن جب لوگوں سے بہت سی فتوح آنے لگےتو جانے رہوکہ درگاہ خداوندی سے بھولے بسرے ہوگئےاورتم بندہ کے (میرے بھی) نہیں ہو (حاشیہ)۔پھرفرماتے ہیں مہدیؑ اورمہدیؑ کی قوم کوکوئی جگہ مقام ومسکن نہیں ہے (شواہدالولایت) پھرفرماتے ہیں ہمارے کوئی جالے بہارتے مریں (حاشیہ) ہمارے کوئی (لوگ) اڑدڑتے اڑکھڑتے مریں (انتخاب المواليد) سیدنا مہدی علیہ السلام کے مندرجہ بالافرمانوں نے اصل درویشی واضح طور سے بتادیا۔اب ہم دیکھیں یہ صفتیں ہم میں پائی جاتی ہیں یانہیں اورخودی اپنی ذاتوں پر فیصلہ کریں۔

۱۵۔جہادباطنی

جہادباطنی:۔ حضرت رسولِ خداصلی اللہ علیہ وسلم نےجنگِ تبوک سے واپسی کے وقت فرمایا:

رجعنا من جهاد الاصغر الی الجهاد الاكبر ۔ترجمہ: ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہادکی طرف لوٹ آئے ۔بڑاجہادیہی نفس وشیطان کے ساتھ جھگڑے کا نام ہےاورخداکےراستہ میں ہمیشہ تکلیف وایذا سہنا۔

ہمیشہ کاجہاد:۔ سیدنامہدی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

کھیّو نِتّی پکھال توں کپڑ دھوئی مدھوئی
اُجّل ھووی نچھوٹ سے سُکھ نندرامت سوی

ترجمہ:۔روزاپنے دل کودھویاکرکپڑے دھویامت دھوائے طالب خداجب تک دیدارحاصل نہ ہوآرام کی نیندمت

سو۔پھرفرماتے ہیں۔

تلسی رن میں جھوجھنا ایک گھڑی کا کام نت اُٹھ من سے جھوجھنا بن کانڈھے سنگرام

ترجمہ:۔اے تلسی اس میدانِ جنگ میں لڑنا ایک گھڑی کا کام ہے اور ہمیشہ نفس سے جھگڑتے رہنا بغیر ہتھیار کے جنگ ہے۔سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں''مومن اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرنے والا ہوتا ہے'' نیز آپؑ نے فرمایا کہ مومن وہی ہے جو ہر حالت میں صبح وشام خدا کی طرف متوجہ رہے،اور فرمایا''جب تک تم خدا کی یاد میں رہو گے بندہ تم میں موجود ہے'' بندگی میاں شاہ قاسم مجتہد گروہؓ نے ایک دم کی غفلت کو بھی کفرخفی کہا ہے۔(انوار العیون)اور حضرت بندگی میاں سید خوند میر صدیقِ ولایتؓ فرماتے ہیں جو دم بغیر ذکر اللہ کے نکلتا ہے وہ مردود ہے(المعیار)۔

سترہواں باب
تبلیغ

گروہ مقدسہ میں صحابہؓ کی زبانوں پر بجائے تبلیغ کے بیان اور دعوت یہ دولفظ زیادہ چڑھے ہوئے تھے۔ بیانِ قرآن کو دعوت بھی کہتے تھے جس کا ماخذ آیت قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ (سورۂ یوسف۔ آیت ۱۰۸) ہے۔

آدابِ بیان:۔ صحابہؓ قرآنِ پاک کا بیان کرتے وقت دوزانو بیٹھتے اور ہاتھ کی انگلیوں میں انگلیاں پروکر گود میں رکھ کر بیان کرتے۔ (انصاف نامہ باب ۱۳)

سیدنا مہدی علیہ السلام کے زمانے میں عصر سے مغرب تک بیانِ قرآن ہوتا، آپ کے بعد صحابہؓ کے زمانے میں ظہر کے بعد ایک گھنٹہ ہونے لگا۔ ہر روز علی العموم ایک رکوع کا بیان ہوتا۔ جمعہ کے روز مخصوص بیبیوں میں قرآن کا بیان کیا جاتا۔ (مولود مہدیؑ)

بیانِ قرآن کی معنوی شان:۔ بندگی میاں سید خوندمیرؓ فرماتے ہیں بندہ نے مبینِ قرآن سیدنا مہدی علیہ السلام کا بیان الم سے والناس تک تین مرتبہ سنا ہے اور تینوں مرتبہ آپؑ نے بالکل علٰحدہ معنی بیان کئے بندہ کو تینوں بیان مراداللہ یاد ہے لیکن کہیں کہیں بھولتا ہوں اور جہاں بھی بھولتا ہوں اللہ تعالیٰ سے اس کے معنی معلوم ہوجاتے ہیں۔

سیدنا مہدی علیہ السلام کے بیان کی شان:۔ ثانیِ امیر بندگی میاں سید خوندمیرؓ فرماتے ہیں کہ جو بیان مہدیؑ نے کیا ہے اگر وہ بیان ہم کریں تو جو لوگ مصدق مہدیؑ ہیں ہم کو سنگسار کریں اور ایک شہر میں ایک سال دو سال ٹھہرنے نہ دیں کیونکہ میراں علیہ السلام کو دعوئے مہدیت سے پہلے محض بیانِ حق کرنے پر چند مقامات سے اخراج کروایا (ن ش ب ۷) حضرت صدیقِ ولایتؓ نے یہ بات کئی مرتبہ بیان فرمائی۔ اسی طرح بندگی میاں شاہ دلاورؓ بھی فرمایا کرتے کہ جو باتیں ہم نے میراں علیہ السلام سے سنی ہیں اگر بعض مہاجروں کے سامنے بیان کی جائیں تو وہ ہم کو سنگسار کریں (ن ش ب ۷)

بندگی میاںؓ کے دائرہ کے ایک فقیر نے بندگی میاںؓ سے کہا کہ کیا ہی اچھا ہوتا کہ میں حضرت میراں علیہ السلام کے زمانے میں ہوتا۔ حضرت صدیقِ ولایتؓ نے فرمایا بہت ہی اچھا ہوا کہ تم حضرتؑ کے زمانے میں نہ ہوئے اگر ہوتے ''تو تم مہاجرین کو دیوانہ کہتے اور وہ تم کو کافر کہتے''۔

قطب الدین! بھلا صحابہؓ کے برابر تابعین کیسے ہوسکتے ہیں بندگی میاں شاہ دلاورؓ بندگی میاں شاہ دلاور نے جو بعض

مہاجرین کی نسبت فرمایا کہ وہ ہم کوسنگسار کریں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا شمار عام صحابہؓ میں ہوگا جو ہنوز راز و نیاز اسرار کی باتوں سے پورے طور پر واقف نہیں تھے۔ اور بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے جو مصدقانِ مہدیؑ کی طرف اشارہ کیا ان کی نسبت تو یہی بات ہے کہ وہ راز و نیاز کی باتوں سے کوسوں دور ہوں گے۔

بیانِ قرآن کون کرسکتا ہے:۔ سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ وہ شخص بیانِ قرآن کرسکتا ہے جس میں یہ چھ صفتیں پائی جائیں تین ظاہری اور تین باطنی۔ ظاہری یہ کہ (۱) متوکل ہو (۲) طالبِ دنیا کے گھر نہ جائے (۳) جو خدا دے خدا واسطے خرچ کرے۔ باطنی یہ کہ (۱) چشمِ سر سے خدا کو دیکھتا ہو (۲) کوئی مرجائے تو اس کے حال کی خبر دے (۳) اس کے نزدیک زر و خاک یکساں ہو۔ پس جس میں یہ صفتیں نہ پائی جائیں وہ بیانِ قرآن کا اہل نہیں ہے (حاشیہ) بندگی میاں سید خوندمیرؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص خدا اور رسولؐ و مہدیؑ سے اپنی مشکل حل نہ کرسکے وہ بیانِ قرآن کے لائق نہیں ہے۔ اگر بیان کیا تو اس نے اپنی ذات پر ظلم کیا خدا کے ہاں گرفتار ہوگا۔ بندگی ملک جی صحابی مہدیؑ فرماتے ہیں بیانِ قرآن وہ شخص کرے جس میں یہ چار صفتیں پائی جائیں (۱) آنکھ طمع سے پاک ہو (۲) دل حرص سے پاک ہو (۳) پاؤں لوگوں کے گھر جانے سے توٹے ہوئے ہوں (۴) باتیں بڑھا کر نہ کرے۔ جس میں یہ صفتیں نہ پائی جائیں اور بیانِ قرآن کرے وہ خدا کے نزدیک ماخوذ ہوگا (حاشیہ)

حضرت بندگی میاں شہاب الحقؒ ابن بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے حضور میں ایک شخص تفسیر حسینی لیکر آیا وارعض کرنے لگا کہ آپ اس تفسیر سے بیان کریں۔ حضرتؒ نے فرمایا بھائی میں تفسیر سے بیان کروں یا میرے مرشد (حضرت خلیفہ گروہؓ) سے جو سنا ہے وہ بیان کروں آپؒ نے مرشد کے بیان کو ترجیح دے کر وہی سلسلۂ بیان جاری رکھا لیکن حضرت خاتم المرشدؒ کے زمانے سے تفسیروں سے بیان ہونے لگا تا کہ پسماندوں میں بنظر تبیعت بیان کا سلسلہ جاری رہ سکے۔

بیبیوں میں بیانِ قرآن:۔ ایک روز بندگی میاںؒ بیبیوں میں بیانِ قرآن کررہے تھے۔ بیبیوں نے اپنے مرشد اور ضعیف العمر سمجھ کر پردہ اٹھادیا حضرتؒ نے گردن نیچی کر کے آنکھیں بند کرلیں اور فرمایا جب تک پردہ نہ ڈالوگی بیان نہ کروں گا کیونکہ یہ فعل خلاف شرع ہے جب بیبیوں نے پردہ ڈالا تب آپؒ نے بیان شروع کیا۔ (حاشیہ)

قطب الدین! شریعت کی پابندی کا کس قدر لحاظ رکھا جاتا۔

تبلیغ دین کی تاکید:۔ بندگی میاں سید خوندمیرؓ فرماتے ہیں ہمیں وہی کہنا چاہیئے جو حق ہے اگر عمل نہیں کرسکتے تو یہ ہمارا قصور ہے لیکن دعوت الی اللہ سخت ضروری ہے اگر علمی قابلیت یا قوت بیانیہ اس قدر نہیں ہے کہ عام مجلسوں میں بیان کر سکے تو کم از کم اپنی بی بی اور بچوں کو خدا کے احکام سنائے تا کہ آیت بلغ انزل الیک من رک کے حکم برادری میں

آجائے۔اس عام تاکید کی وجہ مرد تو مرد بیبیاں بھی روزمرہ احکام الٰہی آیات قرآنی سن سن کراس قدر واقف ہوگئی تھیں کہ بندگی میاں شاہ نعمتؓ جیسے جلیل القدر صحابیؓ نے ام المومنین بی بی ملکانؓ سے بعض مسائل دینی کی تحقیق کی۔اور بی بی کا یہ حال تھا کہ ہر امر میں آیت حدیث اور فرمانِ مہدیؑ سے استدلال پیش کرتیں۔ان ہی کمالات کی وجہ سیدنا مہدی علیہ السلام نے آپؓ کو عائشہ ثانی فرمایا۔اسی طرح ام المومنین بی بی بونجی رضی اللہ عنہا کے پاس جو عورتیں آتیں ان کو احکام الٰہی اور فرامین مہدیؑ سنائیں۔بی بی کی زبان میں اللہ تعالیٰ نے وہ تاثیر دی تھی کہ کئی مخالف عورتیں تصدیق سے مشرہوگئیں اور مہدوی کا سب عورتوں کو رک کی توفیق ہوئی۔

بیبیاں تو بیبیاں دائرہ کی باندیاں بھی روزانہ بیانِ قرآن اور ہر وقت مذہبی چرچا سن سن کے ان کی زبان پر بھی کئی آیتیں چڑھ گئی تھی اور اس کے معنی اور مطلب خوب سمجھنے لگ گئی تھیں چنانچہ بندگی میاں سید شہاب الدین شہاب الحقؓ ابن حضرت صدیقِ ولایتؓ کے دائرہ کی باندیوں نے ایک گھوڑے سوار مسافر کے راستہ دریافت کرنے پر کہا کہ ہمارے مرشد نے ہم کو دو ہی راستاے بتائے ہیں۔فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَ فَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ (سورۃ الشوریٰ۔آیت ۷)۔جھاڑ کے نیچے بیٹھی ہوئی ان باندیوں کی باہمی گفتگو کہ فضل خدا سے ایک وقت بھی تہجد کی نماز بندی سے قضا نہیں ہوئی سوار سن کر پہلے ہی متاثر ہو چکا تھا۔اب یہ آیت سن کر اس قدر متاثر ہوا کہ ان لونڈیوں کے ساتھ ساتھ دائرہ میں آکر مصدق اور تارک الدنیا ہوگیا۔صحابہ تابعین تبع تابعین بلکہ نیچے کے طبقوں میں بھی تبلیغ دین میں بیانِ قرآن خاص اہمیت رکھتا تھا۔سفر اور حضر دونوں حالتوں میں بھی بیان کا سلسلہ ٹوٹنے نہ پاتا تھا۔بندگی میاں سید نور محمد خاتم کارؒ نے اپنے بھتیجے بندگی میاں سید اشرف بن بندگی میاں سید میراںؓ ستون دین کو گجرات روانہ ہوتے وقت فرمایا جاتے ہوئے نصرت جی (شاہ نصرتؒ سلطان قبرستان گلسگور) کے دائرہ میں شب باشی کر کے بیان قرآن سن کر جانا۔

حضرت ثانیِ مہدیؓ کے دل میں بیان کی عظمت:۔ بندگی میاں سید محمود ثانیِ مہدیؓ ابن حضرت مہدی علیہ السلام کے دل میں بیانِ قرآن کی اہمیت اور عظمت اس قدر بسی ہوئی تھی کہ باوجود یہ کہ آپؓ کے پاوں میں ناسور پڑ گئے تھے اور تکلیف بے انتہا تھی پھر بھی آپؓ کو ڈولی (ڈھول ری) میں بٹھا کر گھر سے مسجد میں لاتے اور عصر و مغرب کے درمیان دعوت الی اللہ بصیرۃ سے سامعین کو بہرہ یاب فرماتے۔

بندگی میاں شاہ عبدالمجیدؓ کی حالت تبلیغ میں شہادت:۔ تبلیغ دین کے فرض اعلیٰ کو پیش نظر رکھ کر عالم اجل بندگی میاں عبدالمجیدؒ نے جامع مسجد احمد آباد میں مذہب مہدویہ کی اشاعت شروع کی۔لوگوں نے آپؓ کو عین بیانِ قرآن کے وقت اس قدر مارا کہ آپؓ زخموں سے چور ہو کر بیہوش ہوگئے۔آپؓ اسی حالت بیہوشی میں اٹھا کر گھر لائے گئے۔چند مہینوں

تک آپؓ چار پائی میں پڑے رہے زخم اچھے ہوجانے کے بعد پھر تبلیغ دین خدا کی غرض سے آپؓ اسی جامع مسجد میں تشریف لے گئے اور بیانِ قرآن شروع کیا مخالفین نے شوروغوغا مچا کر ایک لفظ سننے نہ دیا اور اسی پر اکتفا نہ کرکے اب تو اس قدر مارا کہ آپؓ اپنے اہم فرض کی ادائی میں وہیں شہید ہوگئے۔

بندگی میاں سید علیؓ ثبوتِ مہدیؑ میں زندہ مدفون:۔ اسی طرح بندگی میاں سید علی ابن سیدنا مہدی علیہ السلام دین حق کے جرم میں خاردار پنجرہ میں کھڑا کر کے اسقدر زور سے بلائے گئے کہ آپ کے جسم کے بال بال سے خون جاری ہوگیا جس سے آپؓ بے ہوش ہوگئے اور اسی عالم بے ہوشی میں احمد آباد کے بھدر کی دیوار میں زندہ چن دیئے گئے۔(تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو ضمیمہ عرس نامہ مولف اوراق ہذا) مذہب مہدویہ کی تاریخ کے صفحے اس قسم کے صدہا شہکاروں سے درخشاں ہیں۔خوف وطوالت سے اسی پر اکتفا کیا گیا۔

اٹھارہواں باب

تحصیل علم

اللہ تعالیٰ نے ہم کو محض اپنے دیدار سے مشرف کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِ نْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ہ (سورۂ ذاریات۔آیت ۵۶)ترجمہ: ہم نے جنوں اورانسانوں کو محض اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔عبادت کے بغر معرفت معبود کے نہیں ہوسکتی ادھر اللہ تعالیٰ ہم کو محض حصول دیدار کے لئے پیدا کیا۔اُدھر سیدنا مہدی علیہ السلام کا آنا محض خدائے تعالیٰ کے لئے دکھانے کیلئے ہوا۔اس لئے جو جو باتیں مانع رویت اللہ تھیں ان کی تعمیل کو آپؑ نے منع فرمایا اس لئے علم رسمی کی نسبت آپ فرماتے ہیں۔

کسے کہ بسیار می خواند بسیار خوارمی شود و طالب دنیا می کند او را عجب بسیار می شود

(لہذا) انچہ بندہ می گوید ہم چنان می کنید یعنی ذکر خدائے تعالیٰ کنید تا بینائی خدائے تعالیٰ حاصل شود (انصاف نامہ باب۱۰)

ایک روز قاضی قادن تفسیر پڑھ رہے تھے آپ نے پوچھا کیا پڑھتے ہو عرض کیا تفسیر فرمایا

کسے کو تفسیر خواند خدائے را نہ بیند (انصافنامہ باب ۱۰) پھر فرماتے ہیں کسے کو سیاہی بسیاری منبد دل او سیاہ می شود (انصاف نامہ باب ۱۰) پھر فرماتے ہیں برائے فہم کردن معانی قرآن نور ایمان بس است (انصاف نامہ باب ۱۰) فرہ مبارک میں بندگی میاں سید محمود ثانیِ مہدیؓ تمہید پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا بگذارید وکوشش ذکر کنید تا حالتے پدید آید (انصاف نامہ باب۱۰) آپ کے ایک صاحبی اسرار الٰہی کی باتیں کررہے تھے۔آپ نے فرمایا دیکھ کر بولتے ہو یا سونی سنائی پھر فرمایا قال بے حال وبال وقایل گردر پائمال (انصاف نامہ باب۱۰) جن دنوں سیدنا مہدی علیہ السلام کا دائرہ پٹن شریف میں تھا بندگی میاں شاہ نظامؓ خداوند کے ہاتھ میں کتاب دیکھ کر فرمایا میاں نظام کیا پڑھتے ہو عرض کیا میراں جی میزان پڑھ رہا ہوں حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا مت پڑھو اسی طرح مقام ناگور میں آپ کو کتاب پڑھتے ہوئے دیکھ کر منع فرمایا پھر جب خراسان تشریف لے گئے اس وقت بندگی میاں شاہ نظامؓ نے پڑھنے کا ارادہ دل سے بالکل نکال دیا چند روز کے بعد سیدنا مہدی علیہ السلام نے فرمایا میاں نظام کچھ علم حدیث پڑھو کیونکہ کامل ہونے کے بعد کچھ نقصان نہیں ہوتا۔(انصاف نامہ باب۱۰)۔

فرہ مبارک میں بندگی میاں شاہ نظام غالبؓ اور بندگی ملک معروفؓ کے حجرے ملے ہوئے تھے ایک روز بندگی میاں شاہ نظام غالبؓ نے بندگی ملک معروفؓ سے پوچھا بھائی معروف آپ کچھ علم جانتے ہو فرمایا ہاں کچھ جانتا ہوں بندگی میاں شاہ نظام غالبؓ نے فرمایا ذکر اللہ سے فارغ ہونے کے بعد کبھی کبھی پڑھلیا کرو۔ بندگی میاں ملک معروفؓ نے فرمایا کہ حضرت میراںؑ فرماتے ہیں کہ جو کچھ کرو بندہ سے پوچھ کر کرو۔ اس لئے بہتر ہے کہ حضرت میراں علیہ السلام سے پوچھ لیں بندگی میاں شاہ نظام غالبؓ اور بندگی ملک معروفؓ دونوں حضور مہدیؑ میں جانے لگے اس وقت سیدنا مہدی علیہ السلام خلوت میں تشریف فرما تھے۔ ابھی ان دونوں حضرات نے کچھ بھی نہیں کہا تھا کہ سیدنا مہدی علیہ السلام نے یہ اشعار پڑھے۔

عملے بطلب کہ باثو ماند عملے کہ تراز تو رند
گر علم فریضہ رانجوانی تحقیق صفات حق ندانی

بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام سے عرض کیا اگر اجازت ہو تو علم پڑھوں آپؑ نے منع کیا اور فرمایا اگر تم نے کچھ علم حاصل کیا ہوتا تو اس بندہ کو مہدیؑ سمجھ کر نہ مانتے پھر فرماتے ہیں کہ علم لابدی باید تا نماز روزہ وغیرہ۔ مانند ایں افعال کہ در دین رسول علیہ السلام اند درست شوند (انصاف نامہ باب ۱۰)۔

فرہ مبارک میں ایک خراسانی حضور مہدی علیہ السلام میں آیا اور کہنے لگا آپؑ کے صحابہ نماز کے احکام نہیں جانتے حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا تم نے اتنی لمبی داڑھیاں بڑھائی ہیں اتنا بھی نہیں جانتے آپس میں ایک دوسرے کو پوچھ کر واقف ہو جاؤ۔ چند روز کے بعد پھر اسی ملا نے کہا آپ کے یار نماز پڑھنا نہیں جانتے فرمایا ان کے جیسی نماز تم پڑھو تو سہی (ن ش ب ۸)

چار کتابیں پڑھنے کی اجازت:۔ سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں اگر ہمارے لوگ کچھ پڑھنا چاہیں تو مبتدی انیس الغربا (مصنفہ شیخ نور) اور مرغوب القلوب (مصنفہ خواجہ شمس الدین تبریزی) پڑھیں اور منتہی زاد المسافرین اور نزہت الارواح پڑھیں۔ (یہ دونوں کتابیں سادات حسینی کی تصنیف ہیں)۔ (شواہد الولایت)

تلاوت قرآن مجید کی نسبت فرماتے ہیں اوقات ذکر اللہ (یعنی پانچ پہر کے) سوا کسی بھی وقت کلام اللہ پڑھو (انصاف نامہ باب ۱۰) بندگی میاں سید خوندمیرؓ فرماتے ہیں کہ اگر قرآن یتلونہ حق تلاوتہ (یعنی حسن ترتیل کے ساتھ قرآنِ مجید پڑھنے کا حق ہے اگر ایسا پڑھے تو بھی خدا اور بندہ کے بیچ میں جو نور کے پردے ہیں باقی رہتے ہیں وہ تو ذکر اللہ ہی سے ہٹتے ہیں۔ (انصاف نامہ باب ۱۰)

سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں امی کا تختہ صاف ہوتا ہے اس کے لوح دل پر کچھ بھی لکھا ہوا نہیں ہوتا اس لئے جو سنتا ہے اس کے دل پر نقش ہو جاتا ہے پھر فرماتے ہیں جو شخص امی ہوتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ سے علم لدنی عطا ہوتا ہے (انصاف نامہ باب ۱۰) پھر فرماتے ہیں امی جبلی ہو یا امی اصلی ہو۔ اس فرمان میں مخصوص تعلیم اور طرز روش کی طرف اشارہ ہے۔

باز یابد فہم و عقل بیب قیاس   تا شود خاموش یک روشناس (عطّار)

حضرت علی کرم اللہ وجہ فرماتے ہیں **جھل العلم علمٌ**۔ علم سے بے خبر ہونا ہی علم ہے۔ لاعلمی ہی علم حقیقی ہے جو تمام علوم کا سرچشمہ ہے، امام جعفر صادقؓ فرماتے ہیں علم در عالم غیب بصورت غیب بود۔ جب تک طالب حق علم متحرک سے نہیں گزرا علم لدّنی اس کے نصیب میں نہیں ہوتا۔ حضرت خاتمین علیہما السلام کو علم سکوتی حاصل تھا چونکہ علم سکوتی تمام علوم کی جان ہے اس لئے صحابہؓ علم سکوتی حاصل کرنے میں رات دن لگے کے لگے رہتے اسی وجہ سے کوئی صحابیؓ مخالفین کے گھر یا مخالفین کے مدرسہ کو تحصیل علوم متداولہ کیلئے نہیں گیا اور سیدنا مہدی علیہ السلام کی بھی خوشی نہیں تھی کہ کوئی مخالفین سے علم حاصل کرے یا ان کے مجلس میں جا کر وعظ سنے (انصاف نامہ باب ۴)

جب تک طالب خدا پر راز خدا منکشف نہ ہو دل میں بستگی رہتی ہے اور صرف اس کے کان ہی عرفان سے آشنا رہتے ہیں لیکن جب فضل خدا سے اسرار باطن اس پر کھل جاتے ہیں تو دل میں شگفتگی پیدا ہوتی ہے اور قال حال ہو جاتا ہے اس وقت جو کہتا ہے دیکھ کر کہتا ہے اور تعلیم و تفہیم کے وقت محض سنے سنائے الفاظ یا لپیٹیوں میں پڑھے ہوئے نکات نہیں سناتا بلکہ حالی بیان سے طالب حق کی تفہیم کرتا ہے اس مرتبہ میں آ کر نبوت عقیدہ اور ولایت مقیدہ کی حقیقت سے آگاہ ہوتا اور نبیؐ مہدیؑ کی حقیقی شان سمجھتا ہے۔ جس کی نسبت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ **طوبیٰ لمن رانی و آمن بِی** ۔ ترجمہ: جس نے مجھے دیکھا اس نے خدا کو دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا پھر فرماتے ہیں۔ **من رأنی فقد رائی الحق** ۔ ترجمہ: جس نے مجھے دیکھا اس نے خدا کو دیکھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسی مرتبہ کی نسبت فرمایا اگر میں محمد کو دیکھتا تو خدا کو دیکھنے کی آرزو نہ کرتا۔ سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''تصدیق بندہ دیدارِ خدا'' کمال تصدیق اسی مرتبے میں حاصل ہوتی ہے اور اس مرتبے میں مرد خدا مرتبہ فنافی اللہ سے گزر کر بقا باللہ کو پہونچ جاتا ہے اور دیدار ورائے چشم سر اور مو بمو اور ورائے مو بہ مو حاصل کرتا ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنے عزیمت شعار صحابہؓ کو اسی تصدیق سے مشرف کیا۔

حضرت مہدی علیہ السلام نے علم ضروری یعنی نماز، روزہ سے واقفیت جتنا علم حاصل کرنے کے بعد دوسرے دوسرے علوم پڑھنے سے جو کہ مستحب ہے اسی واسطے منع فرمایا کہ وہ مانع ذکر اللہ ہیں۔ لیکن جب کہ ذکر اللہ سے حال و انکشاف پیدا

ہوکر دیدارِ خدا نصیب ہوتا ہے تو پھر اہل رویت کے لئے علم کا پڑھنا جائز ہوجاتا ہے۔ بالخصوص علمِ حدیث پڑھنے کے لئے تو آپؑ نے بندگی میاں شاہ نظامؓ کو اجازت دی ہے۔ زندگی کا مقصود اصلی دیدارِ خدا ہر وقت پیش نظر تھا اس لئے آپ نے نہ دائرہ میں کوئی مدرسہ قائم کیا نہ علوم رسمی کی تعلیم دی چونکہ یہ خاصانِ خدا حضرت خاتم ولایتؑ کی نظر مبارک سے پرورش پا رہے تھے اس لئے ان کو علوم متداور (جسکی نسبت آپ فرماتے ہیں ''بندہ کی ایک نظر ہزار سال کی مقبول عبادت سے بہتر ہے'') لیکن سیدنا مہدی علیہ السلام کے وصال کے بعد یہ بات نہ رہی حضرت صدیقِ ولایتؓ کے حضور بیانِ قرآن کے وقت تفسیریں رکھی جاتیں (انصاف نامہ باب ۱۳)۔

آپ فرماتے دیکھو تفسیروں میں کیا لکھا ہے سن کر فرماتے خوب زگفتند اور بعض کی نسبت فرماتے کہ بارے چیزے گفتند۔ پھر آپ آنکھیں بند کر لیتے اور پھر کچھ دیر کے بعد کھول کر مشکل مشکل مسائل اس عمدگی سے بیان فرماتے کہ تمام برادران مجلس کی مشکلیں حل ہوجاتیں اور بول اٹھتے کہ ''معنی قرآن ایں است چنانکہ بندگی میاں می فرمایند'' میاں ملک سلیمان عرف چھجی میاں صاحب اپنی تصنیف خاتم سلیمانی میں حضرت خاتم المرشدؓ کے تذکرے میں لکھتے ہیں کہ حضرت خاتم المرشد پانچ چیزیں خاص وعام کے لئے جاری رکھیں۔(۱) آپ نے تفسیر لباب سے قرآن مجید کا بیان شروع سے آخر تک کیا اور فرمایا بیانِ قرآن تفسیر سے کیا کرو۔(۲) قرآن کی معنی سمجھنے کے لئے کچھ علم حاصل کرو (۳) الہ کے نام پر آیا ہوا ایک وقت کا دو وقت کر کے کھاؤ (۴) حجرے توڑ کر لوگوں میں صف پر بیٹھ کر یاد خدا میں مشغول رہو (۵) جہاں امن دیکھو وہاں دائرہ باندھ کر رہو۔ حضرت خاتم المرشدؓ کے ارشاد سے قبل حضرت بندگی میاں شاہ عبدالرحمٰن بن بندگی میاں شاہ نظامؓ نے دائرہ ہی میں علم حاصل کیا۔ اور مولود مہدیؑ تصنیف فرمائی جو موالید مہدیؑ میں سب سے پہلی تصنیف ہے۔ اسی طرح میاں سید عالم فانی فی اللہ باقی باللہؒ مولف نقلیات، بندگی میراں سید یوسفؓ مصنف مطلع الولایت، بندگی میاں شاہ قاسم مجتہد گروہؒ بندگی میاں سید برہان الدینؒ مصنف دفتر اوّل و دوم، بندگی میاں سید فضل اللہ مصنف انتخاب المموالید وغیرہ کئی بزرگوں نے دائرہ ہی میں علم حاصل کیا۔

اب زمانہ کا رنگ بدل گیا ہے علوم متداولہ پڑھ کر بی۔اے، ایم۔اے، بیرسٹر، ڈاکٹر یا کسی اور فن میں ڈگری حاصل کرنا نہایت ضروری سمجھا گیا ہے آج کل کا مذاق عاقبت کی فلاح کے بجائے دنیوی بہبودی علوم رسمی حاصل کرنے اور دولت بڑھانے میں دیکھتا ہے۔ معیشت میں بھی بڑا انقلاب ہوگیا ہے بجائے سادہ زندگی بسر کرنے کے مصنوعی آرام کی طرف میلان بڑھ جانے سے ہر شخص کے لئے علوم فنون یا صنعت وحرفت یا کسی بھی قسم کی کسب تجارت سے وافر روپیہ کمانا لازم ہوگیا ہے ایسی صورت میں بجز تحصیل علم ظاہری کے کیا کر سکتے ہیں پھر بھی اگر علوم ظاہری کا حصول ایک پہلو پر تبلیغ دین

اورنفع رسانی خلق ہےتو اس حدتک یہ علوم بھی اچھے ہیں لیکن مشکل یہ ہے کہ حسب فرمان حضرت مہدی علیہ السلام ان علوم کے حاصل کرنے سے دنیا کی طلب پیدا ہوتی ہےاور یہی طلب بالآخر عجب میں لاکراس کوللّٰہیت سے دور ڈال دیتی ہے۔

رَبَّنَا اِهْدِنَاالصِّرٰطَ الْمُستَقِيمَ ہ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَ نعَمْتَ عَلَيْهِم۔

انیسواں باب

نمازِ جنازہ اور مشت خاک

گروہ مقدسہ میں جس طرح نمازِ جنازہ اہمیت رکھتی ہے ایسے ہی مشتِ خاک بھی اہمیت رکھتی ہے اور جس طرح کسی بزرگ کا میت پر نماز پڑھنا اس کی نجات کا موجب سمجھا جاتا ہے اسی طرح کسی کامل کی مشتِ خاک بھی بخشش کا باعث بن جاتی ہے۔ حضرت شہاب الحقؒ فرماتے ہیں کہ ''ہماری مشتِ خاک سے بخشے جاتے ہیں'' پس میت پر جو ایک فعل دو فعل کا حکم آیا ہے وہ اسی اہمیت کی وجہ سے ہے۔ ذیل میں نمازِ جنازہ اور مشتِ خاک کی نسبت مختلف صورتیں بیان کی جاتی ہے۔

دائرہ میں آنے کے تین دن کے بعد موت:۔ اگر مریض یعنی طالبِ دیدارِ خدا کو اس کے متعلقین چار پائی میں لٹا کر دائرہ میں لائیں اور اس نے تین روز زندہ رہ کر انتقال کیا تو حسب ضابطہ حدودِ دائرہ مرشد اور کل فقراء اس کی میت پر نماز پڑھتے اور سب کے سب مشتِ خاک دیتے بلکہ سیدنا مہدی علیہ السلام مشتِ خاک اور فاتحہ خوانی کے بعد اس کو کسی ایک مقام کی بشارت دیتے۔

ترک دنیا کر کے گھر میں مرگیا:۔ اگر مریض نے انتقال کے وقت ترکِ دنیا کی لیکن ہجرت وطن اور صحبت مرشد سے بے بہرہ رہا تو دائرہ کی پھاٹک کے باہر باڑ سے متصلہ مسجد میں اس کی میت رکھی جاتی۔ جو دائرہ باندھتے وقت محض ایسے ہی میتوں کے لئے بنائی جاتی تھی۔ کیونکہ جو شخص اپنی حیات میں دائرہ میں آکر نہ مرتا اس کی میت بھی دائرہ میں نہ لائی جاتی کیونکہ اس نے فرائض ولایت میں سے ایک فرض یعنی ترکِ دنیا ادا کیا تھا اس لئے دائرہ کی باڑ سے متصل میت رکھی جاتی اور مرشد کو اطلاع دینے پر بعض فرزندانِ بندگی میاںؒ اور بعض پسران حضرت خلیفہ گروہؓ کو نماز جنازہ پڑھنے کیلئے ارشاد ہوتا۔ فقیران دائرہ نماز سے فارغ ہو کر دائرہ میں آجاتے ترک علائق ہجرت وطن صحبت صادقاں عزلت خلق ذکر کثیر وغیرہ فرائض جکی تعمیل سے بے بہرہ رہنے کے باعث صرف ایک فعل کیا جاتا۔

ترکِ دنیا و ہجرت وطن کے بعد انتقال:۔ اگر کوئی مریض ترکِ دنیا و ہجرت وطن کرنے کے بعد دائرہ میں آکر ایک روز زندہ رہ کر انتقال کر جاتا یا ہجرت کا لفظ زبان سے یا اشارہ سے ادا کر کے راستہ میں پلنگ اٹھنے کے بعد مر جاتا تو بلحاظ جنسیت اس کی میت دائرہ میں لائی جاتی اور نماز و مشتِ خاک دونوں فعل کئے جاتے۔

بغیر ترک کے انتقال:۔ اگر کوئی شخص بلا ترک دنیا مر جاتا تو شہر یا قریہ اور دائرہ کے وسط میں ایک مسجد میں جو دائرہ باندھتے وقت بنائی جاتی تھی جس کو گجرات کی زبان میں دچلاوا سا یعنی بیچ کا مقام (منزل نیم راہ) کہتے ہیں میت رکھ کر دائرہ

میں خبر کی جاتی مرشد دائرہ بعض فقیروں کو نماز جنازہ کے لئے اس ہدایت کے ساتھ بھیجا کہ نماز پڑھ کر واپس آجائیں مشتِ خاک کو نہ جائیں تاکہ دنیا کی گندگی میں مرے دم تک پڑے رہنے اور حقیقی توبہ (بازگشت بحالت اصلی بہ طرف وطن اصلی) سے جو کہ ترک دنیا اور ہجرت وطن سے حاصل ہوتی ہے بے نصیب رہنے پر موجودہ وآئیندہ نسلیں حضرت مہدی علیہ السلام کے فرمان ورائے ترک دنیا ایمان نیست کو پیش نظر رکھ کر عبرت حاصل کریں۔

زبدۃ الملک ملک خاں حاکم جالور کا جنازہ:۔ زبدۃ الملک ملک خاں برادر خورد زبدۃ الملک عزنی خاں اوّل کا انتقال ہوگیا اگر عالم جوانی اور حالت صحت میں ترک دنیا کی توفیق نہیں ہوئی تو دیراز دیر انتقال کے وقت بھی ترک دنیا کی توفیق نہیں ہوئی جس کی ادائی بنظر فرض ولایت ہر مصدق مہدیؑ کے لئے لازم ہے لیکن افسوس ملک خاں کی زباں سے دیراز دیر سکرات موت کے قبل بھی ترک دنیا کا لفظ منہ سے نہ نکلا اس لئے حسب ضوابط دائرہ ان کی میت دائرہ اور شہر جالور کے بیچ میں اس مسجد کے صحن میں رکھی گئی جس کو وچلاواسا کہتے ہیں (یعنی منزل وسطی) جہاں نمازِ جنازہ کے لئے صرف غیر تارکین کی میتیں رکھی جاتی تھیں باوجودے کہ ملک خاں مرشدین کاملین حضرت شہاب الحق ؓ اور حضرت خاتم المرشدؓ کے ساتھ حسن عقیدت رکھتے تھے لیکن حضرت خاتم المرشدؓ نے حدود دائرہ کو ملحوظ رکھ کر نماز جنازہ کو خود تشریف نہ لے گئے اپنے فرزندوں اور حضرت خلیفہ گروہؓ کے فرزندوں اور دائرہ کے چند فقرا کو نماز جنازہ پڑھنے کے لئے بھیج دیا۔ فقیرانِ دائرہ نماز جنازہ کے بعد واپس دائرہ میں آگئے ایک فقیر بھی مشتِ خاک کیلئے نہ گیا کیونکہ بلاترک دنیا مرنے پر خواہ وہ حاکم جالور ہی کیوں نہ ہو موجودہ نفوس اور اولادِ پسین کی تنبیہہ اور عبرت کیلئے ایک ہی فعل (خواہ نماز ہو یا مشتِ خاک) کا حکم ہے۔

ملک خاں کے جانشین پہاڑ خاں کے جنازہ پر کوئی فقیر نہ گیا:۔ زبدۃ الملک ملک خاں نے اپنے فرزند پہاڑ خاں کی تعلیم کے لئے ایک مخالف مولوی کو رکھا تھا اس نے اثنائے تعلیم میں پہاڑ خاں کے کان مذہب مہدویہ کے خلاف بھرنے شروع کئے اور حکمت عملی سے مہدویوں کا خطبہ جمعہ وعیدین اپنے گھر لا کر اس میں بھی بے جا تصرف کرنے لگا۔ بندگی میاں سید میراں ستونِ دین بن حضرت خاتم المرشدؓ کو معلوم ہونے پر آپ نے ایک خط زبدۃ الملک غزنی خاں کو دہلی لکھا غزنی خاں نے حضرت کا فرمان نامہ پڑھ کر ملک خانجی کو لکھا کہ مولوی کو فوراً نکال دو۔ اور ہمارے مذہب کے خطبے اس سے لے لو ملک خاں نے مولوی کو نکال دیا مگر جو تعلیم پہاڑ خان کو دی گئی تھی اس کا اثر کیسے مٹ سکتا تھا۔ پہاڑ خاں جوان ہو کر بری صحبتوں میں لگ گیا اور شراب خواری نے اُسے تباہ کیا اور اس سے بھی زیادہ خرابی یہ واقع ہوئی کہ حالت نشہ میں اس نے اپنی ماں کو مار ڈالا جب اس کا انتقال ہوا اس وقت بندگی میاں سید میراں ستونِ دینؓ کا دائرہ جالور میں تھا آپ نے دائرہ کے پھاٹک کو قفل لگوایا اور اعلان کر دیا کہ کوئی شخص جالور سے دائرہ میں نہ آئے پہاڑ خاں کی میت پر صرف کا سبوں نے نماز پڑھی

اورمشت خاک بھی ان ہی لوگوں نے دی کوئی فقیر نماز کو نہ گیا۔

ہڈ واڑ:۔ طرز معیشت میں بین فرق ہونے کے باعث فقیروں کا مقام سکونت دائرہ اور کاسبوں کا مسکن شہر یا موضع ہوتا اسی طرح مرنے کے بعد بھی اسی طریق زندگی وہم خیالی وجنسیت کوملحوظ رکھ کرفقیر فقیروں کے ہڈ واڑ یعنی احاطے میں دفن کئے جاتے اور کاسب کاسبوں کے ہڈ واڑ میں۔مثلاً اگر بیٹا فقیر اور باپ کاسب ہے تو دونوں کے ہڈ واڑ الگ ہوتے کیونکہ ہڈ واڑ کی بنا جنسیت ہم خیالی ہم روش زندگی اور ہم محبتی ہے اس کو ہڈیوں کے رشتے ناطے سے کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے بزرگانِ دین کے قدیم قبرستانوں میں چار دیواری یا چبوترہ یا چوطرف خندق کھود کر پہلے ہی سے فقیروں اور کاسبوں کے ہڈ واڑ میں حد فاصل کردی جاتی بلکہ فقیروں میں بھی مرشد کے خلیفہ اور خاص خاص متعلقین مرشد کے مزار کے قریب دفن کئے جاتے اور عام فقیر مرشد کے مزار سے ذرا فاصلے پر کیونکہ اس عالم اجسام کا شاہی دربار اس عالم مثالی کے روحانی دربار کا پورا نمونہ ہے جہاں ہر شخص کو اپنے اپنے اعمال حسنہ اور قوت ایمان کے موافق مقام سکونت عطا ہوتا ہے۔چنانچہ جالور شریف میں حضرت خاتم المرشدؓ کے روضہ معلّٰی سے دولت آباد شریف میں بندگی میاں شاہ یعقوب حسنِ ولایتؓ کے حظیرہ سے مشیر آباد میں بندگی میاں شاہ قاسمؒ اور گلسگور میں بندگی میاں شاہ نصرتؒ کے قبرستانوں سے اسی طرح پالن پور میں بندگی میاں سید اشرفؒ کے حظیرہ سے اس امر کی تصدیق واضح طور پر ہو جاتی ہے۔

قطب الدین! جب سے ترک علائق ہجرت وطن اور عزلت خلق جیسے اہم فرائض سے روگردانی کرلی گئی اور کاسبوں کے ساتھ رہنا سہنا اور ہر طرح کا میل جول بڑھ گیا اس وقت سے ہڈ واڑ اپنی اصلی صورت سے ہٹتے ہٹتے موجودہ شکل پر آ گئے جہاں کاسب اور فقیر کی مطلق تمیز نہیں ہوسکتی۔

بیسواں باب

متفرقات

اس باب میں بعض وہ باتیں بیان کی گئی ہیں جو گذشتہ اوراق میں مذکور نہیں ہوئی لیکن ان کا جاننا ضروریات دین کے لحاظ سے ضروری سمجھ کر درج کی گئی ہیں۔

پہلی تمثیل سیدنا مہدی علیہ السلام کی زبانِ مبارک سے:۔سیدنا مہدی علیہ السلام کی فرمائی ہوئی یہہ تمثیل ہر وقت صحابہؓ کے پیش نظر رہا کرتی اور اس بہترین تمثیل سے بہترین سبق حاصل کرنے میں ساعی وسرگرم رہا کرتے تھے حضرت صدیقِ ولایتؓ یہ تمثیل اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ خلق ایسی ہے آسمان پر سے زمین پر لاتی ہے جب دیکھتا ہے کہ فلاں بندہ خدا میری طرف التفات نہیں کرتا تو اس سے ملنا شروع کرتا ہے پھر اس کو کھانے کی دعوت دیتا ہے اور نہایت عاجزی سے عرض کرتا ہے کہ خوندکار غریب خانہ پر تشریف لاکر اپنے قدموں کی برکت سے نیاز مند کا گھر پاک کریں خوندکار انکار کرتے رہتے ہیں آخر اس کے بے حد اصرار پر حضرت تشریف لے گئے چند روز کے بعد دوسرا شخص آیا اور اس نے بھی عرض کی حضرت غلام کے مکان پر تشریف لاکر میرے گھر کو عزت بخشیں حضرت کے انکار کرنے پر عرض کرتا ہے کہ آپ نے فلاں روز فلاں شخص کے گھر قدم رنجہ فرمایا تھا تو کیا غلام اس سے بھی گیا، آخر حضرت اس کی مروت میں آکر اس کے بھی مکان پر تشریف لے گئے پھر تو کیا تھا (جب قید قدم توٹا) تو ہر شخص حضرت کو اپنے گھر بلانے لگا اب خوندکار کے دل میں یہ زعم پیدا ہوا کہ یہ لوگ میرے ایسے مطیع ہوگئے ہیں کہ میرے سوا کچھ کام ہی نہیں کرتے (حضرت میراںؑ) فرماتے ہیں کہ وہ مطیع نہیں ہوئے بلکہ تو ان کا مطیع ہوگیا ہے کہ خلوت چھوڑ کر گھر گھر بھٹکتا پھرتا ہے اور دل میں یہ ڈر ہے کہ میرے نہ جانے سے کہیں ان کو رنج نہ ہو اور مجھ سے ملنا چھوڑ دیں۔(انصاف نامہ باب ۲)

دوسری تمثیل ہزار میں ایک خدا کو پہونچا ہے:۔سیدنا مہدی علیہ السلام کی زبانِ مبارک سے فرمائی ہوئی اس تمثیل سے عبرت حاصل کر کے صحابہ تابعین اور تبع تابعین وغیرہ دنیا کی زینتوں اور بہشت کی نعمتوں سے روگردانی کرنے اور آسمانی سلطانی رنج ومصیبتوں کی آزمائشوں میں ثابت قدم رہنے کے لئے ہر وقت حضورالٰہی میں دعا مانگتے رہتے آپ فرماتے ہیں ہزار طالبوں میں ایک خدا کو پہونچتا ہے یہ تمثیل آپؑ نے اپنی زبانِ مبارک سے اس طرح بیان فرمائی کہ ہزار طالبانِ خدا نے دنیا اور گھر چھوڑ کر خدا کا راستہ اختیار کیا فرشتوں کو حکم ہوا کہ دنیا کی زیب وزینت جیسی ہے ویسی ہی آراستہ پیراستہ کر کے ان کو بتاؤ جب کہ دنیا اپنے تمام سنگھار کے ساتھ بتائی گئی یعنی لوگ ان کی طرف رجوع ہوئے اور فتوح بھی بہت سی آنے لگی تو نوسو

(۹۰۰) طالبانِ خدا دنیا کی طرف جھک پڑے اوراس میں لگ گئے۔اب رہے نوسو طالب حکم ہوا کہ آخرت جس شان میں ہے ویسی ہی شان ان کو بتلاؤ نوے (۹۰) آخرت کا عیش وآرام دیکھ کراسی کواختیار کرلیا۔اب رہے دس (۱۰) وہ لگے کہنے کہ ہم کو نہ دنیا سے غرض نہ آخرت سے کام ہم تو طالبِ خدا ہیں حکم ہوا ان پر تکلیفیں اور مصیبتیں ڈالو جیسا کہ حضرت رسولِ خداؐ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تم کو مال ودولت سے آزماتا ہے اسی طرح مومنوں کو ایذا اور تکلیفوں سے آزماتا ہے۔

بلائے ہر دو عالم جمع کردند پس آں را عشق بازی نام کردند

یعنی فقر وفاقہ خلق اللہ کے ہاتھ سے تکلیفیں اٹھانا مثلاً اخراج اور قتل وغیرہ۔نو(۹) طالب ان بلاؤ کے متحمل نہ ہوکر بھاگ گئے ایک جگہ لکھا ہے آٹھ طالب خدا سے منہ موڑ کر الٹے پاؤں پھر آئے اب رہے دو فرمانِ خدا ہوا تم کس طرح یہاں تک پہونچے ایک نے جواب دیا کسی کے واسطے وسیلہ سے نہیں خود محنت کر کے اپنی قوت بازو سے آ گیا دوسرے نے جواب دیا اس بندۂ حقیر کی حیثیت کیا تھی جو ایسے مقدس مقام تک پہونچ سکتا تیرے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ کا واسطہ اور وسیلہ اس ناچیز کو یہاں لایا ایک کی نسبت حکم ہوا اس کو دوزخ میں ڈال دو اور ایک کو قرب خدا نصیب ہوا۔

تمثیل دھیڑ مسلمان ہوکر پھر دھیڑ ہوگیا:۔ بندگی میاں شاہ نعمت مقراض بدعت شہید فی سبیل اللہؓ اکثر اوقات یہ تمثیل بیان فرماتے ایک دھیڑ مسلمان ہوا ایک روز اس کو اپنے سگوں میں جانے کا اتفاق ہوا تھوڑی دیر ان کے ساتھ بیٹھ کر چلنے لگا برادری کے لوگوں نے کہا بھائی کھانا کھا کر جائیں نومسلم نے کہا تم جانتے ہو میں مسلمان ہوگیا ہوں تمہارے گھر کا کھانا کیسے کھا سکتا ہوں۔ بھائیوں نے کہا ہم آٹا دیتے ہیں کمہار کے گھر سے نیا توّا لائیں اور اپنے ہاتھ سے روٹی پکائیں۔نومسلم نے ویسا ہی کیا۔جب کھانے بیٹھا تو کہنے لگا کچھ سالن والن ہے بھائیوں نے کہا آپ کو تو معلوم ہے ہنڈی میں کیا پکا ہے (یعنی مردار جانور کا گوشت) اس نے کہا صرف شوربا دو۔ وہ لوگ اس کے سامنے ہنڈی اٹھالائے اور ڈھکن ڈھکے ہوئے صرف شوربا دینے لگے نومسلم نے کہا ہنڈی پر سے سرپوش اٹھالو اور شوربا انڈیلتے وقت جو بوڑیا صحنک میں از خود گریں گرنے دو۔ یوں خواہش نفس کا مارا ہوا مسلمان دھیڑوں میں جا کر پھر دھیڑ ہوگیا (ن ش ب ۶) یہی حال ہے ہماری فقیری اور ہمارے توکل کا، آئے دن اہل دنیا کے گھر جانے اوران سے میل جول رکھنے کے باعث اصل فقیری اور توکل سے کس قدر دور پڑ گئے ہیں اور پڑ رہے ہیں (انصاف نامہ باب ۶)

کیا ہی اچھا کہا ہے ذوق نے

گر بعد فقر پھر سگ دنیا ہوا فقیر کم بخت پاک ہو کے پلیدوں میں مل گیا

ہندی مثل مشہور ہے لینے گئی پوت اور کھوآئی خصم (یعنی بڑے میاں ترک دنیا کر کے حاصل کرنے گئے دیدارِ رحمان اور اُلٹے کھوآئے دین وایمان) صحابہؓ، تابعین وغیرہ یہ تمثیل پیش نظر رکھ کر دیکھتے کہ ہماری ظاہری فقیری اور باطنی حال کیا ہے۔

سیدنا مہدی علیہ السلام کے زمانے کا رنگ:۔ سیدنا مہدی علیہ السلام کے زبانِ مبارک سے سنی ہوئی یہ نقل بندگی میاں سید خوندمیرؓ اس طرح بیان فرماتے جو لوگ مہدیؑ کو قبول نہیں کرتے اور رسول اللہ ﷺ کا نام مبارک سنتے اور درود بھیجتے ہیں اگر رسول خدا ﷺ اس وقت حاضر ہوں اور ان کو خدا کی وحی پہونچائیں تو یہ لوگ اگر سنگسار نہ کریں تو بندہ جھوٹا ہے اور جو کچھ کہتا ہے غلط ہے (ن ش ب)

ایک روز میاں شیر ملک مہاجرؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام سے عرض کیا کہ خوندکار آپ جو فرماتے ہیں سب حق ہے پھر علماء آپ سے کیوں مخالفت کرتے ہیں۔ فرمایا یہ لوگ کمزور ہیں اگر ان کو قوت حاصل ہو اور اختیارات مل جائیں تو مجھے سنگسار کریں کیونکہ دنیا ان کی محبوب ہے جو شخص شب و روز ان کے محبوب کو برا کہے وہ ان کو کیسے بھلا لگے گا۔ (ن ش ب)

صحابہؓ کے زمانے کا رنگ:۔ بندگی میاں شاہ نعمتؓ فرماتے ہیں دین اسلام کی حالت اس زمانہ میں اس درجہ پہونچ گئی ہے کہ ایک قصاب زنارداروں (برہمنوں) کے محلے میں گوشت کا ٹوکرا اٹھا کر جائے اور پکار کر کہے کہ لوگو گوشت خریدو اس وقت اس کا کیا حال ہوگا حضرت میراں علیہ السلام کا فرمان اور صحابہؓ کی روش عاصیوں کی نظر میں ایسی ہوگئی ہے حضرت صدیقِ ولایتؓ بھی یہ مثال اکثر بیان فرماتے۔

فعل عبث کی ممانعت:۔ ایک روز سیدنا مہدی علیہ السلام نے دیکھا ایک بھائی کے کاڑی کے دو ٹکڑے کئے آپؑ نے فرمایا ایک لمحہ تو فرشتوں کو فرصت دو جیسے دنیاوی بات نقصان دہ ہے ویسا ہی فعل عبث بھی نقصان دہ ہے۔ بندگی میاں شاہ نعمتؓ فرماتے ہیں جو کام اور جو بات فرمان خدا کے خلاف دیکھے اس پر زجر کرے اور روا نہ رکھے۔ (حاشیہ)

غفلت کی نیند حرام:۔ سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بندہ خدا کے حکم اور کتاب اللہ کے حکم سے ذکر دوام فرض کہتا ہے اور جو کچھ بھی اس کے مانع ہو وہ ممنوع ہے کیا علم پڑھنا کیا کسب کرنا اور خلق سے اختلاط رکھنا اور کیا کھانا کیا سونا غفلت حرام ہے اور موجب غفلت حرام ہے (خاتم سلیمانی)

آپؑ کی عادتِ مبارک تھی کہ طالبوں کے حجرے میں تشریف لے جاتے اور جس کسی کو اپنے حجرے میں خدا کی یاد میں مشغول و مصروف پاتے تو اس پر نہایت لطف و مہربانی فرماتے اور اگر اس کو سویا ہوا بھی پاتے تو زبان گجری میں فرماتے ''اچھے

جی اچھے‘‘ اگر کسی بے ڈھنگے کو خدا کی یاد میں نہ پاتے تو اس کے حجرے میں تک نہ ٹھہرتے آپؑ فرماتے ہیں

ھیّوں نتی پکھال توُں کپڑ دھوئی مدھوئی
اُجّل ھووی نچھوٹ سے سُکھ نندرا مت سوئی

ترجمہ:۔ روزانہ اپنے دل کو دھویا کر کپڑے دھویا مت دھو۔ جب تک دیدارِ خدا سے مشرف نہ ہوجائے اے طالبِ حق آرام کی نیند مت سو۔

بی بی سے صحبت کرتے وقت:۔ سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص چھ(۶) وقت خدا کو یاد کرے خدائے تعالیٰ اس سے رات دن کی بندگی کا اجر ضائع نہ کرے گا۔

(۱)اوّل فجر سے دن نکلنے تک (۲)عصر سے عشا تک (۳) کھاتے پیتے وقت (۴) پیشاب پاخانہ کے وقت (۵)اپنی بی بی سے صحبت کرتے وقت (۶) سوتے وقت۔

راہ خدا میں چار حجاب:۔ امام الاولیاء حضرت مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ طالبِ خدا کو راہ خدا میں چار حجاب ہیں یعنی دنیا وخلق اور نفس وشیطان۔ چونکہ دو اس کے اختیار میں ہیں دو یعنی دنیا وخلق ان کو ترک کرے اور نفس وشیطان اس کے اختیار سے باہر ہیں اور ان کو دیکھ بھی نہیں سکتا اس لئے ان سے خدا کی پناہ مانگتا رہے۔

دین خدا کو نصرت و ہزیمت:۔ حضرت ولایت مآب علیہ السلام فرماتے ہیں کہ دین خدا کو دو چیزوں سے نصرت ہے اور دو سے ہزیمت ہے۔

اتفاق اور بذلی سے یعنی جسم سے جان سے اور مال سے ایک دوسرے کی مدد کرنا نصرت ہے اور نفاق وبخل سے یعنی باہمی مخالفت اور ایک دوسرے سے ہر قسم کی امداد سے کنارہ کشی کرنا ہزیمت ہے اس لئے طالبانِ خدا ایک جگہ مل کر رہیں اور ایک دورے کی مدافعت کریں تا کہ یادِ خدا آسان ہوجائے۔(انصاف نامہ باب ۱۵)

بندگی میاں شاہ نظامؓ نے سیدنا مہدی علیہ السلام سے عرض کیا اگر ارشاد ہوتو خلوت کی غرض سے دائرہ کے باہر رہوں۔ فرمایا ایسی جگہ رہو جہاں نماز باجماعت ہو۔ اور دینی چرچا رہے خواہ تم دوسروں کو سناؤ یا دوسرے تم کو سنائیں۔

حاتم طائی اور نوشیروان کی نسبت مہدیؑ کا فرمان:۔ حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام کے حضور حاتم طائی کی سخاوت اور نوشیراں کے عدل کی نسبت بڑی تعریف کے ساتھ ذکر آنے پر آپؑ نے فرمایا حاتم بخیل تھا کہ اس نے اپنی ذات خدا کو نہیں دی۔(حاشیہ) یعنی اپنی ہستی وخودی سے نکل کر درجۂ فنا حاصل کرنا تھا۔ یا کفار سے جنگ کر کے جان عزیز جاناں کے نثار کرنا

تھا۔اورنوشیرواں ظالم تھا کہ اس نے اپنی ذات پر انصاف نہ کیا یہی کہ حضرت رسول الزماں عیسیٰ علیہ السلام کا کلمہ پڑھ کران کے بتائے ہوئے امرونہی پر اپنی ذات سے عمل کرتا تھا۔

مومن کس کو کہتے ہیں:۔ مہاجرین حضرت مہدی علیہ السلام نے خود اس بات کی تحقیق حضرت مہدی علیہ السلام سے کی ہے کہ مومن اس کو کہتے ہیں جو بینائے حق ہو۔خواہ چشم سر سے یا چشم دل سے یا خواب میں۔جس شخص میں یہ صفت نہ پائی جائےلیکن اس کا طالب ہواس کوبھی آپؑ نے ایمان کاحکم فرمایا یعنی مومن حکمی فرمایا(انصاف نامہ باب ۱۱)

پھرفرمایا طالب خدا کے لئے کیا چیز فرض ہے جس سے وہ خدا کو پہونچے خود ہی جواباً فرمایا کہ وہ عشق ہے پھرخود ہی نے سوال کے طور پرفرمایا کہ عشق کس طرح حاصل ہوتا ہے پھر جواباًفرمایا کہ دل کی توجہ ہمیشہ حق پر رہے اس حدتک کہ دل میں کسی بات کا خیال نہ آنے پائے اس کام کیلئے ہمیشہ خلوت اختیار کرے اور کسی سے ملتفت نہ ہو۔نہ اپنوں سے نہ پرایوں سے اور کھڑے بیٹھے لیٹے کھاتے پیتے ہرحالت میں اللہ کی طرف توجہ رکھے یہ ہے صفت نفس ایمان (انصاف نامہ باب ۱۱)

پھرفرماتے ہیں عشق ذات خدااست ایمان ذاتِ خدااست۔

پھرفرماتے ہیں کچھ نہیں تو دھندلی بینائی تو بھی حاصل کروتا کہ مصیبت کے وقت ثابت قدم رہ سکو(انصاف نامہ باب ۱۲)۔

فرمایا حقائق بیان میں نہیں آتے جو کچھ بیان میں آتا ہے وہ شریعت ہے۔

حضرت صدیقِ ولایتؓ ایذا وتکلیف کی نسبت کیا فرماتے ہیں:۔ بندگی میاں سیدخوندمیر صدیق ولایتؓ اپنے رسالہ شریفہ میں تحریرفرماتے ہیں کہ اے عزیز جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اپنے بندہ کو اپنی طرف راہ دے اوراس کو اپنا مقرب بنائے تو اس کی مرادوں اورخواہشوں سے نکالتا اورخلق کواس کے پیچھے لگا دیتا ہے اوراس کا دشمن بنا تا ہے اوراس کو خلق اللہ کی طرف سے ہرطرح کی تکلیفیں پہونچا تا ہے تا کہ اس کا دل اس دنیا کے تعلقات اور غیر کی محبت سے اورخلق کی وابستگی سے ٹوٹ جائے اورخالص خدا کی معرفت اوراس کی محبت سے بھر جائے۔

یا رب زہمہ خلق مرید خو کن و از جملہ جہانیاں مرا یکسو کن
روئے دل من صرف کن زہرجہتے در راہ فودم یک جہت دیک روکن

بارگاہ خداوندی سے جواب

باہر کو تو سازی میداں کہ نیا سائی زیر و زبرت سازم زیرا کہ تو از مائی

دنیا کو پیچھے لگا دینے میں اس کی حکمت یہ ہے کہ انسان کی فطرت ایسی واقع ہوئی ہے کہ وہ خلق سے روگردانی کرنے اور ہم جنسوں سے علیحدہ ہو جانے میں بہت کچھ کوشش کرتا ہے لیکن پھر بھی طبیعت کے تقاضے کی وجہ اپنے جیسوں کے ساتھ میلان رہ ہی جاتا ہے لیکن جس شخص کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کے متعلقین سے علیحدہ کر کے اپنی رضا پر ثابت قدم رکھنا چاہتا ہے تو لوگوں کو اس کے پیچھے لگا دیتا ہے اور ان کا دشمن بنا دیتا ہے تا خلق سے اس کا دل بھر جائے اور خالق کی طرف لگ جائے۔

مومنوں کو چار وقت عطائے باری:۔ بندگی میاں شاہ نظامؒ فرماتے ہیں کہ مومن کو چار وقت عطائے باری ہوتا ہے پہلا یہ کہ مومن کو جب تکلیف پہونچتی ہے اس وقت عطائے باری ہوتی ہے۔ دوسرے جب مومن کو اخراج ہوتا ہے اس وقت عطائے ربانی ہوتی ہے تیسرے جب مومن کو فاقے پڑتے ہیں اس وقت عطائے ربانی ہوتی ہے لیکن طالب خدا کو لازم ہے کہ ان اوقات میں مرشد کی صحبت میں رہے۔

سیر و تفریح کی ممانعت:۔ کسی نے بندگی میاں شاہ دلاورؓ سے عرض کیا فلاں فلاں بھائی تماشے کے لئے دائرہ کے باہر جاتے ہیں۔ حضرت نے ان کو جھڑکا اور فرمایا دیکھو خدا کی صنعتیں آنکھ کان زبان علیحدہ علیحدہ صنعتیں رکھتی ہیں۔ خدا کی ان نعمتوں کو دیکھو اور خدا کو بہت یاد کرو۔ ذکر اللہ کی برکت سے دل کھل جائے گا اور دیدار خدا نصیب ہوگا (حاشیہ)

دنیوی باتیں کس کو کہتے ہیں:۔ دنیوی باتیں لایعنی اور لا حاصل باتوں کو کہتے ہیں۔ لایعنی باتیں وہ ہیں جس میں دین کا پہلو نہ ہو۔ لیکن جو قول اور فعل محض خدا کے لئے ہو۔ اور خدا کی طرف لے جاتا ہو وہ لایعنی نہیں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ صَلَاتِیۡ وَ نُسُکِیۡ وَ مَحۡیَایَ وَ مَمَاتِیۡ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ (سورۃ الانعام۔ آیت ۱۶۲) ترجمہ: بے شک میری نماز اور میری عبادتیں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب خدا کے لئے ہے جو تمام جہاں کا پروردگار ہے (پ ۸)

صحابہؓ سے اگر کچھ دنیاوی باتیں زبان سے نکلتیں تو بہت افسوس کرتے اور کہتے ہم میراں علیہ السلام کو کیا منہ بتائیں گے اور بندگی حضرت میراں علیہ السلام اور بندگی میراں سید محمودؓ اور بندگی میاں سید خوندمیرؓ اور بندگیمیاں شاہ نعمتؓ اور بندگی میاں شاہ دلاورؓ بلکہ اکثر مہاجران مہدیؑ کی اس بات میں خوشی نہیں تھی کہ دو چار بھائی مل کر بیٹھیں اور لایعنی باتیں کریں (انصاف نامہ باب ۱۱)۔ سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ طالبانِ خدا کو خدا کی باتیں بھی نقصان کرتی ہیں۔ کیونکہ (ایسی باتوں سے بھی) دل غافل ہوتا ہے ذکر اللہ میں لگے رہو بلکہ علم حاصل کرنا اور ذکر اللہ کے اوقات میں قرآن مجید پڑھنا بھی منع ہے۔ جمیع صحابہؓ کی عادت تھی کہ کھاتے وقت دنیا اور دنیا داروں کی باتیں منہ پر نہ لاتے ہاں کبھی کبھی نقل مہدیؑ یا کوئی اور ضروری

بات کر لیتے اگر کوئی شخص مہدیؑ کے حضور دنیاوی باتیں کرتا تو آپؑ بات کاٹ دیتے اور فرماتے کہ بھول جاؤ اور خدا کی یاد میں لگ جاؤ اکثر صحابی مہدیؑ سے سنا گیا ہے کہ کھانا ذکر اللہ کے ساتھ کھاؤ غفلت کے ساتھ مت کھاؤ اور جو شخص کھاتے وقت یاد خدا سے غافل رہتا ہے وہ کھانا طریقت میں حرام ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ ا لَا تُحَرِّ مُوْ ا طَیِّبٰت (سورۃ المائدہ۔ آیت ۸۷) ترجمہ: اے ایمان والو پاک چیزیں اپنے لئے حرام مت کرلو بندگی میاں بھائی مہاجرؓ سے روایت ہے کہ سیدنا مہدی علیہ السلام نے دو صحابہؓ کو دیکھا کہ بیٹھے ہوئے باتیں کررہے ہیں۔ سیدنا مہدی علیہ السلام نے پوچھا کیا کرتے ہو عرض کیا دینی باتیں کررہے ہیں فرمایا بھائیو خدا کو باتوں سے حاصل نہیں کرسکتے سوائے ذکر اللہ کے (انصاف نامہ باب ۱۱) ایک روز سیدنا مہدی علیہ السلا نے دیکھا کہ ایک بھائی نے کاڑی کے دو ٹکڑے کئے آپؑ نے فرمایا ایک لمحہ کیلئے تو فرشتوں کو فرصت دو (حاشیہ) جیسی دنیاوی بات نقصان دہ ہے ایسا ہی فعل عبث بھی نقصان دہ ہے۔

سوداگری کس کو کہتے ہیں:۔ بندگی میاں سید خوندمیرؓ فرماتے ہیں کہ فاقہ کی حالت میں بدھنا یا کوئی چھوٹا موٹا برتن بیچا یا خریدا اس قسم کا معاملہ طالب صادق کو ذکر اللہ کے مانع نہیں ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **لَا تُلْھِیْھِمْ تِجَا رَ ۃٌ وَّ لَا بَیْعٌ عَنْ ذِ کْرِ اللّٰہ** (سورۂ نور۔ آیت ۳۷) ترجمہ: ان کو خرید و فروخت ذکر اللہ سے غافل نہیں کرتی۔ تجارت تو وہ ہے کہ ایک شہر سے دوسرے شہر کو مال لے کر جائے یا روپیہ حاصل کرنے کیلئے کوئی کام کرے اور اس میں رات دن پریشان سرگردان رہے۔ کاملین کا تو کوئی کام مانع ذکر اللہ ہو ہی نہیں سکتا چنانچہ سیدنا مہدی علیہ السلام بندگی میاں شاہ نظامؓ کی نسبت فرماتے ہیں۔ **لَا تُلْھِیْھِمْ تِجَا رَۃٌ وَّ لَا بَیْعٌ عَنْ ذِ کْرِ اللّٰہ** (سورۂ نور۔ آیت ۳۷)۔ کیونکہ آپؓ کو ذکر دوام حاصل تھا۔ اسی طرح بندگی میراں سید محمود ثانیِ مہدیؑ کو چاپانیر کی ملازمت اسی وجہ سے مانع ذکر اللہ نہیں تھی کہ آپؓ کے حال پر آیت تُلْھِیْھِمْ پہلے اسی سے صادق آچکی تھی ملاحظہ ہو مقام دانا پور میں آپؓ کا حال جو ملازمت سے پندرہ سال پہلے کا واقعہ ہے اس وقت سیدنا مہدی علیہ السلام نے آپؓ کو بے ہوش دیکھ کر فرمایا بھائی سید محمود کا بال بال لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہوگیا ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ فرماتے ہیں کہ ہم کو کچھ بھی نقصان نہیں ہوتا جس طرح ماں بچہ کے لئے پرہیز کرتی ہے اسی طرح ہم بھی پسماندوں کے لئے احتیاط کرتے ہیں۔

کلمہ کے چار اقسام:۔ سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ کلمہ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ چار قسم کا ہے (۱) پہلا لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ زبان سے بولنا (۲) لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ دیکھنا (۳) لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ چکنا (۴) لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہوجانا۔ یہ تینوں مرتبے (دوسرا، تیسرا چوتھا) انبیاء اور اولیاء کے ہیں علم الیقین، عین الیقین اور حق الیقین اور ان چار قسموں میں سے ایک قسم جو لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ بولنا ہے وہ منافقوں کی صفت ہے جو نفسِ ایمان بھی نہیں رکھتے اور جو شخص نفس ایمان بھی نہ رکھے وہ عذاب سے کیسے چھوٹ

سکتا ہے مگر طالبِ صادق جس نے اپنے دل کا منہ غیرحق سے پھیرلیا ہے اور اپنے دل کا منہ خدا کی طرف کرلیا ہے اور ہمیشہ خدا کی طرف مشغول ہے اور دنیا اور خلق سے عزلت اختیار کرلی ہے اور اپنے سے نکل آنے کی کوشش کرتا ہے ایسے شخص کو بھی ایمان کا حکم دیا یعنی نفس ایمان یہ ہے سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں گائے کی سینگ پر دانہ ڈالیں اور آواز ہوا تنی دیر بھی اگر کسی کے دل پر لآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ رہا تو اس کا کام تمام (پورا) ہوگیا۔(انصاف نامہ باب ۱۱)

پیش رو اور پس رو میں کیا فرق ہے:۔ سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص دن کے اگلے حصے میں ہجرت کر کے دائرہ میں آیا وہ مرشد ہے اس شخص کا جو اس کو دیکھ کر ہجرت کر کے عصر کے وقت دائرہ میں آیا۔(اگلا پیشرو ہے پچھلا پسرو)۔(انصاف نامہ باب ۸)

نقلیات بندگی میاں عبدالرشید باب ہفتم میں لکھا ہے اگلا امام ہے پچھلا مقتدی ہے حضرت صدیقِ ولایتؓ فرماتے ہیں کیروے (یعنی پیچھے آنے والے بھی مومن ہیں لیکن اگلوں کا درجہ پیچھے آنے والوں سے بہت بڑھا ہوا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یَسۡتَوِیۡ مِنۡکُمۡ مَّنۡ اَنۡفَقَ مِنۡ قَبۡلِ الۡفَتۡحِ (سورۂ حدید۔آیت ۱۰) ترجمہ:مسلمانوں میں سے جن لوگوں نے فتح مکہ سے پہلے (راہ خدا میں) مال خرچ کیا اور دشمنوں سے لڑے وہ (دوسرے مسلمانوں کے) برابر نہیں ہوسکتے۔ یہ لوگ درجے میں ان مسلمانوں سے بڑھکر ہیں جنھوں نے فتح مکہ کے بعد مال خرچ کئے اور لڑے (یوں تو حسن سلوک کا وعدہ اللہ نے سب سے کررکھا ہے) اور جیسے جیسے عمل تم لوگ کرتے ہو اللہ کو ان سب کی خبر ہے۔(سورہ حدید، رکوع ۱)

اجماع دو قسم کا:۔ کسی عقیدہ یا عمل میں فرمان مہدیؑ کے خلاف نئی بات پیدا ہونے پر دائرہ کے سب بھائی بلکہ اور بھی دائروں کے لوگ جمع ہوکر اس کا جلد استیصال کرڈالتے بنظر اہمیت ایسا اجماع اجماعِ خاص اور اجماع کبیر کہلاتا ہے اور بہرۂ عالم کے روز اور دیگر غیر اوقات میں ضرورت پیش آنے پر (جیسے ہجرت اور اخراج کے موقعہ پر) یا دوسرے مقام پر دائرہ باندھتے وقت یا اگر دائرہ کے قریب ندی یا تالاب نہیں ہے تو کنواں کھودنے کیلئے جیسا کہ پالن پور میں بندگی میاں سید اشرفؓ (خلیفہ والد خود و حضرت خاتم کارؓ) بن بندگی میاں سید میراں ستونِ دین بن حضرت خاتم المرشدؓ کے فقیروں نے آج سے ساڑھے تین سو برس پہلے کنوواں کھودا تھا۔ یہ کنواں اس وقت بھی موجود ہے اور میٹھا ہونے کی وجہ شہر کا پاؤ حصہ اس کا پانی پیتا ہے ایسا اجماع وقتیہ اجماع اور اجماع صغیر کہلاتا۔

بہرہ عام کی ابتداء:۔ بہرہ عام کی ابتداء اس طرح ہوئی کہ ام المومنین بی بی الہدیتیؓ نے وصال کے وقت امام علیہ السلام سے وصیت کی کہ انچہ خدائے تعالیٰ مراد ادہ است سویت کنید بی بیؓ کے پاس دنیاوی دولت سے دمڑی بھی نہ تھی جو کچھ تھا فیض مہدیؑ تھا اور ایسی جلیل القدر صحابیہ کے پاس یہی ہونا چاہیئے وہ آپ نے بی بیؓ کی حسب وصیت سویت کردیا۔

اجماع:۔ عرس کے اگلے روز اجماع ہوتا دائرہ کے سب فقرا ہانک پکروائی یعنی اعلان عام کے ساتھ ہی جمع ہو جاتے اس وقت جو کام ضروری ہوتا ہاتھوں ہاتھ کر لیتے یا متفرق کام متفرق فقیروں کے سپرد کئے جاتے اس میں قاعدین یعنی فقرائے غیر مہاجر اور کاسب بھی شریک رہتے بعض لوگ بوڑھے فقیروں اور فقیرنیوں کے گھانس پھونس کے حجروں کی مرمت کر دیتے اور بعض بھائی بیمار اور کمزوروں کیلئے جنگل سے لکڑیاں لا دیتے یا پانی بھر دیتے بعض حضرات جماعت خانہ کی درستگی یا از سر نو اس کی تعمیر میں لگ جاتے بعض جوان تالاب اور ندی کے کنارے جا کر بوڑھے لوگوں اور بیماروں کے کپڑے دھولاتے بعض بھائی گڑھوں کو بند کر کے اور ٹیلوں کو توڑ کر زمین مہوار کر دیتے یوں دائرہ کے بھائیوں کو اس طرح مفوضہ کاموں میں مصروف دیکھ کر حضرت خلیفہ گروہؓ نے مستوران کے لئے کھچڑی پکائی جاتی اور سب بھائی مل کر کھا لیتے (خاتم سلیمانی)

ناریزہ:۔ ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ تھوڑا سا غلہ نکلا اس لئے حضرت خلیفہ گروہؓ نے کھچڑی نہ پکوا کر اس کو ابلوایا اور ذرا ذرا سویت کر دیا اس وقت سے گنگیاں پکو کانے کی یہ صورت ہر بہرعام پر جاری ہوگئی (خاتم سلیمانی)

عجب نہیں کہ حضرت خلیفہ گروہؓ کے زمانے میں بہرعام کے روز کہیں سے اللہ دیا چند چپاتیاں آگئی ہوں دائرہ معلّٰی میں حسرت کی وجہ سے آپ نے ان روٹیوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے (یعنی ریزہ) اپنے دستِ مبارک سے کر کے سویت کر دیتے ہوں گے غالبًا اسی وجہ سے بھی گنگیوں پر بھی ناریزہ کا نام لگ گیا اور یہی متبرک نام نسلاً بعد نسل ہر شخص کی زبان پر چڑھا ہوا ہے۔

سویت کا طریقہ:۔ حضرت خلیفہ گروہ رضی اللہ عنہ اپنے وصال سے پہلے جب کہ دائرہ میں فاقوں پر فاقے تھے دائرہ کے سب فقیروں کو بلایا اور ایمان کی سویت کا طریق یہ تھا کہ ہر ایک فقیر حضور میں آ کر دامن پسارتا اور حضرت خلیفہ گروہؓ اپنے ہاتھ کا خالی پسّو اس کے دامن میں اس طرح انڈیلتے گویا کوئی چیز ڈال رہے ہیں بظاہر ہاتھ بھی خالی اور دامن بھی خالی نظر آتا لیکن فیض دینے والا ہی جانے کہ کیا دیا اور لینے والا ہی جانتا ہے کہ کیا لیا، اس طرح فیضِ مہدی سویت کرتے کرتے بندگی میاں سید اشرف بن بندگی میراں سید یعقوب حسن ولایتؓ بن بندگی میراں سید محمود ثانیِ مہدیؓ کی باری آئی تو آپؓ نے فرمایا کہ لو شہزادے یہ تمہارے والد کا حصہ پھر دوسرا پسّو ڈالتے وقت فرمایا کہ لو تمہارا حصہ اس وقت آپ کی عمر سات سال کی تھی اور آپ ننھیال ہی میں رہا کرتے تھے۔

تمام مستیوں میں دنیا کی مستی بدترین مستی ہے:۔ ایک خراسانی حضرت مہدی علیہ السلام کو آزمانے شراب کا شیشہ آستین میں لایا بعض مہاجرینؓ نے حضرت میراں علیہ السلام سے عرض کیا اگر حضرت کا ارشاد ہو تو شیشہ پھوڑ دیا جائے حضرتؑ نے فرمایا کہ کیا تم نہیں جانتے شراب کی مستی ایک گھڑی میں اتر جاتی ہے یہ تو کیا ہے بندہ کے حضور مستان دنیا آتے

ہیں اور دنیا کی مستی چھوڑ کر چلے جاتے ہیں حالانکہ مولانا روم فرماتے ہیں۔

مست مئے ہشیار گرد و تا سحر مست دنیا تا قیامت بے خبر

دنیا کی مستی سے ذکر خدا فراموش ہوجاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَ لا تَكُوۡ نُوۡ ا كَا لَّذِ يۡنَ نَسُو االلّٰهَ فَاَ نۡسٰهُمۡ اَنۡفُسَهُمۡ ؕ اُو لٰٓئِكَ هُمُ ا لۡفٰسِقُوۡنَ (سورۂ حشر۔آیت ۱۹)

ترجمہ:۔ان لوگوں کے جیسے نہ بنو جو خدا کو بھول گئے اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو بھلا دیا یہی لوگ بدکار ہیں۔اور اپنی ذات سے بھی بے خبر ہیں۔اور جو لوگ دنیا میں مشغول ہوتے ہیں ان کو معلوم نہین رہتا کہ ہم نے کتنی رکعتیں پڑھیں اور نماز میں کیا پڑھا کیونکہ ان کا دل جابجا بھٹکتا ہی رہتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔لَا تَقۡرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنۡتُمۡ سُكٰرٰى (سورۃ النسا۔آیت ۴۳)۔ترجمہ: اے ایمان والو تم نماز کے پاس ایسی حالت میں مت جاو کہ تم نشہ میں ہو۔پھر فرمایا ہے۔فَوَ يۡلٌ لِّلۡمُصَلِّيۡنَ ہ ا لَّذِ يۡنَ هُمۡ عَنۡ صَلَا تِهِمۡ سَا هُوۡ نَ ہ (سورۂ ماعون۔آیت ۴،۵)۔ترجمہ: افسوس ہے ان نمازیوں پر جو اپنی نماز سے غافل ہیں (پارہ عم) یہ سب دنیا کی مستی اور دنیا کی محبت کے اثرات ہیں۔

نقل شہبازِ عشق:۔عشق کا بیان کرتے ہوئے سیدنا مہدی علیہ السلام نے فرمایا شہبازِ عشق لامکان سے اڑا اور آسمانوں پر آکر پہونچا وہاں اپنی جگہ نہ دیکھی اس کو چھوڑا پھر پہاڑوں پر آیا وہاں بھی دیکھا تو اپنی جگہ نہ پائی اس کو بھی چھوڑا اور خاک پر پہونچا یہاں اپنی جگہ دیکھی اور بیٹھا اور کہنے لگا کہ میں محبت ہوں۔محبت اور محنت میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے جب کہ اوپر کا نقطہ نیچے ہوگیا۔وہی محنت محبت ہوجاتی۔کما قال سبحانہ و تعالیٰ اِنَّا عَرَضۡنَا الۡاَ مَا نَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَ رۡضِ وَالۡجِبَا لِ فَاَ بَيۡنَ اَنۡ يَّحۡمِلۡنَهَا وَ اَشۡفَقۡنَ مِنۡهَا وَ حَمَلَهَا الۡاِ نۡسَا نُ (سورۂ احزاب۔آیت ۷۲)۔ترجمہ: ہم نے امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا لیکن انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور ڈر گئے اور انسان نے اس کو اٹھالیا۔(ن ش)

ایک روز سیدنا مہدی علیہ السلام بیان فرمارہے تھے اس میں عشق کا ذکر آگیا ملا درویش خراسانی نے نعرہ مارا اور روتے ہوئے اپنا دامن پھاڑ ڈالا اور کہنے لگے میراں جی عشق کہاں سے لاؤں حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا بندہ یہی کہتا ہے کہ کچھ بھی کام کرو جس کے واسطے سے تم کو عشق حاصل ہو۔عشق وہبی صرف پیغمبروں کو عطا ہے بغیر کسب کے ان کو حاصل ہے دوسروں کو کسب سے حاصل ہوتا ہے (انصاف نامہ باب ۱۱)۔عشق کی نسبت سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں بار امانت عشق ذات حق بود ہر یکے بقدر حوصلہ خویش عمل کردو بہ لقائے حق تعالیٰ مشرف شدا ما کما حقہ این دوتن برداشتند یکے خاتم النبی

دوم خاتم الولی صلی اللہ علیہ وسلم (شواہد باب ۲۲)

آپ کی عادت مبارک تھی کہ جولوگ آپ کی خدمت اقدس میں طلب خدا کی غرض سے آتے اکثر اوقات ان سے دریافت فرماتے کہ بھائی تم میں کتنا عشق ہے کہتے کہ جان وتن اور زن وفرزند سب کے سب نام خدا پر فدا ہیں۔آپ فرماتے محبت وعشق خدا ان چیزوں سے بدر جہا افضل ہے پھر زیادہ صراحت کی غرض سے یہ تمثیل بیان فرماتے کہ ایک شخص کا لڑکا گم ہوگیا اس کے والدین کے دل میں طرح طرح کے گمان پیدا ہورہے ہیں کہ نہیں معلوم کہ چور لے گئے یا کنویں میں گر گیا یا جانور کھا گیا اس وقت ان کا کیا حال ہوگا طالبانِ خدا عرض کرتے میراں جی والدین کو اپنے فرزند کی محبت میں کھانا پانی سب زہر ہوجاتا ہے اور نیند اڑ جاتی ہے اور جب تک بیٹے کی خبر نہ ملے اس کی تلاش میں سرگردان رہتے ہیں۔سیدنا مہدی علیہ السلام اس وقت فرماتے بھائیو خدا کی طلب اور اس کے عشق میں ان والدین کے جیسے ہوجانا ہے جوشب وروز بیٹے کی طلب میں بیقرار رہتے ہیں۔پھر فرماتے بیٹے کا عشق تو بہت بڑا عشق ہے لیکن ایک سوئی گم ہوجانے پر اس کی تلاش میں کیسے بیقرار ہوجاتے ہیں اتنا عشق بھی اگر خدا کے ساتھ ہوتو خدا کو پہونچ جاؤ گے (شواہد باب ۲۳)۔پھر فرماتے ہیں عشق بذات خود پاک ہے اس کو کسی حال میں ناپاکی نہیں لگتی مثال کے طور پر فرماتے کہ مردار خوار (دھیڑ) مردار جانور کا گوشت چولھے پر پکار ہا ہے اس چولھے کے نیچے سے کسی نے آگ لی اور حلال کھانا پکایا تو جائز ہے کسی قسم کا خوف نہیں ہے کیونکہ آگ دراصل پاک ہے اگر چہ کہ مردار گوشت کی ہنڈی کے نیچے ہو۔اس کو کوئی ناپاکی نہیں لگ سکتی۔اسی طرح جو عشق خواہشات نفسانی میں اور گناہوں میں سالہا سال صرف کیا ہے وہی عشق خدا کی طلب میں صرف کیا جائے تو مقصود حاصل ہوجائے گا (ایضاً) اسی طلب کو حضرت سید فضل اللہؒ اس طرح لکھتے ہیں کہ سیدنا مہدی علیہ السلام اس طرح فرماتے کہ تم نے کسی سے عشق کیا ہے بس وہی عشق راہ خدا میں لگا دو وصال خدا سے مشرف ہوجاؤ گے یہ تعریف ہے عشق کی اور عشق کے اثرات کی۔

نقلی گندم کاشت:۔سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آدم صفی اللہؑ نے گیہوں بوے، نوح نجی اللہؑ نے پانی دیا۔ابراہیم خلیل اللہؑ نے کھیت صاف کر کے خس وخاشاک باہر ڈالا۔موسیٰ کلیم اللہؑ نے کاٹا۔عیسیٰ روح اللہؑ نے کھلّہ کیا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹا کیا اور روٹی پکائی خود نے کھائی اور اپنے فرزند کیلئے رکھی وہ فرزند مہدیؑ ہے اور بندہ نے چکھی اور میاں سید خوندمیرؓ کو چکھائی اور انہوں نے اپنے خلیفوں یعنی تابعین کو چکھایا۔(انصاف نامہ باب ۱۲)

اولاد سے تعلق کب تک رکھا جائے:۔ثانی امیر بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے اپنی زوجہ محترمہ بی بی عائشہ عرف اچھی بی بی صاحبہؓ سے فرمایا۔بی بی تم اپنے فرزندوں کی خدمت جب تک چھوٹے ہیں خدا واسطے کرو پھر جب بالغ ہوجائیں تو دیکھو کہ اگر خدا کا راستہ اختیار کرتے ہیں تو ویسی ہی خدمت جاری رکھو۔لیکن اگر طلب غیر یعنی دنیا کی طلب رکھیں تو ان سے بیزار

ہو جاؤ اور ان کو گھر سے نکال دو۔نہیں تو ان کی محبت کی وجہ خدا کے نزدیک تم گرفتار ہوگی۔(انتخاب المو الید)

آخری گھڑی پر آخرت کا حکم:۔ ثانی امیر میاں سید خوندمیرؓ فرماتے ہیں اگر کوئی شخص وسال طلب دنیا میں رہا بالآخر اس نے خدا کی طرف منہ کیا اور طالب خدا ہو کر گھر سے نکلا اور دائرہ میں آتے وقت مر گیا تو وہ مومن ہے(حاشیہ)

قطب الدین اسی وجہ سے گروہ مقدسہ میں کچھ نہیں تو مرتے وقت بھی ترک دنیا کرنا نہایت ضروری بلکہ فرض سمجھتے ہیں۔ترک دنیا اور ہجرت سے کامل توبہ نصیب ہوتی ہے۔

آخرزمانے کے مرشدوں کا حال:۔ سیدنا مہدی علیہ السلام کی زبانِ مبارک سے بیان کی ہوئی تمثیلوں اور اکابرین کے معاملات کی طرح ذیل کا معاملہ بھی اپنی ذاتوں کو عبرت دلاتے اور راہ راست پر رکھنے کے لئے ہر وقت فقیران دائرہ کو نوک زبان پر رہا ہے ثانی امیر حضرت شاہ خوندمیرؓ،حضرت خلیفہ گروہؓ،حضرت شہاب الحقؒ اور حضرت خاتم المرشدؒ نے کئی مرتبہ معاملے میں دیکھا کہ آخرزمانے کے مرشدین کی بری گت ہورہی ہے لیکن یہاں صرف حضرت صدیقِ ولایتؓ کا معاملہ درج کیا جاتا ہے۔ایک روز بندگی میاں سید خوندمیرؓ اپنے حجرہ سے روتے ہوئے باہر تشریف لائے فقیروں نے عرض کیا اس قدر زار و قطار رونے کی آخر وجہ کیا ہے فرمایا مجھ کو آخرزمانے کے مرشد دکھائے گئے کہ ان کی گردنوں میں طوق اور پاوں باندھ کر دوزخ کی طرف گھسیٹے لئے جارہے ہیں یہ محض اس لئے کہ یہ لوگ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مہدی مراد اللہ علیہ السلام کی مسند پر بیٹھ کر عصر و مغرب کے درمیان بیانِ قرآن کرتے تھے یہ افعال ارشاد خدا اور نبیؐ و مہدیؑ کے حکم سے نہیں نہ اپنے مرشد کے حکم سے بلکہ محض نفسانیت اور اپنی عزت و شان بڑھانے اور تن پروری کی غرض سے کرتے تھے (خلاصۃ التواریخ و انتخاب المو الید)

بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے بھی ایسا ہی معاملہ دیکھا اور فرمایا کہ آخرزمانے کے مرشدوں کو سخت عذاب ہورہا ہے۔

قطب الدین! اب زمانہ ایسا نازک آگیا ہے کہ قوم بھر میں کہیں بھی دائرہ کی باڑ نہیں رہی دائرہ نے محلّہ کی صورت اختیار کرلی ہے فقیر کا سب مصدق مخالف ہندو سب ہی لوگ ہر ملت و پیشہ کے دائرہ میں رہتے ہیں۔دائرہ کی کسی بھی مسجد میں روزانہ بیانِ قرآن نہیں ہوتا۔نوبت اور سویت کا صرف نام رہ گیا ہے ہجرت تو دنیا سے مفقود ہوگئی پانچ پہر اور تین پہر کا ذکر تو بہت بڑی بات ہے تین گھنٹہ بھی صف پر بیٹھے ذکر اللہ میں لگے رہنا فقیرانِ گروہ پاک میں علی العموم عنقا صفت ہوگئی ہے مخالف مشایخوں کی طرح مصدق مرشدوں میں بھی بہت سے تعلقات قائم ہوگئے ہیں رسم عادت اور بدعت گھروں میں گھس گئی ہے پس جب کہ اوپر کے مندب مرشدوں کی طرح کوئی بات آج کل کے مرشدان مصلح قوم میں نہیں رہی تو ایسے مرشدوں کی نسبت حضرت بندگی میاںؒ کیا فرمائیں گے؟

اور ہم بے حدے فقیروں کا کل قیامت میں کیا حال ہوگا۔ فَاعْتَبِرُوا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ (سورۂ حشر۔ آیت ۲)۔

سیدنا مہدی علیہ السلام کے آخری کلمات:۔ حضرت ولایت مآب علیہ السلام نے اپنے وصال سے پہلے اہل بیت اور جمیع صحابہؓ کو بلا کر اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ (سورۂ مائدہ۔ آیت ۳) کا بیان کیا اس کے دوسرے روز بھی سب کو جمع کیا اور فرمایا جو کوئی عدم سے وجود میں آیا ہے اس کو یہی راہ درپیش ہے خواہ اولیاء ہو یا انبیاءؑ بلکہ خاتم الرسلؐ بھی اس دنیا میں نہیں رہے اور خاتم الولایتؑ بھی نہیں رہے گا لیکن بندہ جو کچھ لایا اور جس قدر اللہ سے اخذ کیا وہ سب تم کو پہونچا دیا اور جو کچھ تم کو کہا بندہ نے اپنی جانب سے نہیں بلکہ بامر اللہ کہا۔ اب جو کچھ بندہ نے کہا اس پر عمل کرنا اور سارے فرامین یاد رکھنا اور اس کے حدود نگاہ رکھنا ہم نے اپنے سر سے تبلیغ کا بوجھ اتارا اور تمہارے سر پر رکھا ہمت اور استقلال سے اس پر کاربند رہنا ورنہ بندہ کی ہر ہر بات قیامت کے روز تم کو گھیرے گی اور عدم تعمیل پر تمہارے دامن گیر ہوگی۔ حضرت امام علیہ السلام کی یہ باتیں سن کر سب پر رقت طاری ہوئی۔ اور بہت ہی رونے لگے اور زبان سے نکلتا تھا کہ افسوس ہمارے اندر سے مہدیِ موعودؑ جیسی ذات اٹھائی جارہی ہے فرمایا سچ ہے جو لوگ بندہ کے حضور انتقال کر گئے گوئے سبقت لے گئے اور جو لوگ پیچھے رہے ان بیچاروں پر پڑ گئی مگر خوب یاد رکھو کہ ذاتِ محمد نبیؐ اور ذاتِ مہدیؑ کو فنا نہیں ہے ان کو ایک گھر سے دوسرے گھر میں چلے جانا ہے اور تم لوگوں کی آنکھوں سے پردہ ہو جانا ہے جب تک تم بندہ کے فرمان پر عمل پیرا ہو گے بندہ تمہارے اندر حاضر ہے غائب نہیں ہے اس لئے یہ وقت رونے کا نہیں ہے رونے کا وقت تو وہ ہے جب تم میں سے بندہ کے فرمانوں پر عمل کرنے کا شوق اٹھ جائے اور یادِ خدا اور بندہ کا مدعا نہ رہے اس کی علامت یہ ہے کہ جب تک تمہارے دل میں یادِ خدا کا شوق رہے ایذا اور رنج ومحنت ومشقت میں گرفتار رہو۔ اور فقر وفاقہ سے نفس نامراد ہو جائے اور خلق تمہارے ساتھ لاپرواہی کرے وہاں تک جان لو کہ بندہ تمہارے اندر سے نہیں گیا ہے۔ اور جب خلق کی رجوع تمہاری طرف بڑھ جائے اور خواہشات نفسانی بخوبی میسر ہوں اور بندہ کا مدعا تمہارے اندر نہ رہے اور یادِ خدا تمہارے دل پر نہ ٹھہرے اُس وقت جان لو کہ یقیناً بندہ تمہارے اندر نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمہاری ذاتوں کو بھلا دیا ہے جانے رہو کہ اگر بندہ تم میں سے اٹھ بھی گیا تو کیا بندہ جو کچھ لایا تھا وہ اپنے ساتھ نہیں لے جاتا ہے بلکہ تم میں چھوڑ جاتا ہے ان احکام پر عمل کرنا باعث نجات ہے، اس کے بعد سب کو پسخوردہ پلایا اور السلام علیکم کہہ کر رخصت کیا، دوسرے روز آپؑ واصل حق ہو گئے۔

بی بی بچوں کو لے کر جنت میں جاؤ:۔ ایک صحابیؓ نے حضرت میراں علیہ السلام سے عرض کیا میراں جی بی بی بچوں کی وجہ سے گڑبڑ بہت رہتی ہے اور میرا دل ذکر اللہ میں لگتا نہیں ہے اگر حکم ہو تو ان کو الگ کردوں حضرتؑ نے فرمایا ان کا ہاتھ پکڑ کر بہشت میں لے جاؤ علحدہ مت کرو ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تم کو بہت ثواب دے گا۔ صبر کرو (حاشیہ)

زمانہ اضطرار کی ایک مثال:۔سیدنا مہدی علیہ السلام کے حضور زمانہ اضطرار اور فاقہ کشی میں بندگی شاہ دلاورؓ کے جسم پر صرف لنگی تھی۔اور تمام جسم برہنہ تھا اور حضرت صدیقِ ولایتؓ کے جسم میں ڈگلا تھا۔اور سر پر ناڈا (حاشیہ)

بیبیوں کی شان:۔کسی نے حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں کہا کہ بی بی رابعہ بصریؒ نے مردوں کے سر پر دامنی ڈال دی ہے۔سیدنا مہدی علیہ السلام نے فرمایا خاموش انہوں نے نامردوں کے سر پر دامنی اڑائی ہے ہمارے دائرہ میں کئی رابعہ ایسی ہیں کہ رابعہ بصری کو وہ شمار بھی نہیں لاتیں۔

بے اختیاری سے قوالی سننے کی اجازت:۔سیدنا مہدی علیہ السلام کے حضور قوال بن بلائے دائرہ میں آتے اور قوالی شروع کرتے تو آپؑ سن لیتے صحابہؓ بھی اسی طرح بے اختیاری سے سنتے قوالوں کو بلا کر نہ سنتے اس وقت جو حاضر ہوتا دیدیتے (حاشیہ)

بے اختیاری میں بہتری:۔بندگی میاں شاہ نظامؓ کے دائرہ میں ایک بھائی نے کھانا چھوڑ دیا۔بندگی میاں شاہ نظامؓ نے اس کو کچھ بھیجا وہ بھی نہ کھایا حضرت کو معلوم ہونے پر فقیر کو بلا کر فرمایا کہ تسلیم ہو جاؤ خدا دے تو کھالو نہ دے تو صبر کو اسی میں تمہاری خیریت ہے۔(حاشیہ)

خدا ہماری ذات مانگتا ہے:۔سیدنا مہدی علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے کہ بندگی ملک برہان الدینؒ تشریف لائے۔سیدنا مہدی علیہ السلام نے لن تنالو البر کا بیان شروع کیا ملک برہان الدین نے تلوار اور گھوڑا اللہ حضرت کے حضور میں گزرانا حضرتؑ نے فرمایا خدا تمہاری ذات مانگتا ہے گھوڑا اور تلوار نہیں مانگتا بندگی ملک برہان الدین یہ کلام سنتے ہی تارک الدنیا ہو گئے۔

قطب الدین! تلوار اور گھوڑا تو ذات کی حفاظت کے لئے ہیں جو ہم کو بہت عزیز ہے اور خدا عزیز ترین چیز ہی ہم سے مانگتا ہے۔

ایک وقت حضرت بندگی میاں شاہ نظامؓ اور بندگی ملک برہان الدینؒ عرفانی باتیں کر رہے تھے بندگی میاں شاہ نظامؓ نے فرمایا خبردار آگے دریا ہے۔بندگی ملک برہان الدینؒ نے کہا ایسے سات دریا (دریائے الوہیت امہات الصفات) پی گیا ہوں اور لبِ بالا بھی تر نہیں ہوا یہ کیفیت سیدنا مہدی علیہ السلام کو پہونچی آپؑ نے فرمایا ملک برہان الدین سچ کہتے ہیں، ملک برہان الدین نے اپنی ذات خدا کو دے کر خدا کی ذات حاصل کر لی۔(خاتم سلیمانی)

اپنے نفس پر لعنت بھیجو:۔سیدنا مہدی علیہ السلام سے صحابہؓ نے پوچھا یزید پر لعنت بھیجنا کیسا ہے فرمایا اپنے نفس پر

لعنت بھیجو اس کو اس کے نفس ہی نے خراب کیا (حاشیہ)

باجرے کا کھچڑا اور تلی کا تیل نعمت سمجھا جاتا:۔ ایک دن حضور میراں علیہ السلام میں برادروں نے عرض کیا ہم نے آج باجرے کا کھچڑا اور تلی کا تیل خوب کھایا حضرتؑ نے فرمایا تیل خوب نکلے گا اس کے چندروز کے بعد فاقے پڑنے شروع ہوگئے۔(حاشیہ)

قطب الدین! ایک زمانہ وہ بھی تھا کہ باجرے کا کھچڑا اور میٹھے تیل کو نعمت سمجھ کر کھاتے تھے ایک زمانہ وہ ہے کہ اس کا لقمہ بھی حلق سے نیچے نہیں اترتا۔ حظِّ نفس اس قدر بڑھ گیا ہے کہ حضرتؑ کے اس فرمان کو کہ ''عزت ولذت راگزار'' فراموش کر گئے ہیں۔

جیسا مقصود ویسا نتیجہ:۔ سیدنا مہدی علیہ السلام نے دائرہ کے باہر جنگل کو تشریف لے جاتے ہوئے دیکھا کہ چند ٹوٹی جھونپڑیاں ہیں اوران میں رہنے والے بڑی تکلیف سے گزر کر رہے ہیں حضرتؑ نے فرمایا گر مقصود خدا ہوتو اچھا ہے ورنہ ضائع ہے یعنی اگر مقصود طلب دینا ہے تو باوجود اس قدر محنت ومشقت کے اور تکلیف ورنج کے سب برباد ہے۔

زبدۃ الملک علی شیر حاکم جالور کی توبہ:۔ جن دنوں بندگی ملک الہدادؓ کا دائرہ جالور میں تھا ملک علی شیر اپنے محل میں مارواڑ کے دستور کے موافق گلال سے بسنت بازی کرنے لگے حضرت خلیفہ گروہؓ کو معلوم ہونے پر آپؓ نے دائرہ اٹھالیا اور ہجرت اختیار کی ملک علی شیر نے دیکھا کہ حضرت تو تشریف لے جارہے ہیں اور اپنے بیٹوں سے کہا کہ فوراً جاؤ اور حضرت کی گاڑی کے سامنے ہوجاؤ۔ میں بھی قبیلہ کے ساتھ آتا ہوں۔ ملک علی شیر نے عرض کیا خوندکار نہ جائیں ہم جانے نہ دیں اور اپنے فرزندوں کو گاڑی کے آگے سلایا اور عرض کرنے لگے خادم کا قصور کیا ہے؟ اور ہے بھی تو رجوع لاتا ہوں حضرتؓ نے خفا ہوکر فرمایا کہ تم مشرکوں کی عید پر مشرکوں کی طرح گلال کے ساتھ بسنت کھیلے ملک علی شیر نے عرض کیا غلام کو معلوم نہیں تھا کہ یہ فعل برا ہے میں توبہ کرتا ہوں آپ مجھے تعزیر دیں اور واپس دائرہ میں تشریف لے جائیں حضرت نے ان کی عاجزی دیکھ کر ان کا رجوع قبول فرمایا۔(حاشیہ)

بارہ سال تک خربوزہ نہ کھانے میں نقصان:۔ کسی نے حضرت مہدی علیہ السلام سے عرض کیا فلاں فقیر نے بارہ سال تک اس لئے خربوزہ نہیں کھایا کہ اس کا نفس مانگتا تھا۔ حضرت نے فرمایا جب خدا نے بلاواسطہ دیا اور کھایا ہوتا تو خطرہ کی نفی ہوجاتی اور خالص دل سے ذکراللہ میں لگا رہتا۔ بارہ سال تک خطرہ کی قید میں کیوں رہا (حاشیہ)

قطب الدین! یہ عہد کرلینا کہ میں بارہ سال تک خربوزہ نہ کھاوں گا اختیاری فعل ہے جس میں انا کی پرورش ہوتی ہے ہندو فقیر کسی کھانے پینے کی چیز کو چھوڑ دینے کو بہت بہتر سمجھتے ہیں۔ لیکن یہاں تو بے اختیار ہوجانا ہے بے اختیاری ہی بہترین

فعل ہے۔سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں ''تسلیم کنید ذات را بخدا و یا ہیچ کس نہ پردازید۔جب اپنی ذات خدا کو تسلیم کردی تو اختیار کہاں رہا اس لئے خدا کے دیئے ہوئے اچھے سالن میں پانی ڈال کر اس کی لذت نفس کو مارنے کے لئے بگاڑ دینا یا کھارا اور میٹھا ملا کر کھانا فرمانِ مہدیؑ کے خلاف ہے اس کے علاوہ ایسی ترکیبوں سے نفس مرتا بھی نہیں نفس تو اتباع نبیؐ اور مہدیؑ سے مرتا ہے۔

فقیر کو دولہن سے تمثیل:۔ بندگی میاں ملک جی مہاجر مہدیؑ فرماتے ہیں طالبِ خدا کو منجے بیٹھی ہوئی دولہن کے جیسا مقید رہنا چاہیئے منجے بیٹھنے کے بعد اس کو نیا اور صاف کپڑا نہیں پہناتے کھانا بہت نہیں کھلاتے باہر نکلنے نہیں دیتے چند روز پردہ میں رکھتے ہیں پھر شادی کے روز اس کو نہلا دھلا کر ریشمی کپڑے پہناتے ہیں زیور سے سنگھارتے ہیں اور کئی طریق سے اس کے حسن کو بڑھا کر دل ربا بناتے ہیں پھر اس کو باہر لاتے ہیں اور اس کی صورت دیکھتے ہیں یوں فقیر کو بھی چاہیئے دنیا کی نعمتوں اور دنیا کے لوگوں سے رخ پھیر دے اور ایک خدا کا ہو رہے (حاشیہ) تا اس کو وصال نصیب ہو۔اور واصل حق ہونے کے بعد لوگ اس کی صورت حصول برکت کی نیت دیکھیں۔

اولیاء اللہؒ کے مزاروں کا ادب:۔سیدنا مہدی علیہ السلام جب دولت آباد کے اولیاء اللہؒ کی زیارت کو تشریف لے گئے تو حضرت سید راجو قتال کے روضہ سے حضرت سید ممن (محمد) کے روضہ تک اپنے پاؤں کے انگوٹھوں کے بل چلے۔بندگی میاں سید سلام اللہؓ کے وجہ دریافت کرنے پر آپؑ نے فرمایا یہاں اس قدر اولیائے کاملین آسودہ ہیں اگر ان میں ایک ولی بھی اپنا بھید ظاہر کرتا تو تمام خلق اس کی گرویدہ اور معتقد ہو جاتی۔لیکن انہوں نے ظاہری شہرت کو پسند نہیں کیا۔اور گمنامی اختیار کی (میر مسعود واقعات مہدی موعودؑ)

قطب الدین! گروہ مبارک میں کوئی حظیرہ ایسا نہ ہوگا جہاں سلطان قبرستان کے زیر پائیں کئی کاملین آسودہ نہ ہوں۔اس لئے حظیرہ کا ادب ضروری ہے۔یہ ادب فی الحقیقت اہل قبور کا ادب ہے اور یہی ادب بزرگان دین کی خوشنودی کا باعث ہے۔

زیارت قبور سے فیض حاصل ہوتا ہے:۔چنانچہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔من زار قبری وجبت لہ شفاعتی ۔یہ حدیث سیدنا مہدی علیہ السلام اور تبعاً سیدینؓ اور بڑے بڑے بزرگان دین پر بھی صادق آتی ہے۔اسی طرح فیض بھی زائر کو حسب لیاقت و اخلاص حاصل ہوتا ہے۔

بزرگوں کے زیر سایہ دفن ہونے میں حصول فیض:۔کسی بزرگ کے زیر سایہ دفن ہونے یا کسی بزرگ کے دفن ہونے پر اس کے زیر سایہ آجانے سے فیض حاصل ہوتا ہے جیسا کہ بندگی میراں سید اجمل بن حضرت مہدیِ موعود علیہ السلام

کے دفن ہونے پر مانڈوگڑھ (مالوہ) کا کہنہ قبرستان سارے کا سارا بخشا گیا۔

بزرگانِ دین ایک دوسرے کی قدم بوسی کرتے:۔ بندگی میاں شاہ یعقوب حسن ولایتؒ حضرت شہاب الحقؒ ابن حضرت صدیقِ ولایتؒ کا باطنی حال دریافت کرنے کی غرض سے اپنے دائرہ دولت آباد سے تقریباً ۵۱/۲ سومیل کی مسافت طے کر کے کھانبیل تشریف لے گئے اور حضرت شہاب الحقؒ سے دریافت کیا آپ کا کیا حال ہے۔ حضرت نے ادباً عرض کیا ''جب میں چادر اوڑھ لیتا ہوں اسوقت عرش سے فرش تک ایسا ہوجاتا ہے جیسے ہتیلی میں رائی کا دانہ'' حضرت حسن ولایتؒ آپ کی یہ کیفیت سن کر بہت خوش ہوئے اور قدمبوسی کی۔ حضرت شہاب الحقؒ بھی کمال اتحاد و محبت سے آپ کے قدمبوس ہوئے (خاتم سلیمانی)

بزرگوں کی خدمت باعث حصول فیض:۔ بزرگوں کی خدمت باعث حصول فیض ولایت ہے چنانچہ سیدنا مہدی علیہ السلام ام المومنین بی بی الہدیتی المبشر بہ ''خدیجۂ ولایت'' وقاضی ولایت رضی اللہ عنہا کی نسبت فرماتے ہیں کہ جس نے بی بی کے برتن (آوند) یاخُم سے پانی پیا برگزیدہ ہوگیا جس نے بی بی کی صحنک چاٹی (بندۂ) برگزیدہ ہوگیا اور جس نے بی بی کا ایک کام کردیا (بندہ) برگزیدہ ہوگیا (خاتم سلیمانی)

اسی طرح حضرت صدیقِ ولایتؒ نے حضرت خاتم المرشدؒ کی نسبت فرمایا کہ ہمہ وصیت بندہ درین یک سخن است کہ سیدمحمود را فرزند مہدیؑ دانستہ خدمت کنید و کسے کہ برسراین فرزند دست بامحبت نہادہ دلجوئی خواہد کرد و یا یک لقمۂ طعام وکوزۂ آب خنک بدہد و دستباری خواہد نمود و یا گفتار رحیانہ خواہد کرد ماجور خواہد شد بچناں جزا کہ گفتن راست نیاید انشاءاللہ تعالیٰ عنداللہ باآن جزا را خورہم نمود (انتخاب الموالید)

مبتدی کو حجرے سے باہر جانے میں نقصان:۔ حضر بندگی میاں شاہ نعمتؒ فرماتے ہیں کہ مبتدی کو اپنے حجرے سے باہر جانا بہت نقصان رکھتا ہے اس لئے جس چیز کو دیکھے گا اس کی آرزو کرے گا اور پریشان ہوگا۔

طالب خدا کو ایسا متوجہ رہنا چاہیئے:۔ سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ''باتوں سے خدا نہیں ملتا عمل سے ملتا ہے عمل کرو'' حضرت بندگی میاں سیدخوندمیرؒ فرماتے ہیں کہ خدا کے طالب کو اس قدر متو جہ رہنا چاہیئے کہ اگر کوئی دستک دے تو اس کو خبر نہ ہو۔ اور اپنی توجہ تمام میں رہے جیسا کہ بلّی چوہے کا شکار کرنے کیلئے نہایت توجہ سے بیٹھتی ہے کہ اس کا بال تک نہیں ہلتا۔ ایسی ہی توجہ خدا کے طالب کو چاہیئے۔

گروہ مقدسہ میں کشف وکرامت بہت کم کیوں ہیں:۔ سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کسی بندۂ خدا کو کشف وکرامت کا تصرعطا کرے تو بندہ کو چاہیئے کہ اپنی مراد اور اپنی خواہش کے موافق تصرّف میں لائے کیونکہ

اس میں کمال نیستی ہے۔

قطب الدین! کیونکہ یہاں تو نیستی اور تسلیمی ہے بے اختیاری تعلیم کا اصل اصول ہے اسی لئے صحابہ کرامؓ سے لے کر عام صحابہ تک کسی نے بھی انا الحق کا دعویٰ نہیں کیا۔ اور کرامتیں بھی عندن الضرورت ظہور میں آئیں۔ حضرت ثانیِ مہدیؑ جیسی مقدس ہستی سے عمر بھر میں صرف ایک ہی وقت کرامت ظاہر ہوئی۔ اور وہ بھی خاص ضرورت کی وجہ سے کرامت کے معنی بزرگی کے ہیں۔ اصل بزرگی سیدنا مہدی علیہ السلام کے اس فرمان میں ہے ''تسلیم کنید ذات خودرا بخدا و یا ہیچ کس سپرد از ید'' اس مرتبہ میں دعوئے انا الحق سرد ہے اور جب دعویٰ ہی نہیں ہے تو کرامت کہاں کی؟ کشف وکرامت حیّات سے تعلق رکھتی ہیں اس لئے خاصان خدا قدرت کو بہت کم تصرف میں لائے۔

اچھی صحبت کس کا نام ہے:۔ بندگی میاں شاہ نعمتؓ فرماتے ہیں جو بات اور جو کام فرمانِ خدا کے خلاف ہو اس کے زجر کرنے میں رواداری نہ رکھے۔ (حاشیہ)

چار طرح کا سونا:۔ پیغمبروں کا سونا اولیاء اللہؒ کا سونا، حکیموں کا سونا، شیطان کا سونا۔ پیٹھ بستر سے لگی ہوئی رکھ کر سونا پیغمبروں کا سونا ہے۔ دل اوپر کی طرف رکھ کر سونا اولیاء اللہ کا سونا ہے۔ دل بستر سے دبائے ہوئے رکھ کر سونا حکیموں کا سونا ہے اور اوندھے سونا شیطان کا سونا ہے۔ سیدنا مہدی علیہ السلام نے فرمایا سیدھی کروٹ سور ہو تا کہ دل اوپر رہے۔ کسی نے عرض کیا بائیں طرف سونے سے کھانا ہضم ہوتا ہے فرمایا اتنا کھائے کیوں جو اس طرف سونا پڑے۔

سب کچھ اللہ ہی کیلئے:۔ کسی نے سیدنا مہدی علیہ السلام سے شکایت کی دو بھائی ہیں ایک بھائی نماز فجر کے بعد یاد الٰہی میں بیٹھا رہتا ہے اور دوسرا بھائی گھر جا کر بچوں سے کھیلتا ہے۔ فرمایا اس کو بلاو پوچھنے پر عرض کرنے لگا کہ گھر میں ایک ہی کپڑا ہے نماز کے وقت میں پہن کر آتا ہوں نماز ہوتے ہی گھر چلا جاتا ہوں اور کپڑا میری بیوی کو دیتا ہوں کہ وہ نماز پڑھ لے پھر میں بچوں سے کھیلتا رہتا ہوں تا کہ وہ نماز اطمینان سے ادا کرے حضرت نے فرمایا سب کچھ اللہ ہی کے لئے ہے۔ (حاشیہ)

جس میں یہ تین علامتیں ہوں وہ مومن ہے:۔ حضرثانیِ مہدیؑ فرماتے ہیں کہ مومن کامل کی شناخت تین چیزوں سے ہے ایک ملامت دوسرا سفر (یعنی ہجرت اور اخراج) تیسرا فقر۔ اگر یہ تین علامتیں نہ پائی جائیں تو وہ مومن کامل نہیں ہے۔ (حاشیہ)

حضرت صدیقِ ولایتؓ فرماتے ہیں بندہ گالیوں کا جھاڑ ہے۔ (خلاصۃ التواریخ)

دائرہ میں ہر طرح کی حفاظت اور پرورش:۔ بعض صحابہؓ دائرہ کے باہر جا کر ذکر اللہ میں بیٹھ گئے سیدنا مہدی علیہ

السلام اس طرف تشریف لے گئے دیکھ کر پوچھا یہاں کیوں آئے ہو عرض کیا دائرہ میں بچوں کی گڑ بڑ بہت ہوتی ہے اس لئے اطمینان سے ذکر اللہ کرنے کی غرض سے یہاں آگئے ہیں۔حضرتؓ نے فرمایا واپس دائرہ میں آجاؤ دائرہ میں اللہ تعالیٰ سے نگہبانی اور مرشد کے واسطے سے پرورش ہوتی ہے (حاشیہ) اسی وجہ سے دائرہ کے باہر جلتی ہوئی آگ سمجھ کر دائرہ ہی میں رہ کر عبادت کرنا افضل ہے۔

مرد کون اور نامرد کون؟:۔ سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بہشت اور حوروں کی بہت تعریف کی ہے جولوگ کہ مرد تھے انہوں نے اس کی طلب کی اور مقصود حاصل کیا جو نامرد تھے ان کے دل میں جنت اور حوروں کی کچھ بھی رغبت پیدا نہ ہوئی۔(حاشیہ)

طالبان حق کی غذا کیا ہے:۔ سیدنا مہدی علیہ السلام کی خدمت میں کسی نے آکر عرض کیا فقیروں کو بہت اضطرار ہے (فاقہ ہے) کھانے کچھ بھی نہیں ہے آپؑ نے فرمایا فقیرانِ خدا خودی کو کھاتے ہیں۔(حاشیہ)

دو قسم کے فقیر:۔ سیدنا مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''بندھا ہوا مرتا ہے پھرنے والا چرتا ہے'' (حاشیہ) یعنی قید قدم رکھنے والا فاقوں سے شہید ہو جاتا ہے۔اور گھر گھر بھٹکنے والے فقیر کو کھانا خوب ملتا ہے۔

بندگی میاںؓ کے دائرہ کی بیبیاں:۔ حضر صدیقِ ولایتؓ کے دائرہ میں ایک بی بی تھیں ان کو فقر و فاقہ کی بہت زحمت تھی ایک بچہ اُس طرف اور ایک بچہ اس طرف لے کر بیچ میں آپ سوتیں رات کو ایک بچہ کا انتقال ہو گیا۔حضر کے دائرہ میں ایک بی بی صاحب کمال تھیں ان کو غیب سے ندا آئی کہ مجھ کو کھانا دو بی بی کو تعجب ہوا پھر ندا آئی میں رب العالمین ہوں۔آج فلاں کو بہت اضطرار ہے جاؤ اس کو کھانا کھلاؤ وہ مجھے ہی پہونچے گا۔بی بی کچھ کھانا اور چراغ لے کر گئیں دیکھا کہ ایک بچہ فاقوں سے انتقال کر گیا ہے اور ایک بچہ بے طاقت پڑا ہوا ہے ماں نے بچہ کو کھلایا اور مردہ کو دفن کرایا۔آپ کے دائرہ میں ایسی کئی بیبیاں اور طالبانِ خدا عورتیں تھیں (حاشیہ)

عاشق خدا کی نظر ایسی ہی بلند رہے:۔ فرہ مبارک میں سخت جاڑوں کے دنوں میں بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے صبح ہی صبح غسل کیا اور صرف ایک پرانی لنگی پہنے ہوئے برہنہ بدن سے ذکر اللہ میں بیٹھ گئے خداوند کریم کو بندگی میاں شاہ نعمتؓ کی یہ حالت بہت پسند آئی اور سیدنا مہدی علیہ السلام کو ارشاد ہوا کہ جاؤ ہمار دوست کے پاس اور ان کو ایمان کی بشارت دو۔ حضرت امام علیہ السلام بندگی میاں شاہ نعمتؓ کے پاس تشریف لے گئے اور کمال استغراق میں دیکھ کر ان کو جھنجوڑ کر ہوشیار کیا ہوشیار ہوتے ہی بولے میراں جی شما ذات اللہ ہستند ونعمت بریں مشاہدۂ خدا است سیدنا مہدی علیہ السلام نے فرمایا تم کو خداوند کریم کی جانب سے ایمان کی بشارت دی جاتی ہے۔حضرت شاہ نعمتؓ نے عرض کیا خوندکار بندہ کو ایمان نصیب ہے اپنے

ایمان کی بشارت دیں۔ حضرت میراں علیہ السلام فرماتے ہیں نبیؑ اور مہدیؑ کا ایمان کسی کو نصیب نہیں ہوسکتا لیکن طالب کی نظر ایسی ہی بلند رہنی چاہیئے پھر سیدنا مہدی علیہ السلام نے حضرت شاہ نعمتؓ کے کندھے پر کمال شفقت سے ہاتھ مار کر فرمایا میاں نعمت مرد مردانہ ہستند (خاتم سلیمانی)

شاہ دلاورؓ نے اپنی اولاد کیلیئے کیا مانگا:۔ بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا خداوندا میری اولاد کو فراغت مت دے۔ قوت لایموت دے اللہ تعالیٰ نے حضرت کی دعا قبول فرمائی (حاشیہ)

حضرت مہدیؑ اور حضرت ثانیِ مہدیؓ کے زمانے میں کیا فرق ہے:۔ بندگی میراں سید محمود ثانیِ مہدیؓ فرماتے ہیں کہ مہدیؑ کا زمانہ وہ تھا کہ کسی نے کھیت میں یوں ہی بیج ڈال دیا اس پر برسات کا پانی پڑا اور کھیت تیار ہوگیا، بندہ کا زمانہ ایسا ہے کوئیں کے پاس ڈول رسی سے پانی کھینچے کھیت کو پلائے تب جا کر کھیتی تیار ہوتی ہے بندہ اور مہدیؑ کے زمانے میں اتنا فرق ہے۔ (حاشیہ)

ام المومنین بی بی ملکانؓ کا وصال:۔ ام المومنین بی بی ملکانؓ کے وصال کے وقت آپ کی زبانِ مبارک پر یہ آیت تھی اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا (سورۂ حٰمٓ السجدہ۔ آیت ۳۰) ترجمہ: بیشک جن لوگوں نے یہ کہا کہ اللہ ہمارا پروردگار ہے پھر اسی پر قائم ہو گئے (حاشیہ) قطب الدین! صحبت اور روز کے بیان کا اثر دیکھئے کہ بیبیاں بھی قرآن مجید کے معنی سمجھنے لگ گئی تھیں۔

فقط

تمت تمام شد